بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 71

ایڈیٹر منصور احمد

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADAR Qadian

شمارہ 25

شرح چندہ
سالانہ 800 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ یا
80 ڈالر امریکن
یا 60 یورو

www.akhbarbadrqadian.in

22 ذوالقعدہ 1443 ہجری قمری • 23 احسان 1401 ہجری شمسی • 23 جون 2022ء

ارشاد باری تعالیٰ

وَاِذَا رَاَیۡتَ الَّذِیۡنَ یَخُوۡضُوۡنَ فِیۡۤ اٰیٰتِنَا فَاَعۡرِضۡ عَنۡہُمۡ حَتّٰی یَخُوۡضُوۡا فِیۡ حَدِیۡثٍ غَیۡرِہٖ ؕ وَاِمَّا یُنۡسِیَنَّکَ الشَّیۡطٰنُ فَلَا تَقۡعُدۡ بَعۡدَ الذِّکۡرٰی مَعَ الۡقَوۡمِ الظّٰلِمِیۡنَ (الانعام:69)

(ترجمہ) اور جب تُو دیکھے اُن لوگوں کو جو ہماری آیات سے تمسخر کرتے ہیں تو پھر ان سے الگ ہو جا یہاں تک کہ وہ کسی دوسری بات میں مشغول ہو جائیں۔ اور اگر کبھی شیطان تجھ سے اس معاملہ میں بھول چوک کروادے تو یہ یاد آ جانے پر ظالم قوم کے ساتھ نہ بیٹھ۔

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر و عافیت ہیں۔

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 17 جون 2022 کو مسجد مبارک (اسلام آباد) ٹلفورڈ، برطانیہ سے بصیرت افروز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس خطبہ جمعہ کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

متقیوں کے واسطے بڑے بڑے وعدے ہیں اور اس سے بڑھ کر کیا ہوگا کہ اللہ تعالیٰ متقیوں کا ولی ہوتا ہے

ارشادات عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

اب اس کے بعد پھر میں اصل مطلب کی طرف آتا ہوں اور بتاتا ہوں کہ متقی کون ہوتے ہیں؟ درحقیقت متقیوں کے واسطے بڑے بڑے وعدے ہیں اور اس سے بڑھ کر کیا ہوگا کہ اللہ تعالیٰ متقیوں کا ولی ہوتا ہے۔ جھوٹے ہیں وہ جو کہتے ہیں کہ ہم مقربِ بارگاہ الٰہی ہیں اور پھر متقی نہیں ہیں بلکہ فسق و فجور کی زندگی بسر کرتے ہیں۔ اور ایک ظلم اور غضب کرتے ہیں جبکہ وہ ولایت اور قربِ الٰہی کے درجہ کو اپنے ساتھ منسوب کرتے ہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس کے ساتھ متقی ہونے کی شرط لگادی ہے۔

پھر ایک اور شرط لگاتا ہے یا یہ کہو، متقیوں کا ایک نشان بتاتا ہے اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الَّذِیۡنَ اتَّقَوۡا۔ خدا اُن کے ساتھ ہوتا ہے یعنی اُن کی نصرت کرتا ہے جو متقی ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی معیت کا ثبوت اس کی نصرت ہی سے ملتا ہے۔ پہلا دروازہ ولایت کا ویسے بند ہوا۔ اب دوسرا دروازہ معیت اور نصرت الٰہی کا اس طرح پر بند ہوا۔ یاد رکھو اللہ تعالیٰ کی نصرت کبھی بھی ناپاکوں اور فاسقوں کو نہیں مل سکتی۔ اس کا انحصار تقویٰ ہی پر ہے۔ خدا کی اعانت متقی ہی کیلئے ہے۔

پھر ایک اور راہ ہے کہ انسان مشکلات اور مصائب میں مبتلا ہوتا ہے اور حاجاتِ مختلفہ رکھتا ہے۔ اُن کے حل اور روا ہونے کیلئے بھی تقویٰ ہی کو اصول قرار دیا ہے۔ معاش کی تنگی اور دوسری تنگیوں سے راہِ نجات تقویٰ ہی ہے۔ فرمایا۔ وَمَنۡ یَّتَّقِ اللّٰہَ یَجۡعَلۡ لَّہٗ مَخۡرَجًا وَّ یَرۡزُقۡہُ مِنۡ حَیۡثُ لَا یَحۡتَسِبُ (الطلاق:3، 4) متقی کیلئے ہر مشکل میں ایک مخرج پیدا کر دیتا ہے اور اس کو غیب سے اُس سے مخلصی پانے کے اسباب بہم پہنچا دیتا ہے۔ اُس کو ایسے طور سے رزق دیتا ہے کہ اُس کو پتہ بھی نہ لگے۔

(ملفوظات، جلد اوّل، صفحہ 379، مطبوعہ 2018 قادیان)

......☆......☆......☆......

نبوت کے بغیر کبھی بھی دنیا اپنے حقوق کو برقرار نہیں رکھ سکتی، یہ نعمت جب تک دنیا کو بار بار نہ ملے انسان کا قدم ترقی کی طرف نہیں بڑھ سکتا

سیّدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ سورۃ نحل آیت 72 وَاللّٰہُ فَضَّلَ بَعۡضَکُمۡ عَلٰی بَعۡضٍ فِی الرِّزۡقِ ۚ فَمَا الَّذِیۡنَ فُضِّلُوۡا بِرَآدِّیۡ رِزۡقِہِمۡ عَلٰی مَا مَلَکَتۡ اَیۡمَانُہُمۡ فَہُمۡ فِیۡہِ سَوَآءٌ ؕ اَفَبِنِعۡمَۃِ اللّٰہِ یَجۡحَدُوۡنَ کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

جو لوگ ملکوں اور حکومتوں کی باگ پر قابض ہو جاتے ہیں انکا بڑا بہانہ یہی ہوتا ہے کہ دنیا کا انتظام لائق آدمیوں کے ہاتھ میں رہنا چاہئے اور وہ بعض خاندانوں اور گھرانوں کو لیاقت کیلئے مخصوص کر لیتے ہیں اور بادشاہتیں قائم ہو جاتی ہیں بعض خاندان حکومت کرنیکے اہل قرار دے دیئے جاتے ہیں اور عوام الناس سے نہ کوئی رائے لیتا ہے نہ ان کا انتظام میں کوئی دخل ہوتا ہے اس کے علاوہ کچھ حقوق انسانوں کے مذہبی لیڈر، پیر اور کاہن چھین لیتے ہیں۔ دین کو پنڈتوں، مولویوں اور پادریوں کی جائداد قرار دے لیا جاتا ہے۔ نہ عوام کو دین سے واقف رکھا جاتا ہے نہ انہیں اس کے متعلق دلچسپی لینے کا موقع دیا جاتا ہے۔ پس یہ خیال کر لیا جاتا ہے کہ انکا کام صرف مذہبی پیشواؤں کے بتائے ہوئے مسائل کو ماننا ہے۔ مذہبی کتابوں پر خود غور کرنا اور ان سے فائدہ اٹھانا ان کا کام نہیں۔

غرض جب قوم نبوت کے زمانہ سے دُور ہو جاتی ہے اس کے حقوق بعض خاندانوں کے قبضہ میں بطور توارث چلے جاتے ہیں اور عام لوگ دین اور دنیا کے معاملہ میں بھی مشورہ دینے یا رائے دینے کے قابل نہیں سمجھے جاتے اور اس فرق اور امتیاز کو ایک فرضی قابلیت کا نتیجہ قرار دیا جاتا ہے۔ ایک بادشاہ کا احمق بیٹا دنیا کا سب سے بڑا سمجھدار سمجھا جاتا ہے وہ نادان خود ایسا مغرور ہوتا ہے کہ جب دنیا کے سامنے اپنا کوئی احمقانہ اعلان کرتا ہے تو اس میں اس قسم کے نامعقول الفاظ استعمال کرتا ہے کہ مابدولت نے لوگوں کے فائدہ کیلئے فلاں اعلیٰ تجویز سوچی ہے جس کا اظہار اس اعلان کے ذریعہ سے کیا جاتا ہے اور کبھی وہ اس قسم کا اعلان کرتا ہے کہ اہل دنیا کی یہ خوش قسمتی ہے کہ مابدولت فلاں بات میں اس کے شریک ہیں اور جس قدر وہ بے وقوف ہوتا ہے اُسی قدر زیادہ تعلّی کرتا ہے۔

یہی حال مذہبی دنیا کا ہوتا ہے۔ علماء کے بیٹے نیم علم رکھتے ہوئے اور غور و فکر کی طاقتوں سے محروم ہوتے ہوئے صرف اس لئے مشائخ میں سے کہلاتے ہیں کہ وہ علماء کی اولاد ہیں اور دنیا سے مطالبہ کرتے ہیں کہ بغیر دلیل کے ان کی جاہلانہ باتوں کو تسلیم کیا جائے اور جو اُن کے سامنے خدا تعالیٰ کا کلام رکھے اسے ان فرسودہ قصوں اور بے معنی روایتوں کا جن کی سند ان کے پاس کوئی نہیں ہوتی، انکار کرنے والا قرار دے کر کافر و مرتد قرار دے دیا جاتا ہے۔

ایسے وقت میں صرف ایک نبی ہی کام آ سکتا ہے اور ان امور کا علاج کر سکتا ہے۔ جب وہ ظاہر ہوتا ہے تو وہ جاہل جو اپنے آپ کو عالم کہتے تھے اس کی شناخت سے محروم رہ جاتے ہیں اور وہ عالم جو جاہل کے نام سے مشہور تھے اپنی بصیرت اور پاکیزہ فطرت کی مدد سے اس پر ایمان لے آتے ہیں۔ تب فرشتوں اور شیطان کی لڑائی شروع ہو جاتی ہے اور وہ جو نا قابل سمجھے جاتے تھے قابلیت کے نام پر بنی نوع انسان کو غلام بنا کر رکھنے والوں کی ایک ایک تدبیر کو اس اس طرح کچل ڈالتے ہیں کہ جیسے چیل مردار کی بوٹیوں کو پتھروں پر مارتی ہے اور ان خود ساختہ قابلوں کی قابلیت کی قلعی کھل جاتی ہے اور مدتوں سے دبے ہوئے عوام کو پھر اُبھرنے کا موقعہ ملتا ہے اور انسانیت پھر آزادی کا سانس لیتی ہے۔ یہی مضمون ہے جسے اس آیت میں بیان کیا گیا اور بتایا گیا ہے کہ جس کے قبضہ میں خدا تعالیٰ کی نعمت آ جائے وہ انہیں جنہیں اس نے غلام بنا کر رکھا ہے، کبھی اپنے حصہ میں برابر کا شریک نہیں بناتا۔ بھلا کبھی بھی بنی نوع انسان کو ایسے لوگوں نے آزادیٔ رائے اور آزادیٔ عمل دی ہے۔ اگر نہیں تو پھر نبیوں کے سوا جو وقتاً فوقتاً آ کر دنیا کو آزادی بخشیں اور کون سی صورت انسان کی ترقی کی رہ جاتی ہے؟ اس دلیل میں نبوت کی عملی ضرورت کو ثابت کیا گیا ہے اور یہ ایسی زبردست دلیل ہے کہ ہر صاحب بصیرت اسے دیکھ کر یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتا کہ نبوت کے بغیر کبھی بھی دنیا اپنے حقوق کو برقرار نہیں رکھ سکتی۔ یہ نعمت جب تک دنیا کو بار بار نہ ملے انسان کا قدم ترقی کی طرف نہیں بڑھ سکتا۔

اَفَبِنِعۡمَۃِ اللّٰہِ یَجۡحَدُوۡنَ سے عوام الناس کو ملامت کی ہے کہ تمہاری ہی آزادی کیلئے یہ رسول آیا ہے اور تم اس نعمت کی ناقدری کرتے ہوئے انہی ظالموں کے ساتھ مل کر کام کر رہے ہو جو تمہارے حقوق پر ناجائز طور پر قابض ہو رہے ہیں۔

(تفسیر کبیر، جلد چہارم، صفحہ 198، مطبوعہ 2010 قادیان)

......☆......☆......☆......

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

گھر کی خوراک اور خاوند کی کمائی میں سے اگر عورت اللہ کی راہ میں خرچ کرے

(2065) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب عورت اپنے گھر کی خوراک میں سے اللہ کی راہ میں ایسے طور پر کچھ خرچ کرے کہ بگاڑ کی نیت نہ ہو، تو اُسے اس کا اجر ملے گا، اس وجہ سے کہ اُس نے خرچ کیا اور اُس کے خاوند کو بھی، اس لئے کہ اُس نے کمایا اور خزانچی کو بھی ویسا ہی۔ وہ ایک دوسرے کے اجر کو کم نہیں کریں گے۔

(2066) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب عورت اپنے خاوند کی کمائی سے بغیر اُس کی اجازت کے خرچ کرے تو اُس (مرد) کو بھی اُس کا آدھا اجر ملے گا۔

(صحیح بخاری، جلد 4، کتاب البیوع، مطبوعہ 2008ء قادیان)

......☆......☆......☆......

اس شمارہ میں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے انعامی چیلنج (اداریہ)
خطبہ جمعہ حضور انور فرمودہ 3 جون 2022ء (مکمل متن)
سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم (از سیرت خاتم النّبیین)
سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام (از سیرۃ المہدی)
خدام الاحمدیہ جرمنی (طلباء) کی حضور انور سے ملاقات
بعد دوپہر خطاب حضور انور بر موقع جلسہ سالانہ یوکے 2013
نماز جنازہ حاضر و غائب
خطبہ جمعہ حضور انور بطرز سوال و جواب
اعلانات
خلاصہ خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اِنعامی چیلنج

ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے

اِنَّ السُّمُوْمَ لَشَرُّ مَا فِي الْعَالَمِ ۞ شَرَّ السُّمُوْمِ عَدَاوَةُ الصُّلَحَاءِ

محمد حسین بٹالوی اگر میری کسی کتاب میں وہ عبارت جوانہوں نے میری طرف منسوب کی ہے دکھلا دیں تو مَیں نقد پچاس روپیہ اُن کو دے سکتا ہوں

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ پُرشوکت انعامی چیلنج ہم آپؑ کی کتاب "براہین احمدیہ حصہ پنجم" رُوحانی خزائن جلد 21 سے پیش کررہے ہیں۔ عنوان سے ظاہر ہے کہ مولوی محمد حسین بٹالوی نے سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف ایک ایسی بات منسوب کرکے عوام کو ورغلانے اور آپؑ سے بدظن کرنیکی کوشش کی ہے کہ جو بات آپؑ نے نہیں کہی، نہ کسی اپنی کتاب میں لکھی۔ لہٰذا آپؑ نے مولوی محمد حسین کو چیلنج دیا کہ اگر وہ آپؑ کی کسی کتاب سے وہ عبارت نکال کر دکھادیں جو عبارت اُنہوں نے آپؑ کی طرف منسوب کی ہے تو آپؑ انہیں نقد پچاس روپیہ دینگے۔ بات یہ ہے کہ گرچیکہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے بہت پہلے براہین احمدیہ کے زمانہ سے ہی زلزلہ کے آنے کی خبر دے رکھی تھی لیکن سال 1904 اور 1905 میں اللہ تعالیٰ نے آپؑ کو مسلسل بذریعہ الہام خبر دی کہ ایک ہیبت ناک اور تباہ کن زلزلہ آنے کو ہے۔ الہام کے الفاظ یہ تھے : عَفَتِ الدِّيَارُ مَحَلُّهَا وَمُقَامُهَا یعنی ایسا زلزلہ آئیگا کہ مستقل سکونت کی جگہ بھی تباہ ہوجائیگی اور عارضی سکونت کی جگہ بھی۔ چنانچہ اسکے مطابق 4/اپریل 1905 کو ضلع کانگڑہ صوبہ ہماچل میں ایک ایسا زلزلہ آیا جو قیامت کا نمونہ تھا۔ آپؑ نے مسلسل جس طرح زلزلہ کی آمد کی خبر دی اور عوام الناس کو بار بار متنبہ کیا تاکہ وہ اپنی عملی حالت کو درست کریں اسکا مختصر تذکرہ ہم ذیل میں کرتے ہیں۔

● حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے "اَلْوَصِيَّتُ" کے عنوان سے 27 فروری 1905 کو ایک اشتہار شائع فرمایا جس میں آپ نے تحریر فرمایا کہ :

''مَیں نے ...... خدا تعالیٰ کی طرف سے اطلاع پاکر یہ وحی الٰہی شائع کرائی تھی کہ عَفَتِ الدِّيَارُ مَحَلُّهَا وَمُقَامُهَا یعنی یہ ملک عذاب الٰہی سے مٹ جانے کو ہے۔ نہ مستقل سکونت امن کی جگہ رہے گی اور نہ عارضی سکونت امن کی جگہ۔ یعنی طاعون کی وبا ہر جگہ عام طور پر پڑے گی اور سخت پڑے گی۔''

پھر فرمایا : ''مَیں نے اس وقت جو آدھی رات کے بعد چار بج چکے ہیں بطور کشف دیکھا ہے کہ دردناک موتوں سے عجیب طرح پر شورِ قیامت برپا ہے۔ میرے منہ پر یہ الہام الٰہی تھا کہ موتا موتی لگ رہی ہے کہ مَیں بیدار ہوگیا۔'' (مجموعہ اشتہار جلد 3، صفحہ 343، مطبوعہ قادیان جولائی 2019)

● **پھر زلزلہ کانگڑہ جو 4/اپریل 1905** کو آیا اس سے اگلے دن **5/اپریل 1905** کو آپؑ نے "اَلنِّدَاءُ مِنْ وَحْيِ السَّمَاءِ" "اَلدَّعْوَتُ" کے عنوان سے ایک اشتہار شائع فرمایا جس میں آپؑ نے لکھا کہ :

''مَیں ...... قسم حضرت احدیت جلّشانہ کی کھاکر کہتا ہوں کہ میرے خدا نے اپنی وحی کے ذریعہ سے ظاہر فرمایا ہے کہ میرا غضب زمین پر بھڑکا ہے...... اور میرے وہ حملے اُن پر ہوں گے جو اُن کے خیال گمان میں نہیں۔'' (ایضاً صفحہ 347)

● **پھر 8/اپریل کو** آپؑ نے "اَلْاِنْذَار" کے عنوان سے ایک اشتہار شائع فرمایا جس میں آپؑ نے لکھا کہ :

آج رات تین بجے کے قریب خدائے تعالیٰ کی پاک وحی مجھ پر نازل ہوئی...... تازہ نشان، تازہ نشان کا دھکا، زَلْزَلَةُ السَّاعَةِ، یعنی خدا ایک تازہ نشان دکھائے گا۔ مخلوق کو اس نشان کا ایک دھکا لگے گا، وہ قیامت کا زلزلہ ہوگا۔ (ایضاً صفحہ 352)

● **پھر 18/اپریل** کو آپؑ نے "اَلنِّدَاءُ مِنْ وَحْيِ السَّمَآءِ" کے عنوان سے ایک اشتہار شائع فرمایا جس میں آپؑ نے لکھا کہ :

9/اپریل 1905 کو پھر خدا تعالیٰ نے مجھے ایک سخت زلزلہ کی خبر دی ہے جو نمونہ قیامت اور ہوش رُبا ہوگا...... مَیں یقین رکھتا ہونکہ یہ عظیم الشان حادثہ جو محشر کے حادثہ کو یاد دلا دیگا، دُور نہیں ہے...... مَیں محض خیر خواہی مخلوق کیلئے ہمدردی سے بھرے ہوئے دل کیساتھ یہ اشتہار شائع کرتا ہونکہ جہاں تک ممکن ہو اپنی اصلاح کرنی چاہئے...... مجھے وحی الٰہی ہوئی اِنِّيْ مَعَ الْاَفْوَاجِ اٰتِيْكَ بَغْتَةً...... کہ مَیں اپنی تمام فوجوں کیساتھ یعنی فرشتوں کیساتھ نشانوں کے دکھلانے کیلئے ناگہانی طور پر تیرے پاس آؤنگا...... یاد رہے کہ ان دونوں زلزلوں کا ذکر میری کتاب براہین احمدیہ میں بھی موجود ہے۔ پہلی پیشگوئی ان میں سے براہین احمدیہ کے صفحہ 516 میں موجود ہے جسکی عبارت یہ ہے فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا وَكَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِيْهًا - اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ - فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا وَاللّٰهُ مُوْهِنُ كَيْدِ الْكَافِرِيْنَ ۔ اور دوسری پیشگوئی یہ ہے جو براہین کے صفحہ 557 میں درج ہے۔ اَلْفِتْنَةُ هٰهُنَا فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ فَلَمَّا تَجَلّٰى رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ جَعَلَهٗ دَكًّا قُوَّةُ الرَّحْمٰنِ لِعُبَيْدِ اللّٰهِ الصَّمَدِ۔

اس اشتہار کے صفحہ 362 کے آخری پیراگراف میں آپؑ نے لکھا کہ :

''یاد رہے کہ ان دونوں زلزلوں کا ذکر میری کتاب براہین احمدیہ میں بھی موجود ہے جو آج سے پچیس برس پہلے اکثر ممالک میں شائع کی گئی تھی۔ اگرچہ اس وقت اس خارق عادت بات کی طرف ذہن منتقل نہ ہوسکا لیکن اب پیشگوئیوں پر نظر ڈالنے سے بدیہی معلوم ہوتا ہے کہ وہ آئندہ آنے والے زلزلوں کی نسبت پیشگوئیاں تھیں جو اُس وقت نظر سے مخفی رہ گئیں۔'' (ایضاً صفحہ 355)

● **پھر 29/اپریل 1905** کو آپؑ نے **"زلزلہ کی خبر بارسوم"** کے عنوان سے ایک اشتہار شائع فرمایا جس میں آپؑ نے لکھا کہ آج 29/اپریل کو پھر خدا تعالیٰ نے مجھے دوسری مرتبہ کے زلزلہ شدیدہ کے نسبت اطلاع دی ہے سو مَیں محض ہمدری مخلوق کے لئے عام طور پر تمام دنیا کو اطلاع دیتا ہوں کہ یہ بات آسمان پر قرار پاچکی ہے کہ ایک شدید آفت سخت تباہی ڈالنے والی دنیا پر آوے گی۔ (ایضاً صفحہ 365)

● **پھر 11 مئی 1905** کو آپؑ نے **"ضروری گزارش لائق توجہ گورنمنٹ"** کے عنوان سے ایک اشتہار شائع فرمایا جس میں آپؑ نے لکھا کہ :

مَیں نے پہلے اس سے 1901ء میں ایک زلزلہ شدیدہ کی خبر شائع کی تھی جس کا یہ مضمون تھا کہ ایک زلزلہ سخت آنے والا ہے جو ہولناک ہوگا اور پھر مَیں نے اسی زلزلہ کے بارے میں مئی 1904ء میں بذریعہ اخبار شائع کیا کہ وہ زلزلہ آنے والا ایسا ہوگا کہ جس سے ایک حصہ ملک کا تباہ ہوجائے گا اور بڑی بڑی عمارتیں گریں گی اور جو عارضی طور پر فرودگاہیں ہیں وہ بھی گریں گی اور جو مستقل سکونت کی عمارتیں ہیں وہ بھی نابود ہوجائیں گی۔ اور اس زمانہ سے پچیس برس پہلے بھی مَیں نے اپنی کتاب براہین احمدیہ میں اسی زلزلہ کی خبر دی تھی اور لکھا تھا کہ اس سے پہاڑ پھٹ جائیں گے اور بڑی آفت پیدا ہوگی اور جب وہ پیشگوئی 4/اپریل 1905 کو پوری ہوگئی اور بندگانِ خدا کا وہ نقصان ہوا جسکی تحریر کرنیکی حاجت نہیں، تب مجھے اس حادثہ سے اس قدر صدمہ پہنچا کہ جس کے بیان کرنے کیلئے الفاظ نہیں اور مَیں خیال کرتا ہوں کہ بہت ہی کم ایسے لوگ ہوں گے جن کو میری مانند ملک کی اس تباہی کا صدمہ پہنچا ہو کیونکہ **اس زلزلہ کے بعد مجھے بار بار یہ خیال آیا کہ مَیں نے بڑا گناہ کیا کہ جیسا کہ حق شائع کرنے کا تھا اس پیشگوئی کو شائع نہ کیا کیونکہ وہ پیشگوئی صرف اردو کے دو اخبار اور دو رسالوں میں شائع ہوئی تھی اور یہ بھی فروگزاشت ہوئی ہے کہ عربی پیشگوئی کا ترجمہ بھی نہیں ہوا تھا** اور یہ بھی بڑی غلطی ہوئی کہ انگریزی اخباروں میں اس کو شائع نہیں کیا گیا تھا۔ اگرچہ مَیں اس وقت جانتا تھا کہ میرا لکھنا دلوں کو ایک واجبی احتیاط کی طرف مصروف نہیں کریگا کیونکہ قوم میری باتوں کو بدظنی سے دیکھتی ہے اور ہر ایک بھلائی کی بات جو مَیں پیش کرتا ہوں بجز گالیاں سننے کے مَیں اُس کا کوئی صلہ نہیں پاتا، تاہم میرے دل کو اس غم نے سخت گھیرا کہ جو خبر مجھے پہلے سے بہت صفائی سے خدائے علیم و حکیم کی طرف سے ملی تھی مَیں نے اس کی پورے طور پر اشاعت نہ کی اور اگر مَیں پورے طور پر اشاعت کرتا اور بار بار متنبہ کرتا تو ممکن تھا کہ اس پر کاربند ہوکر بعض جانیں بچ جاتیں۔ (ایضاً صفحہ 367)

قارئین غور فرمائیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے 9/اپریل 1905 کے اشتہار میں لکھا کہ : گرچہ کہ میری کتاب براہین احمدیہ میں پچیس برس پہلے سے زلزلوں کی پیشگوئی موجود ہے لیکن اُس وقت ذہن اس طرف منتقل نہیں ہوا۔ اب نظر ڈالنے سے معلوم ہوتا ہے کہ زلزلوں کی نسبت پیشگوئیاں تھیں جو اُس وقت نظر سے مخفی رہ گئیں۔ اور اشتہار 11 مئی 1905 کے اشتہار میں کانگڑہ کے تباہ کن زلزلہ کے بعد لکھا جس کا مفہوم یہ ہے کہ : زلزلہ کی تباہی کو دیکھ کر دل پر ایک بوجھ ہے کہ اس کی اچھی طرح تشہیر نہیں ہوئی اگر اچھی طرح تشہیر ہوئی ہوتی تو ممکن تھا کہ کئی جانیں بچ جاتیں۔ ان دونوں عبارتوں کو آپس میں ملاکر اور اپنی طرف سے جھوٹ داخل کرکے محمد حسین بٹالوی نے جو عبارت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف منسوب کی وہ یہ ہے :

''براہین احمدیہ کی پیشگوئی سے مجھے بہت صفائی سے خدا کی طرف سے یہ خبر مل چکی تھی کہ اِس سے زلزلہ مراد ہے تاہم مَیں نے قوم کی بدگوئی اور بدظنی کے خوف سے اُس کو چھپایا اور عربی کا ترجمہ اردو میں کرکے شائع نہ کیا۔ اور مَیں اس فعل سے خدا کے گناہ کبیرہ کا مرتکب ہوا اور پچیس برس تک اِسی گناہ پر قائم اور مُصر رہا۔''

محمد حسین بٹالوی نے پوری عبارت کو جھوٹ کا پلندہ بنادیا۔ مولوی محمد حسین کے جھوٹ کو ہم **محمد حسین** کے نام سے ذیل میں تحریر کرکے اس کا جواب لکھتے ہیں۔

محمد حسین :: براہین احمدیہ کی پیشگوئی سے مجھے بہت صفائی سے خدا کی طرف سے یہ خبر مل چکی تھی کہ اِس سے زلزلہ مراد ہے۔

جواب :: حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو لکھا ہے اسکا مفہوم یہ ہے کہ گرچہ کہ زلزلے کی پیشگوئیاں میری کتاب براہین میں پچیس برس سے چلی آتی ہیں لیکن اُسوقت ذہن اس طرف منتقل نہیں ہوا تھا کہ اس سے مُراد حقیقی زلزلہ ہے۔

محمد حسین :: مَیں نے قوم کی بدگوئی اور بدظنی کے خوف سے اُس کو چھپایا۔

جواب :: کسی نبی نے آج تک ایسا نہیں کیا کہ قوم کی بدگوئی اور بدظنی سے ڈر کر کوئی امر جو اللہ کی طرف سے ظاہر ہوا ہو، اُسے چھپایا ہو اور تبلیغ میں کسی قسم کی کوتاہی کی ہو۔ پھر مسیح موعود جری اللہ ایسا کس طرح کرسکتے تھے۔ آپؑ کی

باقی صفحہ نمبر 18 پر ملاحظہ فرمائیں

خطبہ جمعہ

صحابہ کرامؓ نے اس معرکے میں انتہائی صبرو استقامت کا ایسا ثبوت دیا جس کی مثال نہیں ملتی اور برابر دشمن کی طرف بڑھتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے دشمنوں کے خلاف فتح عطا فرمائی اور کفار پیٹھ پھیر کر بھاگ کھڑے ہوئے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عظیم المرتبت خلیفۂ راشد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اوصافِ حمیدہ کا تذکرہ

جنگِ یمامہ کے حالات وواقعات کا تفصیلی بیان

مسیلمہ کذاب کے قتل کے واقعہ کا بیان

مخالفانہ حالات کے باعث پاکستان، الجزائر اور افغانستان کے احمدیوں کے لیے دعا کی تحریک

خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 03/جون 2022ء بمطابق 03/احسان 1401 ہجری شمسی بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (سرے)، یوکے

(خطبہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ○ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ○ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ○

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ذکر چل رہا تھا۔ اس ضمن میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے فوری بعد منافقین سے، مخالفین سے جو لڑائیاں ہوئیں ان کا ذکر ہو رہا تھا اور اس سلسلہ میں حضرت خالد بن ولیدؓ کی مسیلمہ کذاب کے ساتھ جنگ کا ذکر ہوا تھا۔ اس ضمن میں مسلمانوں کے مختلف گروہوں کے علم برداروں کی بہادری کا ذکر ہو رہا ہے۔ جیسا کہ ذکر ہوا کہ انصار کا جھنڈا حضرت ثابت بن قیسؓ کے پاس تھا اور مہاجرین کا جھنڈا حضرت زید بن خطابؓ کے پاس۔ حضرت زید بن خطابؓ نے لوگوں سے کہا۔ لوگو! مضبوطی کے ساتھ قائم ہو جاؤ، دشمن پر ٹوٹ پڑو اور آگے قدم بڑھاؤ۔ پھر فرمایا اللہ کی قسم! مَیں اس وقت تک بات نہیں کروں گا یہاں تک کہ اللہ انہیں شکست دے دے گا یا مَیں اللہ سے جا ملوں گا اور دلیل کے ساتھ اس سے بات کروں گا۔ پھر آپؓ بھی شہید ہو گئے۔

(البدایہ والنہایہ جلد3 جزء6 صفحہ 320 دار الکتب العلمیۃ بیروت 2001ء)

حضرت زید بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں آتا ہے کہ آپؓ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سوتیلے بھائی تھے۔ قدیم الاسلام ہیں۔ شروع میں اسلام لانے والوں میں سے ہیں۔ بدر اور اس کے بعد کے غزوات میں شریک رہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کے بعد آپ اور مَعْن بن عَدِی انصاری رضی اللہ عنہ کے درمیان مؤاخات کرائی تھی اور دونوں ہی یمامہ کی جنگ میں شہید ہو گئے۔ جنگِ یمامہ میں حضرت خالدؓ نے جب لشکر کو ترتیب دیا تو ایک حصہ کا سپہ سالار حضرت زید بن خطابؓ کو بنایا اور اسی طرح اس جنگ میں مہاجرین کا پرچم بھی آپؓ کے ہاتھ میں تھا۔ آپؓ پرچم لیے آگے بڑھتے رہے اور بڑی بے جگری سے لڑے یہاں تک کہ شہید ہو گئے تو پرچم گر گیا۔ سالم مولیٰ ابی حذیفہ رضی اللہ عنہما نے پرچم تھام لیا۔ اس معرکے میں زید رضی اللہ عنہ نے مسیلمہ کے دستِ راست اور ایک بہادر شہسوار جس کا نام رَجَّال بن عُنْفُوَہ تھا، اس کو قتل کیا اور آپؓ کو جس نے شہید کیا اس کو ابومریم حنفی کہتے ہیں۔ اس کے بعد وہ مسلمان ہو گیا اور ایک مرتبہ جب حضرت عمرؓ نے اسے کہا کہ تم نے میرے بھائی کو قتل کیا تھا تو اس نے کہا اے امیر المومنین! اللہ تعالیٰ نے میرے ہاتھوں زید رضی اللہ عنہ کو شرف بخشا اور ان کے ہاتھوں مجھے ذلیل نہیں کیا۔ یعنی وہ شہادت کی موت پا گئے اور اگر اس وقت ان کے ہاتھوں مَیں مارا جاتا تو ذلت کی موت مرتا۔ اب مجھے اسلام کی توفیق مل گئی ہے۔

حضرت عمر بن خطابؓ کے بیٹے حضرت عبداللہ بن عمرؓ بھی جنگِ یمامہ میں شامل ہوئے تھے۔ وہ جب واپس مدینہ آئے تو حضرت عمرؓ نے اپنے اس شہید ہونے والے بھائی کے غم میں ان کو کہا کہ جب تمہارے چچا زید شہید ہو گئے تو تم واپس کیوں آ گئے اور کیوں اپنا چہرہ مجھ سے چھپا نہ لیا؟ جب زیدؓ کے قتل کی خبر عمر رضی اللہ عنہ کو پہنچی تو انہوں نے فرمایا: زیدؓ دو نیکیوں میں مجھ سے آگے نکل گیا تھا۔ یہ ذکر پہلے بھی ایک دفعہ بیان ہو چکا ہے کہ مجھ سے پہلے اسلام قبول کیا اور مجھ سے پہلے شہید ہو گئے۔ مالک بن نُوَیرہ کو جب حضرت خالدؓ نے قتل کر دیا تو اس کے بھائی مُتَمِّم بن نُوَیرہ نے اپنے بھائی مالک کے قتل پر اشعار کہے۔ اس کو اپنے بھائی سے بہت محبت تھی اور وہ اکثر ان کی جدائی میں روتا رہتا اور شعر کہتا تھا۔ ایک مرتبہ جب حضرت عمرؓ سے اس کی ملاقات ہوئی اور اس نے بھائی کا مرثیہ حضرت عمرؓ کو سنایا تو حضرت عمرؓ نے ان سے کہا کہ اگر مَیں شعر کہنا جانتا تو تمہاری طرح مَیں بھی اپنے بھائی زیدؓ کے لیے شعر کہتا۔ اس پر مُتَمِّم نے عرض کیا: اگر میرے بھائی کی موت ایسی ہوتی جیسی موت آپؓ کے بھائی کی ہوئی ہے یعنی شہادت کی موت تو مَیں کبھی بھی اپنے بھائی پر غمگین نہ ہوتا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا جس خوبصورت انداز میں میرے بھائی کی تعزیت تم نے کی ہے اَور کسی نے نہیں کی۔ حضرت عمرؓ فرمایا کرتے تھے کہ جب بادِ صبا چلتی ہے تو زیدؓ کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔

(سیدنا ابوبکر صدیقؓ شخصیت اور کارنامے صفحہ 362-363 از علی محمد الصلابی الفرقان ٹرسٹ خان گڑھ پاکستان) (تاریخ الطبری جلد2 صفحہ 280 دار الکتب العلمیۃ بیروت 1987ء) (الاکتفاء جزء2 صفحہ 111 دار الکتب العلمیۃ بیروت 1420ھ)

بہرحال جنگ کا ذکر ہو رہا ہے۔ مسیلمہ کذّاب ابھی تک ثابت قدم تھا اور کافروں کی جنگ کا مرکز بنا ہوا تھا۔ حضرت خالدؓ نے یہ تجزیہ کیا کہ جب تک مسیلمہ کو قتل نہ کیا جائے گا جنگ ختم نہیں ہو گی کیونکہ اگر کوئی بنوحنیفہ سے قتل ہوتا ہے تو اس کا ان پر یعنی مسیلمہ کے ساتھیوں پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔ اس لیے حضرت خالدؓ اکیلے ان کے سامنے آئے اور ایک ایک کو انفرادی جنگ کی آواز لگائی اور اپنے شعار کا نعرہ لگایا۔ مسلمانوں کا شعار یا محمداہ! تھا۔ پس جو بھی مقابلے کے لیے نکلا حضرت خالدؓ نے اس کو قتل کر دیا۔ پھر مسلمانوں نے بڑے جوش سے جنگ کی۔ حضرت خالدؓ نے مسیلمہ کو مقابلے کے لیے آواز دی۔ اس نے قبول کر لی تو حضرت خالدؓ نے اس پر اس کی خواہش کے مطابق چند چیزیں پیش کیں۔ پھر حضرت خالدؓ اس پر حملہ آور ہوئے تو وہ بھاگ گیا اور اس کے ساتھی بھی بھاگ گئے تو حضرت خالدؓ نے لوگوں کو، مسلمانوں کو پکار کر کہا کہ خبردار! اب کوتاہی نہ کرنا۔ آگے بڑھو اور کسی کو بچ کر جانے نہ دو۔ اس پر مسلمان ان پر چڑھ دوڑے۔

(الکامل فی التاریخ لابن اثیر ذکر مسیلمہ واہل الیمامۃ جلد2 صفحہ 221 دار الکتب العلمیۃ بیروت 2003ء)

صحابہ کرامؓ نے اس معرکے میں انتہائی صبرو استقامت کا ایسا ثبوت دیا جس کی مثال نہیں ملتی اور برابر دشمن کی طرف بڑھتے رہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے دشمنوں کے خلاف فتح عطا فرمائی اور کفار پیٹھ پھیر کر بھاگ کھڑے ہوئے۔ مسلمانوں نے ان کا پیچھا کیا، انہیں قتل کرتے رہے اور تلواریں ان کی گردنوں پر چلاتے رہے یہاں تک کہ انہیں ایک باغ میں پناہ لینے پر مجبور کر دیا۔ بنوحنیفہ کے ایک سردار مُحکِّم بن طُفیل نے بھاگتے ہوئے لوگوں سے کہا کہ اے لوگو! اس باغ میں داخل ہو جاؤ۔ یہ بہت وسیع باغ تھا جس کے گرد دیواریں تھیں۔ مُحکم بن طفیل نے بنوحنیفہ کا تعاقب کرنے والے مسلمانوں کا مقابلہ کرنا شروع کر دیا۔ یہ باغ میدانِ جنگ کے قریب ہی تھا اور مسیلمہ کی ملکیت تھا۔ اس باغ کو حدیقۃ الرحمان کہا جاتا تھا، جس طرح مسیلمہ کو رحمان الیمامہ کہا جاتا تھا لیکن اس جنگ کے دوران اس باغ میں کثرت سے دشمنوں کے مارے جانے کی وجہ سے اس باغ کو حدیقۃ الموت یعنی موت کا باغ کہا جانے لگا۔ مسیلمہ کذاب بھی اپنے ساتھیوں کے ساتھ اس باغ میں چلا گیا۔ حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکرؓ نے دیکھا کہ بنوحنیفہ کا ایک سردار مُحکّم خطاب کر رہا ہے۔ انہوں نے اس پر تیر چلا کر اس کو قتل کر دیا۔ بنوحنیفہ نے باغ کا دروازہ بند کر دیا اور صحابہ نے چاروں طرف سے اس باغ کا محاصرہ کر لیا۔ مسلمان کوئی جگہ تلاش کرنے لگے کہ کسی طرح اس باغ کے اندر جایا جا سکے لیکن یہ قلعہ نما باغ تھا۔ باوجود تلاش کے اس کے اندر جانے کی کوئی جگہ نہ مل سکی۔ آخر حضرت بَرَاء بن مالِکؓ جو حضرت انس بن مالکؓ کے بھائی تھے۔ آپؓ نے غزوۂ اُحُد اور خندق میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حصہ لیا تھا۔ بہت بہادر تھے۔ آپؓ نے کہا کہ مسلمانو! اب صرف ایک طریقہ ہے کہ تم مجھے اٹھا کر باغ میں پھینک دو، مَیں اندر جا کر دروازہ کھول دوں گا مگر مسلمان یہ گوارا نہیں کر سکتے تھے کہ ان کا ایک عالی مرتبہ ساتھی ہزاروں دشمنوں کے درمیان اپنی جان گنوا دے۔ انہوں نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا لیکن حضرت بَرَاء بن مالکؓ نے اصرار کرنا شروع کیا اور کہا مَیں تمہیں اللہ کی قسم دیتا ہوں کہ مجھے باغ میں دیوار کے اندر کی طرف پھینک دو۔ آخر مجبور ہو کر مسلمانوں نے انہیں باغ کی دیوار پر چڑھا دیا۔ دیوار پر چڑھ کر جب حضرت بَرَاء بن مالک نے دشمن کی بڑی تعداد کو دیکھا تو ایک لمحے کے لیے رکے لیکن پھر اللہ کا نام لے کر باغ کے دروازے کے سامنے کود پڑے اور دشمنوں سے لڑتے اور قتل کرتے دروازے کی طرف بڑھنے لگے۔ آخرکار آپ دروازے تک پہنچنے میں کامیاب ہو گئے اور باغ کا دروازہ کھول دیا۔ مسلمان باہر دروازہ کھلنے ہی کے منتظر تھے۔ جونہی دروازہ کھلا وہ باغ میں داخل ہو گئے اور دشمنوں کو قتل کرنے لگے۔ بنوحنیفہ مسلمانوں کے

سامنے سے بھاگنے لگے لیکن وہ باغ سے باہر نہیں نکل سکتے تھے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ہزاروں آدمی مسلمانوں کے ہاتھوں قتل ہو گئے۔ ایک روایت یہ بھی ہے کہ صرف حضرت بَراء بن مالکؓ نے نہیں بلکہ اَور بھی کئی مسلمانوں نے دیوار پھلانگ کر دروازے کا رخ کیا تھا۔

(حضرت ابوبکر صدیقؓ از محمد حسین ہیکل صفحہ 200-201)(البدایۃ والنھایۃ جلد 3 جزء 6 صفحہ 321 دار الکتب العلمیۃ بیروت 2001ء)(البدایۃ والنھایۃ جلد 7 صفحہ 256 دار ہجر 1998ء)(معجم البلدان جلد 2 صفحہ 268 دار الکتب العلمیۃ بیروت)(اسد الغابہ جلد اول صفحہ 363-364 دار الکتب العلمیۃ بیروت 2016ء)

مسلمان مرتدین سے قتال کرتے ہوئے مسیلمہ کذاب تک پہنچ گئے۔ وہ ایک دیوار کے شگاف میں کھڑا ہوا تھا جیسے خاکستری رنگ کا اونٹ ہو۔ وہ بچاؤ کے لیے اس دیوار پر چڑھنا چاہتا تھا اور غصہ سے پاگل ہو چکا تھا۔ وَحشی بن حَرب جنہوں نے غزوۂ احد میں حضرت حمزہؓ کو شہید کیا تھا مسیلمہ کی طرف بڑھے اور آپؓ نے اپنا وہی برچھا جس سے حضرت حمزہؓ کو شہید کیا تھا مسیلمہ کی طرف پھینکا اور وہ اسے جا لگا اور دوسری طرف سے پار ہو گیا۔ پھر جلدی سے اَبُودُجانہ سِماک بنِ خَرَشَہؓ اس کی طرف بڑھے۔ اس پر تلوار چلائی اور وہ زمین پر ڈھیر ہو گیا۔ قلعہ سے ایک عورت نے آواز دی۔ ہائے حسینوں کے امیر کو ایک سیاہ فام غلام نے قتل کر دیا۔

(البدایہ والنھایہ جلد 3 جزء 6 صفحہ 321 دار الکتب العلمیۃ بیروت 2001ء)(السیرۃ النبویۃ لابن ہشام صفحہ 528 دار الکتب العلمیۃ 2001ء)

مسیلمہ کذاب کو کس نے جہنم رسید کیا؟ بلَاذُرِی کا بیان ہے کہ قبیلہ بنو عامر کا کہنا ہے کہ ان کے قبیلے کے ایک فرد خِدَاش بن بَشِیر نے قتل کیا۔ ایک روایت ہے کہ انصار کے قبیلہ خزرج کے عبداللہ بن زید نے قتل کیا۔ بعض نے کہا کہ حضرت اَبُودُجانہؓ نے قتل کیا۔ معاویہ بن ابوسفیان کا کہنا تھا کہ انہوں نے اس کو قتل کیا تھا۔ بعض کے نزدیک ہو سکتا ہے کہ سب اس کے قتل میں شریک ہوں۔ بعض کتب میں جس میں طبری بھی ہے اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ مسیلمہ کو ایک انصاری اور وَحشی نے مشترکہ طور پر قتل کیا تھا۔

(الصدیق، از پروفیسر علی محسن صدیقی، صفحہ 102-103)

وَحشی بن حَربؓ مسیلمہ کو قتل کرنے کا واقعہ خود بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ غزوۂ احد میں حضرت حمزہؓ کو شہید کرنے کے بعد جب لوگ لوٹے تو میں بھی ان کے ساتھ لوٹا اور میں مکہ میں ٹھہرا رہا یہاں تک کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مکہ فتح کیا اور اس میں اسلام پھیلا تو میں طائف کی طرف بھاگ گیا۔ لوگوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ایلچی بھیجے اور مجھ سے کہا گیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایلچیوں سے تعَرُّض نہیں کرتے۔ انہوں نے یعنی وَحشی نے کہا کہ میں بھی ان کے ساتھ نکلا یہاں تک کہ مَیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مجھے دیکھا تو فرمایا کیا تم وَحشی ہو؟ مَیں نے کہا جی ہاں۔ آپؐ نے فرمایا بیٹھ جاؤ اور مجھے تفصیل سے بتاؤ کہ تم نے حمزہؓ کو کیسے قتل کیا تھا۔ تو مَیں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تفصیل سے آگاہ کیا۔ جب مَیں نے بات ختم کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہارے لیے ممکن ہے کہ تم میرے سامنے نہ آؤ؟ وَحشی کہتے ہیں کہ مَیں وہاں سے نکل گیا۔ پھر جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہوئے اور مسیلمہ کذاب نے بغاوت کی تو مَیں نے کہا: مَیں مسیلمہ کی طرف ضرور نکلوں گا تا کہ مَیں اسے قتل کروں تا کہ اس کے ذریعہ سے حضرت حمزہؓ کو قتل کرنے کا کفارہ ادا کر سکوں۔ بہرحال یہ کہتے ہیں کہ مَیں بھی لوگوں کے ساتھ اس جنگ میں نکلا۔ پھر اس کا حال ہوا جو ہوا۔ آگے بیان کرتے ہیں کہ مَیں نے دیکھا کہ ایک شخص دیوار کے شگاف میں کھڑا ہے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ جیسے گندمی رنگ کا اونٹ ہے۔ سر کے بال پراگندہ ہیں۔ مَیں نے اس کو اپنا برچھا مارا اور اسے اس کی چھاتیوں کے درمیان مارا یہاں تک کہ وہ اس کے دونوں کندھوں کے درمیان سے نکل گیا۔ بہرحال یہ بیان کرتے ہیں کہ اس کے بعد انصار میں سے ایک شخص اس کی طرف لپکا اور اس کی کھوپڑی پر تلوار کی ضرب لگائی۔ راوی سلیمان بن یَسَار نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے سنا۔ وہ کہتے تھے کہ جب مسیلمہ مارا گیا تو ایک لڑکی جو اس گھر کی چھت پر تھی بولی۔ امیر المومنین یعنی مسیلمہ کو کالے غلام نے مار ڈالا ہے۔ یہ بخاری کی روایت ہے۔

وَحشی کہتے ہیں کہ اللہ بہتر جانتا ہے کہ ہم دونوں یعنی انصاری صحابی اور حضرت وَحشی میں سے کس نے مسیلمہ کو قتل کیا لیکن اگر مَیں نے ہی اسے مارا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سب سے بہترین شخص یعنی حضرت حمزہؓ کے قتل کا ارتکاب بھی مَیں نے کیا تھا اور سب سے بدترین شخص کو بھی مَیں نے ہی مارا۔

(السیرۃ النبویۃ لابن ہشام صفحہ 528 تحریض ھند والنسوۃ معھا، دار الکتب العلمیۃ بیروت 2001ء)(صحیح البخاری کتاب المغازی باب قتل حمزۃ بن عبدالمطلب روایت نمبر 4072)

صحیح بخاری کی روایت میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے وَحشی کو جو یہ فرمایا تھا کہ ”کیا تمہارے لیے ممکن ہے کہ تم میرے سامنے نہ آؤ؟“ اس کی شرح میں حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحبؓ نے لکھا ہے کہ ”وَحشیؓ میں جو تبدیلی پیدا ہوئی وہ ان کے اخلاص پر دلالت کرتی ہے۔ ان کی خواہش تھی کہ وہ کسی طرح اپنی غلطی کا کفارہ دیں۔ چنانچہ یمامہ کی ہولناک جنگ میں اپنی یہ خواہش اور نذر پوری کر کے سرخرو ہوئے۔“ شاہ صاحب لکھتے ہیں کہ ”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے الفاظ فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تُغَيِّبَ وَجْهَكَ عَنِّي ”کیا تمہارے لیے ممکن ہے کہ تم میرے سامنے نہ آؤ؟“ بہت بلند اخلاق کے آئینہ دار ہیں“ یہ الفاظ۔ ”وَحشیؓ سے خواہش کا اظہار کیا کہ اگر تجھ سے ہو سکے تو میرے سامنے نہ آیا کرو۔ یہ لب و لہجہ آمرانہ نہیں بلکہ التماس کا لب و لہجہ ہے اور اس سے اس محبت و عزت کا پتہ چلتا ہے جو حضرت حمزہؓ کے لئے آپؐ کے دل میں تھی۔ ایک منتقم مزاج انتقام لے کر دل ٹھنڈا کر سکتا تھا مگر آپؐ نے عفو سے کام لیا۔ صرف اتنا چاہا کہ وہ آپؐ کے سامنے نہ آئے تا حضرت حمزہؓ کی دردناک شہادت کی یاد سے آپؐ کے دل کو ٹھیس نہ پہنچے۔“

(صحیح البخاری مترجم از زین العابدین صاحب جلد 8 صفحہ 198-199)

اسی جنگِ یمامہ کی تفصیل ایک اَور جگہ بیان ہوئی ہے جس میں مسلمانوں کی طرف سے جرأت اور دلیری کا ذکر اس طرح بیان ہوا ہے کہ دونوں گروہوں کے درمیان شدید لڑائی ہوئی یہاں تک کہ دونوں گروہوں کے بہت سے لوگ قتل اور زخمی ہو گئے۔ مسلمانوں میں سے سب سے پہلے مالک بن اوس شہید ہوئے۔ مسلمانوں میں سے حفاظ قرآن بھی کثرت سے شہید ہو گئے۔ دونوں لشکروں میں گھمسان کا رَن پڑا یہاں تک کہ مسلمان مسیلمہ کے لشکر میں اور مسیلمہ کا لشکر مسلمانوں کے لشکر سے جا ملا۔ جب مسلمان ہٹتے تو وہ لوگ آگے بڑھتے تا کہ مُجّاعَہ تک پہنچ سکیں۔ سالم مولیٰ ابوحذیفہ نے اپنی نصف پنڈلیوں تک گڑھا کھودا۔ ان کے پاس مہاجرین کا جھنڈا تھا اور ثابت نے بھی اسی طرح کا گڑھا اپنے لیے کھودا۔ پھر ان دونوں نے اپنے جھنڈوں کو اپنے ساتھ چمٹا لیا اور لوگ ہر طرف پراگندہ ہو گئے تھے۔ یعنی گڑھا کھود کے اس میں خود کھڑے ہو گئے اور جھنڈے اپنے ساتھ لگا لیے جبکہ سالمؓ اور ثابتؓ اپنے جھنڈوں کے ساتھ قائم رہے یہاں تک کہ سالم شہید ہو گئے اور ابوحذیفہؓ بھی شہید ہو گئے۔ حضرت ابوحذیفہؓ کا سر سالمؓ کے قدموں میں تھا اور سالم رضی اللہ عنہ کا سر حضرت ابوحذیفہؓ کے قدموں میں تھا۔ جب سالمؓ شہید ہو گئے تو جھنڈا کچھ دیر اسی طرح پڑا رہا۔ کسی نے اسے اٹھایا نہیں۔ پھر یزید بن قَیسؓ نے جو بدری صحابی تھے وہ آگے بڑھے اور انہوں نے اس جھنڈے کو اٹھا لیا یہاں تک کہ وہ بھی شہید ہو گئے۔ پھر حَکم بن سعید بن عاص نے اس جھنڈے کو اٹھایا اور اس کی حفاظت میں سارا دن لڑتے رہے۔ پھر وہ بھی شہید ہو گئے۔ وَحشیؓ کہتے ہیں کہ شدید لڑائی ہوئی۔ تین مرتبہ مسلمانوں کے قدم اکھڑے۔ چوتھی مرتبہ مسلمانوں نے پلٹ کر حملہ کیا اور ان کے قدم جم گئے اور وہ تلواروں کے سامنے ڈٹ گئے۔ بنو حنیفہ اور ان کی تلواریں ایک دوسرے پر پڑنے لگیں یہاں تک کہ مَیں نے آگ کی چنگاریاں ان میں سے نکلتی ہوئی دیکھیں اور ان کی گھنٹی کی طرح کی آوازیں سنیں۔ اللہ تعالیٰ نے ہم پر اپنی مدد نازل کی اور بنی حنیفہ کو اللہ تعالیٰ نے شکست دی اور اللہ نے مسیلمہ کو قتل کر دیا۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے اس روز اپنی تلوار خوب چلائی یہاں تک کہ وہ تلوار میرے ہاتھ میں دستے تک خون سے بھر گئی۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت عمارؓ کو ایک چٹان پر چڑھے ہوئے دیکھا، وہ پکار رہے تھے کہ اے مسلمانوں کے گروہ! کیا تم جنت سے بھاگ رہے ہو؟ مَیں عمار بن یاسر ہوں میری طرف آؤ۔ راوی کہتے ہیں کہ مَیں دیکھ رہا تھا کہ ان کا کان کٹ کر لٹک رہا تھا۔ اَبُو خَیْثَمَہ نَجّارِی کہتے ہیں جب مسلمان جنگِ یمامہ کے دن پراگندہ ہو گئے تو مَیں ایک طرف ہٹ گیا اور میری آنکھوں کے سامنے یہ منظر ہے کہ مَیں اس دن حضرت اَبُودُجانہؓ کو دیکھ رہا تھا۔ ان کا نام سِماک بن خَرَشَہ تھا اور ابودُجانہ کی کنیت سے معروف تھے۔ یہ وہ مشہور صحابی ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تمام غزوات میں شریک ہوئے اور غزوۂ احد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تلوار ہاتھ میں لے کر کہا: اس کا حق کون ادا کرتا ہے؟ اَبُودُجانہ بولے مَیں ادا کروں گا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو وہ تلوار عنایت فرمائی اور بعض روایتوں میں ہے کہ انہوں نے دریافت کیا کہ اس کا حق کیا ہے؟ فرمایا یہ کہ مسلمان کو نہ مارنا اور کافر سے نہ بھاگنا۔ حضرت اَبُودُجانہؓ نے حسب معمول سر پر سرخ پٹی باندھی اور فخریہ انداز سے اکڑتے ہوئے صفوں کے درمیان آ کر کھڑے ہوئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ چال اگرچہ خدا کو ناپسند ہے لیکن ایسے موقع پر کچھ حرج نہیں۔ معرکۂ کارزار میں نہایت پامردی سے مقابلہ کیا اور بہت سے کافر قتل کیے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حفاظت میں بہت سے زخم کھائے لیکن میدان سے نہیں ہٹے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کا یہ پچھلا واقعہ بیان ہو رہا ہے۔ بہرحال جنگِ یمامہ کے واقعہ میں بیان ہے کہ اس میں اَبُودُجانہ پر بنو حنیفہ کے ایک گروہ نے حملہ کیا۔ اب یمامہ میں کیا ہوا۔ ان کے بارے میں لکھا ہے ان پر ایک گروہ نے حملہ کیا تو آپؓ اپنے سامنے بھی تلوار چلاتے، اپنے دائیں بھی تلوار چلاتے اور اپنے بائیں بھی تلوار چلاتے۔ آپؓ نے ایک شخص پر حملہ کیا اور اسے زمین پر گرا دیا۔ آپؓ کوئی بات نہیں کر رہے تھے یہاں تک کہ وہ گروہ آپ سے دُور ہو گیا اور واپس چلا گیا اور مسلمان قریب آ گئے۔ بنو حنیفہ شکست کھا کر باغ کی طرف بھاگے۔ مسلمان ان کے پیچھے بھاگے اور انہیں باغ میں پناہ لینے پر مجبور کر دیا۔ ان لوگوں نے باغ کے دروازے بند کر لیے تو حضرت اَبُودُجانہؓ نے کہا مجھے ڈھال میں ڈال کر پھینک دو تا کہ مَیں اندر جا کر باغ کا دروازہ کھول سکوں۔ چنانچہ مسلمانوں نے ایسا ہی کیا اور آپؓ باغ میں پہنچ گئے۔ آپؓ کہہ رہے تھے تمہارا بھاگنا تمہیں ہم سے بچا نہیں سکتا۔ آپؓ نے ان کے ساتھ سخت جنگ کی یہاں تک کہ دروازہ کھول دیا۔ راوی کہتے ہیں کہ ہم آپ کے پاس باغ میں اس وقت داخل ہوئے جب آپ شہید ہو چکے تھے۔ ایک اَور روایت کے مطابق بَرَاء بن مالک کو باغ میں پھینکا گیا تھا لیکن پہلی روایت جو براء بن مالک والی ہے وہ زیادہ درست معلوم ہوتی ہے۔

(الاکتفاء جزء 2 صفحہ 121 تا 126 دار الکتب العلمیۃ بیروت 1420ھ)(صحیح مسلم کتاب فضائل الصحابۃ باب من فضائل ابی دجانۃ...... حدیث 6353)(کنز العمال جزء 4 صفحہ 339 حدیث 10792 موسسۃ الرسالۃ بیروت 1985ء)

اس کی تفصیل بھی ہے۔ بہرحال باقی ان شاء اللہ آئندہ بیان ہوگا۔

اس وقت میں پاکستان کے لیے دعا کے لیے بھی کہنا چاہتا ہوں۔ احمدیوں کے لیے خاص طور پر دعا کریں۔ پاکستان کے حالات عمومی طور پر جو بگڑ رہے ہیں وہ تو ہیں۔ ایسے حالات میں پھر احمدیوں کی طرف بھی ان کی توجہ ہو جاتی ہے۔ مخالفت بڑھ رہی ہے۔ پرانی قبریں اکھیڑنے کی طرف سے بھی انہوں نے گریز نہیں کیا۔ انتہائی بدطینت قسم کے لوگ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کی پکڑ کرے۔ اسی طرح الجزائر کے احمدیوں کے لیے بھی دعا کریں وہ

بھی آج کل مشکلات میں گرفتار ہیں۔ افغانستان کے احمدیوں کے لیے بھی دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ سب پر اپنا فضل نازل فرمائے۔

اس وقت میں چند مرحومین کا ذکر کرنا چاہتا ہوں اور اس کے بعد پھر ان کی نماز جنازہ بھی نماز کے بعد پڑھاؤں گا۔ اس میں پہلا ذکر مکرم نسیم مہدی صاحب مبلغ سلسلہ کا ہے جو مکرم مولانا احمد خان نسیم صاحب کے بیٹے تھے۔ گذشتہ دنوں ان کی انہتر سال کی عمر میں وفات ہوگئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ موصی بھی تھے۔ ان کی دو شادیاں تھیں۔ پہلی بیوی وفات پا گئی تھیں۔ پسماندگان میں اب ان کی دوسری اہلیہ اور دونوں بیویوں سے دو دو بیٹے اور ایک ایک بیٹی شامل ہیں۔ یہ 1976ء میں جامعہ احمدیہ ربوہ سے فارغ ہوئے تھے۔ پھر اصلاح وارشاد مقامی میں ان کو خدمت کا موقع ملا۔ پھر 77ء میں ان کو بطور مبلغ سوئٹزرلینڈ بھجوایا گیا۔ وہاں ان کو خدمت کی توفیق ملی۔ 84ء میں ان کو نائب وکیل التبشیر مقرر کیا گیا۔ چند ماہ یہ بطور قائم مقام وکیل التبشیر کے طور پر بھی کام کرتے رہے۔ 1984ء میں دسمبر میں یہ یہاں لندن آئے تو یہاں پر پرائیویٹ سیکرٹری لندن کے طور پر بھی خدمت کی توفیق ملی۔ پھر چند مہینے بعد یہ 85ء میں لندن سے ہی کینیڈا روانہ ہو گئے۔ 85ء سے 2008ء تک بطور مبلغ اور بعد ازاں مبلغ انچارج کینیڈا خدمت کی توفیق پائی۔ اس عرصہ میں یہ کینیڈا کے امیر بھی رہے۔ 2009ء سے 16ء تک مبلغ انچارج امریکہ خدمت کی توفیق ملی۔ پھر یہ بیمار ہو گئے تھے۔ ان کا تقرر پھر دوبارہ سوئٹزرلینڈ میں ہوا لیکن انہوں نے لکھا کہ ڈاکٹر نے مجھے صحت کی خرابی کی وجہ سے کہا ہے کہ مَیں مزید زیادہ بوجھ والا کام نہیں کر سکتا تو انہوں نے غیر معینہ مدت کی رخصت لے لی۔ بہرحال ان کو پھر مَیں نے لکھا تھا کہ اگر ایسی حالت ہے اور ڈاکٹر کہتا ہے تو اپنی صحت کا خیال رکھیں۔ جب ٹھیک ہو جائیں تو بتا دیں، ان شاء اللہ تعالیٰ پھر آپ سے خدمت لی جائے گی لیکن بہرحال بیماری ان کی بڑھتی رہی۔

جیسا کہ مَیں نے کہا 1985ء میں یہ کینیڈا گئے تھے۔ 1986ء میں مشن ہاؤس بیت الاسلام کے لیے 24 ایکڑ زمین خریدی گئی اور اس کو پھر وہاں آباد بھی کیا گیا۔ ان کے وقت میں بہت سے احمدی کینیڈا میں آ کر آباد ہوئے اور انہوں نے ان لوگوں کی بڑی مدد کی۔ بہت سے دوسرے لوگ بھی ان کے ممنون احسان ہیں۔ چندہ اور تجنید کے سسٹم کو انہوں نے کمپیوٹرائزڈ کروایا۔ ٹورانٹو اور کیلگری میں دو بڑی مساجد کی تعمیر کی گئی اور دیگر جماعتوں میں بھی سینٹر قائم کیے گئے۔ میرا خیال ہے شاید وینکوور کی مسجد بھی ان کے زمانے میں بنی تھی۔ بہرحال یہ دو بڑی مساجد تو ہیں۔ 2003ء میں ان کے وقت میں ہی اللہ تعالیٰ کے فضل سے جامعہ احمدیہ کینیڈا کا قیام ہوا۔ ایم ٹی اے نارتھ امریکہ سٹیشن کے قائم کرنے میں بھی آپ نے بڑا کام کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے یہ سب کام قبول فرمائے۔

ان کی اہلیہ امۃ النصیر صاحبہ لکھتی ہیں کہ نسیم مہدی صاحب کو ازدواجی زندگی کے 26 سال میں جو مَیں نے دیکھا کہ ہر دکھ درد میں ان کو اپنا ساتھی پایا۔ بڑے پیار کرنے والے، عزت کرنے والے شوہر تھے۔ شفیق باپ تھے۔ جاں نثار بھائی تھے۔ انسانیت کا درد رکھنے والے تھے۔ خلافت کے مطیع اور فرمانبردار تھے۔ اللہ تعالیٰ پر مکمل توکل رکھنے والے تھے۔ نیک انسان تھے۔ ان کی اہلیہ نے پھر مزید یہی بیان کیا ہے کہ لوگوں کی بڑی بے لوث خدمت کرنے والے تھے اور دوسروں سے محبت کے ساتھ پیش آنا اور جماعت کے خلاف نہ کوئی بات سنتے تھے نہ کسی کو کرنے دیتے تھے اور نہ ان کے سامنے کرنے کی جرأت ہوتی تھی۔ اور بہت زیادہ مہمان نوازی تھی۔ درود شریف پڑھنے کی طرف بہت توجہ رہتی تھی۔ کہتی ہیں جب عمرے پر گئے تو مَیں نے پوچھا کہ کیا دعائیں کیں۔ تو انہوں نے کہا کہ مَیں نے تو وہاں صرف درود شریف پڑھا ہے۔

ان کی بیٹی سعدیہ مہدی کہتی ہیں کہ میرے والد بہت دعا گو شخصیت کے مالک تھے۔ کہتی ہیں: جب مَیں کبھی دعا کے لیے کہتی تو مجھے کہتے کہ درود شریف پڑھا کرو۔ جب بھی کسی معاملے میں دعا کے لیے کہا تو ہمیشہ درود شریف پڑھنے کی طرف توجہ دلائی۔ مَیں نے ایک دن ان سے پوچھا کہ آپ ہر بات پر یہی کہتے ہیں کہ درود شریف پڑھا کرو تو کہتے کہ درود شریف پڑھو اور سمجھاتے کہ سب سے بڑی دعا درود شریف ہی ہے۔ اگر یہ قبول ہوگئی تو سب دعائیں پوری ہوجائیں گی۔

پھر عصمت شریف صاحبہ ہیں، کہتی ہیں کہ مہدی صاحب میرے بہنوئی تھے۔ ان کو بائیس سال بہت قریب سے دیکھا۔ بے حد شفیق، بے حد خیال رکھنے والے، بہت محبت سے پیش آنے والے۔ خلیفۂ وقت سے بھی بے انتہا عقیدت رکھنے والے انسان تھے۔ ان کی ہمشیرہ کہتی ہیں کہ جب آپ سوئٹزرلینڈ میں مربی سلسلہ تھے تو اس وقت ایک سوئس لڑکی جو احمدی ہوگئی تھی وہ جلسہ سالانہ پر ربوہ آئی اور ربوہ میں ہمارے گھر آئی کہ مَیں نے نسیم مہدی صاحب کی والدہ سے ملنا ہے اور کہتی ہیں میری خواہش ہے کہ مَیں اس ماں سے ملوں جس کا بیٹا اتنا ذہین ہے، جس نے اتنے تھوڑے عرصہ میں اتنی زبانوں پر عبور حاصل کرلیا اور بغیر کسی جھجھک کے وہ تبلیغ کے کاموں میں مصروف ہے اور بڑی روانی سے ہر موضوع پر بات کر لیتا ہے۔

ان کی بہو کہتی ہیں کہ ہمیشہ ہمیں درود شریف کی اہمیت اور اس کے سہارے سے دعاؤں کی قبولیت کی اہمیت کے بارے میں بتاتے۔ انہوں نے ایک دفعہ بتایا کہ میں ایئرپورٹ کی لائن میں کھڑا ہوا اور خیال ہوا کہ ان کے پاسپورٹ کی مدت ختم ہو چکی ہے تو فوراً ہی درود شریف پڑھنا شروع کر دیا اور لائن میں اسی طرح لگے رہے۔ کاؤنٹر میں موجود شخص نے پاسپورٹ کو دیکھا بھی نہیں اور اسی طرح آگے گزار دیا۔

ان کے داماد لکھتے ہیں کہ جب سے میری شادی ہوئی آپ بہت ہی پیار اور شفقت کا سلوک کرتے تھے۔ اپنے ہاتھ سے چائے بنا کر دیتے۔ فجر کی نماز کے بعد میرے ساتھ بیٹھ جاتے اور قرآن پاک کی کوئی آیت یا واقعہ سناتے۔ پھر اس کی تفسیر پیش کرتے اور یوں بڑے لطیف انداز میں ہماری تربیت کرتے۔

ان کی بیٹی نوال مہدی کہتی ہیں کہ میں نے ہمیشہ دیکھا کہ آپ کو قرآن کریم کی طرف بہت توجہ اور شوق تھا۔ قرآن کے بڑے سچے عاشق تھے اور ہمیں بھی کہتے تھے کہ غور سے مطالعہ کیا کرو۔ اس کے معانی اور مطالب کو سمجھنے کی کوشش کرو تو پھر تمہیں اللہ تعالیٰ کی قدرت کے نظارے نظر آئیں گے اور قرآن کریم پڑھنے کا سرور بھی ملنا شروع ہو جائے گا۔ کہتی ہیں بڑی باقاعدگی سے تہجد کی نماز پڑھنے والے تھے۔ قیام اور رکوع اور سجدہ طویل ہوتا تھا۔ ان کی نمازوں میں بڑی رقّت اور گداز ہوتی تھی۔ رمضان المبارک میں قرآن کریم کے درس دینے کا اہتمام کیا کرتے تھے۔ بڑی محنت سے درس تیار کرتے تھے۔ یہ اَور لوگوں نے بھی لکھا ہے۔ قرآن کریم کے مشکل الفاظ کے معنی اور مطالب بیان کرتے تھے اور اس سے ملتے جلتے الفاظ کا ذکر کرتے جس سے لوگوں کو آسانی سے سمجھ آ جاتی۔

امیر جماعت کینیڈا لال خان صاحب کہتے ہیں کہ سابق امیر اور مشنری انچارج کینیڈا کے ساتھ مَیں نے 1987ء سے لے کر ایک لمبا عرصہ کام کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں بڑے اوصاف سے نوازا تھا اور وہ جو خصوصیات تھیں ان کو جماعت کی خدمت میں انہوں نے استعمال کیا۔ انہیں دوست بنانے اور دوستی نبھانے اور ان روابط کو جماعت کے مفاد میں استعمال کرنے کی توفیق اللہ تعالیٰ نے عطا فرمائی۔ کینیڈین سوسائٹی کے متعدد شعبوں کے عمائد سے انہوں نے ذاتی تعلق پیدا کیے اور ان کو جماعت سے متعارف کروایا۔ ماشاء اللہ یہ ملکہ بھی ان میں خوب تھا اور جن سے بھی تعلق قائم کیا بڑا اچھا اور گہرا تعلق تھا اور دوسروں نے بھی اس تعلق کو نبھایا۔ ان کی وفات پر بھی اسی طرح غیروں نے بہت زیادہ تعزیت کی ہے۔ پھر یہ لال خان صاحب لکھتے ہیں کہ پاکستان اور دوسرے ممالک سے آنے والے افراد اور خاندانوں کی راہنمائی اور امداد کی ذمہ داری کی توفیق اللہ تعالیٰ نے انہیں عطا فرمائی۔ پھر کہتے ہیں کہ مجلس عاملہ کے اراکین سے ان کا رابطہ دوستوں کی طرح رہتا تھا۔ کہتے ہیں کہ مجھے ان کی امارت میں تقریباً بیس سال خدمت کی توفیق ملی۔ اس دوران میں مجھے انہوں نے یہ احساس نہیں ہونے دیا کہ ان کے امیر ہونے کے باعث مَیں ان کا ماتحت ہوں بلکہ ان کا رویہ مجھ سے ایک دوست والا رہا ہے۔

پھر ڈاکٹر اسلم داؤد صاحب کہتے ہیں کہ نسیم مہدی صاحب کو آرڈر آف اونٹاریو کا تمغہ 2009ء میں ملا جو کہ صوبے کا سب سے معزز اعزاز ہے جو کسی شہری کو دیا جا سکتا ہے۔ یہ ایوارڈ کسی بھی فیلڈ میں کامیابی اور اعلیٰ خدمات بجالانے پر دیا جاتا ہے۔ کہتے ہیں جب ان کی تقرری امریکہ میں ہوئی تو ایک دفعہ جلسہ سالانہ پر میری ان سے ملاقات ہوئی۔ اس وقت انہوں نے مجھے نصیحت کی کہ تم جس پوزیشن میں اب ہو تم جتنی زیادہ لوگوں کی خدمت کر سکتے ہو کرو۔ جب بھی کوئی فرد جماعت تمہارے پاس آئے تو اس کی مدد کرو اور کبھی نہ دھتکارنا۔ جو کچھ ان کے لیے کر سکتے ہو کرو اور یہ بھی بتایا کہ لوگ بعض دفعہ صحیح طرح بات نہیں کرتے تو پوشیدہ طور پہ بھی ان کا پتا کر کے ان کی مدد کرنی چاہیے۔ کہتے ہیں مَیں نے انہیں ہمیشہ ضرورت مندوں کی مدد کرتے ہوئے دیکھا ہے اور ہمیشہ ایسے رنگ میں پردہ داری کرتے ہوئے مدد کرتے تھے کہ ضرورت مند کسی طرح بھی شرمندہ نہ ہو۔

شکور صاحب مربی سلسلہ ہیں، وہ کہتے ہیں کہ ان کی بہت ساری باتوں میں سے ایک نصیحت جو میرے ذہن نشین ہوگئی وہ یہ ہے کہ کہتے ہیں میں جامعہ کے ابتدائی سالوں میں شاید درجہ ثانیہ میں تھا۔ ایک دفعہ عصر کی نماز پر چپل پہن کے مسجد میں آ گیا تو انہوں نے مجھے کہا کہ واقفین سلسلہ کو تمام حالات کے لیے تیاری کر کے گھر سے نکلنا چاہیے تا کہ اگر کبھی کوئی حکم مل جائے تو فوری طور پر وہیں سے اس کو بجالانے کے لیے تم لوگ تیار ہو کے چلے جاؤ۔ یہ نہ ہو کہ کہو مَیں گھر جا کے تیار ہو کے آتا ہوں۔ ذہنی کے علاوہ جسمانی طور پر بھی ہمیشہ تیار رہنا چاہیے۔

اسی طرح فراست عمر مربی سلسلہ امریکہ ہیں، وہ کہتے ہیں کہ جب میرا جامعہ کا انٹرویو ہوا تو مہدی صاحب نے ایک سوال پوچھا کہ اگر بطور مشنری افریقہ بھیجا جائے اور وہاں مخالفت ہو جائے مقامی لوگوں کی طرف سے تو کس سے پہلے رابطہ کرو گے اپنی والدہ سے یا خلیفۃ المسیح سے؟ تو کہتے ہیں مَیں نے سوچنے کے بعد کہا خلیفۃ المسیح سے۔ اس پر مہدی صاحب نے کہا کہ اسی بنیاد پر مَیں تمہاری سفارش کر رہا ہوں کہ تمہیں داخلہ دیا جائے اور یہی صحیح جواب ہے۔

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

جس کے ہاں بچہ کی ولادت ہو اور وہ بچہ کی طرف سے عقیقہ کرنا چاہے
تو بچہ کی طرف سے دو بکریاں اور بچی کی طرف سے ایک بکری عقیقہ کے طور پر ذبح کرے

(سنن ابوداؤد، کتاب الضحایا، باب فی العقیقۃ)

طالب دعا : اے شمس العالم (جماعت احمدیہ میلاپالم، صوبہ تامل ناڈو)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

کُلُّ قَرۡضٍ جَرَّ مَنۡفَعَۃً فَھُوَ وَجۡہٌ مِنۡ وُجُوۡہِ الرِّبَا

ترجمہ: ہر وہ قرض جس پر نفع حاصل کیا جائے وہ سود کی قسم سے ہے

(سنن الکبریٰ للبیہقی، کتاب البیوع، باب کل قرض جر منفعۃ فھو ربا)

طالب دُعا: نصیر احمد، جماعت احمدیہ بنگلور (کرناٹک)

کرنل دلدار صاحب سیکرٹری مشن ہاؤس ہیں۔ کہتے ہیں کہ نسیم مہدی صاحب میں خلفاء کی اطاعت کا جذبہ نمایاں پایا جاتا تھا۔ ان کے کارناموں میں ایک ’پیس ولیج‘ کا قیام ہے۔ یہ اس طرح معرض وجود میں آیا کہ جس زمانے میں کینیڈا کا جلسہ سالانہ مسجد بیت الاسلام کے ساتھ میدان میں ہوتا تھا، اس وقت ساتھ والے قطعہ زرعی زمین کی مالکہ جلسہ کے موقع پر ہر سال شکایت کرتی کہ ان کے جلسہ کے شور سے مجھے گھبراہٹ ہوتی ہے اور ان کے لنگر کی بُو میرے لیے ناقابل برداشت ہے۔ بہرحال کچھ عرصہ بعد جب حکومت نے اس زرعی زمین کی زوننگ (Zoning) کی اور اس کو رہائشی زون میں تبدیل کر دیا تو پھر نسیم مہدی صاحب کو فکر ہوئی کہ یہ ایک مالکہ ہمیں پریشان کر رہی تھی اب تو کئی مالک بن جائیں گے، کئی گھروں کے مکین آجائیں گے تو بڑا مشکل ہو جائے گا۔ اس پر انہوں نے عید کے موقع پر احباب جماعت میں سکیم پیش کی کہ کیوں نہ یہاں سارے احمدی گھر بنالیں اور یہ جگہ احمدی لوگ خرید لیں۔ چنانچہ احباب جماعت نے اس تحریک پر لبیک کہا اور اللہ کے فضل سے پھر پیس ولیج کا قیام عمل میں آیا۔

ذیشان گورائیہ صاحب مربی سلسلہ ہیں۔ کہتے ہیں بے شمار نوجوانوں نے ان سے تربیت حاصل کی اور آج اس تربیت کے نتیجہ میں ہم لوگ دنیا کے مختلف ممالک میں بطور مربی سلسلہ جماعت کی خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ آپ کی تربیت کی وجہ سے ہم نے خلافت سے محبت کرنا سیکھا اور اطاعت کی روح کو اپنے اندر نشوونما پاتے دیکھا۔

اسی طرح آصف خان صاحب کینیڈا کے سیکرٹری امور خارجہ ہیں، کہتے ہیں مَیں تیرہ سال کی عمر میں وان (Vaughan) میں آیا تھا۔ اس وقت مشن ہاؤس کے آس پاس کچھ درجن بھر احمدی تھے۔ میرا اس وقت جماعتی علم بہت کم تھا۔ مہدی صاحب نے مجھ سے اپنے بیٹے کی طرح سلوک کیا، میرے استاد بن گئے۔ باسکٹ بال کھیلتے اور ہمیں جماعتی تعلیم دیتے۔ میں نے ہوش سنبھالی تو مجھے مختلف سیاستدانوں سے رابطہ کرنے کے لیے جماعتی کام دیتے۔ اور اسی طرح آج بھی اللہ کے فضل سے یہ بہت اچھا کام کر رہے ہیں۔ کہتے ہیں مَیں نے سب تربیت ان سے حاصل کی۔

مرزا مغفور احمد صاحب امیر جماعت امریکہ کہتے ہیں کہ 2016ء میں بطور مشنری انچارج اور نائب امیر جماعت امریکہ ان کو خدمت کی توفیق ملی اور امریکہ میں انہوں نے بڑا اچھا کام کیا۔ دورہ جات کیے۔ مختلف سٹیٹس میں دورہ جات پر گئے، تبلیغ کے کام کو مؤثر طور پر شروع کرنے کی کوشش کی۔ اس دوران مرحوم کو میڈیا اور مختلف کمپینز (campaigns) کے ذریعہ اسلام احمدیت کا پیغام امریکہ میں پھیلانے کی توفیق ملتی رہی۔ پھر میکسیکو میں جماعت کے قیام کے بارے میں مرکز کی ہدایت کی روشنی میں وہاں مشن ہاؤس قائم کرنے کے سلسلہ میں ان کو توفیق ملی۔ سیکرٹری تبلیغ امریکہ وسیم سید صاحب کہتے ہیں کہ ہر ایک کے ساتھ پیار اور محبت کا تعلق قائم کرنے والے تھے۔ اس میں پہل کرتے تھے اور خدمتِ اسلام میں ہر ایک کو ساتھ لگانے کا طریق آتا تھا۔ امریکہ آنے کے بعد مرحوم نے 11/ستمبر کی مناسبت سے ہر سال منعقد ہونے والی تقریبات کو اسلام کی تعلیمات پھیلانے کا مؤثر ذریعہ بنایا اور Muslims for life اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے بارے میں Muhammad, Messenger of peace مہم شروع کی۔ امریکہ کی چھپن یونیورسٹیز میں اس موضوع پر لیکچر ہوئے۔ ’لائف آف محمدؐ‘ کتاب وسیع طور پر ان کے لیکچر میں شامل ہونے والے افراد کو تحفۃً دی گئی۔ Muslims for loyalty کی مہم بھی انہوں نے شروع کی۔ مختلف یونیورسٹیز میں لیکچر دیے۔ مقامی حکومتی حلقوں کے ساتھ میٹنگز کیں اور اسلام کی تعلیم کو اجاگر کیا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے جلسہ سالانہ کے موقع پر ایک دفعہ اپنی تقریر میں سوئٹزرلینڈ کے مشن کی مساعی میں جماعت کے تعارفی فولڈر کی سکیم پر مہدی صاحب کے مستعدی سے کام کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ سوئٹزرلینڈ کی پہاڑیوں پر جو لوگ رہتے ہیں، یہ جانور پالنے والے تین قبیلے ہیں۔ تینوں کی زبان بھی مختلف ہے۔ اٹھائیس ہزار کی تعداد میں ہیں۔ اس سے بھی کم ہے ان کی تعداد، تو بہرحال کہتے ہیں اتفاقاً اٹھائیس ہزار بولنے والوں کا فولڈر شائع کر دیا نسیم مہدی صاحب نے (اللہ تعالیٰ انہیں جزا دے) مجھ سے مشورہ کرنے کے بعد اور آٹھ ہزار فولڈر ہر گھر میں پہنچا دیا اس علاقے کے۔ وہاں اس علاقے کے ہر گھر میں پہنچا دیا وہاں تو شور مچ گیا۔ دو اخباروں نے بڑی سخت تنقید لکھی ہے۔ (ماخوذ از سبیل الرشاد جلد دوم صفحہ 426-427)

تو مَیں نے کہا اچھی دعا ان کے حق میں ہوگئی ہے کئی لاکھ فولڈر تقسیم ہوا۔

(ماخوذ از خطابات ناصرؒ جلد دوم صفحہ 543-544)

بہرحال یہ مختصر سی رپورٹ تھی جو حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ نے وہاں پیش کی جلسہ پہ۔ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔ درجات بلند فرمائے۔ اپنے پیاروں کے قدموں میں ان کو جگہ دے۔ ان کے بچوں اور بیوی کو بھی صبر اور حوصلہ عطا فرمائے اور ان کی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ جس طرح انہوں نے وفا سے زندگی گزاری ہے ان کی اولاد بھی اسی طرح وفا سے زندگی گزارنے والی ہو۔

اگلا ذکر ہے عزیزم محمد احمد شارم ربوہ کا۔ یہ بچہ سولہ سال کی عمر میں بقضائے الٰہی فوت ہو گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ خلافت کا فدائی، ایک ہنس مکھ اور ہر دلعزیز بچہ تھا۔ مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتا تھا۔ جماعتی اور تنظیمی پروگراموں میں باقاعدہ شامل ہوتا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھا۔ اس عمر میں اس نے وصیت کرلی تھی۔ پسماندگان میں والدین کے علاوہ دو بہنیں شامل ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو صبر اور حوصلہ عطا فرمائے۔

تیسرا ذکر مکرمہ سلیمہ قمر صاحبہ اہلیہ رشید احمد صاحب مرحوم کا ہے۔ 16/مئی کو ان کی وفات ہوئی ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ ان کے خاندان میں احمدیت کا نفوذ ان کے والد چودھری محمد صدیق صاحب کے نانا حضرت مولوی وزیر الدین صاحب آف مکیریاں کے ذریعہ ہوا جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے اور کانگڑہ میں ہیڈ ماسٹر تھے۔ ان کے والد چودھری محمد صدیق صاحب مولوی فاضل جو تھے وہ جماعت کی بزرگ شخصیت تھے۔ لمبا عرصہ ان کو انچارج خلافت لائبریری کے طور پر خدمت کی توفیق ملی۔ بطور صدر عمومی ربوہ بھی ان کو لمبا عرصہ خدمت کی توفیق ملی۔ مولوی صاحب کو، سلیمہ قمر صاحبہ کے والد کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہدایت پر قیام ربوہ کے موقع پر خیمہ لگانے اور پہلی رات ربوہ میں بسر کرنے کا اعزاز بھی نصیب ہوا۔ مرحومہ نے اپنی ابتدائی تعلیم ربوہ میں حاصل کی اور تعلیم الاسلام کالج سے ایم اے عربی کی ڈگری حاصل کی۔ لمبا عرصہ تک مختلف شعبہ جات میں خدمت کی توفیق ملی۔ لجنہ اماء اللہ مقامی میں 1972ء تا 82ء بطور جنرل سیکرٹری خدمت کا موقع ملا۔ 82ء تا 87ء امۃ الحئی لائبریری میں بطور لائبریرین کام کیا۔ 87ء تا 18ء اکتیس سال بطور مدیرہ رسالہ مصباح خدمت کا موقع ملا اور اس دوران انہوں نے باوجود نامساعد حالات کے مصباح کو بڑی اچھی طرح چلایا۔ مرحومہ نہایت نیک سیرت، عبادت گزار، دعا گو اور سادہ طبیعت کی مالک تھیں۔ باقاعدگی سے نماز تہجد کے ساتھ دیگر نفلی نمازیں چاشت اور اشراق پابندی سے ادا کرتی تھیں۔ خلافتِ احمدیہ سے بہت اخلاص اور وفا کا تعلق تھا۔ آپ کی زندگی کے ہر پہلو میں دعا کا رنگ نمایاں ہوتا تھا۔ ایک فرشتہ صفت خاتون تھیں۔ ہر ایک سے نہایت پیار اور محبت کا تعلق تھا۔ کبھی کسی سے ناراض نہیں ہوتی تھیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے، درجات بلند کرے اور ان کی اولاد کو بھی ان کی نیکیاں جاری رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (الفضل انٹرنیشنل 24/جون 2022ء صفحہ 5 تا 9)

......☆......☆......☆......

صدر انجمن احمدیہ کے ادارہ جات میں خدمت کے خواہشمند احباب متوجہ ہوں

(اعلان برائے اسامی درجہ دوم صدر انجمن احمدیہ قادیان)

شرائط : (1) امیدوار کی عمر 25 سال سے زائد نہ ہو (2) امیدوار کی تعلیمی قابلیت کم از کم 2+10 45% نمبرات کے ساتھ ہونی چاہئے (3) امیدوار اردو/انگریزی کمپوزنگ جانتا ہو اور رفتار 25 الفاظ فی منٹ ہو (4) اس اعلان کے بعد 2 ماہ کے اندر جو درخواستیں موصول ہونگی انہیں پر غور ہوگا (5) نصاب امتحان کمیشن برائے کارکنان درجہ دوم درج ذیل ہے۔ پرچہ کے ہر جز میں کامیاب ہونا لازمی ہے۔

جزاوّل: قرآن کریم ناظرہ مکمل، پہلا پارہ باترجمہ، چالیس جواہر پارے، ارکان اسلام، نماز مکمل باترجمہ **(30 نمبرات)**، **جزدوم:** کشتی نوح، برکات الدعا، دینی معلومات، مضمون بابت عقائد جماعت احمدیہ، نظم از درّثمین (شان اسلام) **(20 نمبرات)**، **جزسوم:** انگریزی بمطابق معیار انٹرمیڈیٹ (2+10) **(20 نمبرات)**، **جزچہارم:** حساب بمطابق معیار میٹرک (دفتری امپرسٹ سے متعلق سوالات) **(20 نمبرات)**، **جزپنجم:** معلومات عامہ (G.K) **(10 نمبرات)**

(6) تحریری امتحان میں کامیاب ہونے والے امیدوار کا ہی انٹرویو ہوگا (7) تحریری امتحان، کمپیوٹر ٹیسٹ و انٹرویو میں کامیابی کی صورت میں امیدوار کو نور ہسپتال قادیان سے طبی معائنہ کروانا ہوگا اور صرف وہی امیدوار خدمت کے اہل ہوں گے جو نور ہسپتال کے طبی بورڈ کی رپورٹ کے مطابق صحت مند اور تندرست ہوں گے (8) سلیکشن کی صورت میں امیدوار کو قادیان میں اپنی رہائش کا انتظام خود کرنا ہوگا (9) سفرخرچ قادیان آمد و رفت امیدوار کے اپنے ذمہ ہوں گے۔

نوٹ: تحریری امتحان وانٹرویو کی تاریخ سے امیدوار کو بعد میں مطلع کیا جائیگا۔ (ناظر دیوان)

مزید معلومات کیلئے رابطہ کریں نظارت دیوان صدر انجمن احمدیہ قادیان پن کوڈ-143516

موبائل: 09682587713, 09682627592 **دفتر:** 01872-501130

E-mail: diwan@qadian.in

ارشاد باری تعالیٰ

ذٰلِكَ ۤ وَمَنۡ يُّعَظِّمۡ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنۡ تَقۡوَى الۡقُلُوۡبِ (سورۃ الحج:33)

ترجمہ: یہ (اہم بات ہے) اور جو کوئی شعائر اللہ کو عظمت دے گا تو یقیناً یہ بات دلوں کے تقویٰ کی علامت ہے۔

طالب دُعا: نورالہدیٰ، جماعت احمدیہ سملیہ (جھارکھنڈ)

ارشاد باری تعالیٰ

وَاۡمُرۡ اَهۡلَكَ بِالصَّلٰوةِ وَاصۡطَبِرۡ عَلَيۡهَا ؕ لَا نَسۡـَٔلُكَ رِزۡقًا ؕ نَحۡنُ نَرۡزُقُكَ ؕ وَالۡعَاقِبَةُ لِلتَّقۡوٰى ﴿۱۳۲﴾

ترجمہ: اور اپنے گھر والوں کو نماز کی تلقین کرتا رہ ہم تجھ سے کسی قسم کا رزق طلب نہیں کرتے۔ ہم ہی تو تجھے رزق عطا کرتے ہیں اور نیک انجام تقویٰ ہی کا ہوتا ہے۔ (طٰہٰ:133)

طالب دعا : صبیحہ کوثر، جماعت احمدیہ بھونیشور (اڈیشہ)

سیرت خاتم النّبیین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

(از حضرت مرزا بشیر احمد ایم.اے رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

تعدّدِ ازدواج پر ایک مختصر نوٹ

حضرت عائشہؓ اور حضرت سودہؓ کی شادی کے ذکر میں ہمارے غیر مُسلم ناظرین کے دل میں تعدّدِ ازدواج کا مسئلہ ضرور کھٹکا ہوگا۔ اس مسئلہ کے متعلق مفصّل بحث تو انشاء اللہ کتاب کے حصّہ دوم میں آئے گی، مگر اس جگہ بھی ایک مختصر سا نوٹ لکھنا خالی از فائدہ نہ ہوگا۔ سو جاننا چاہئے کہ اسلام کے کئی ایسے مسائل ہیں جن کے متعلق مخالفین نے یک طرفہ خیالات کے ماتحت اعتراض کر دیئے ہیں اور کبھی ٹھنڈے دل سے اُن پر غور نہیں کیا اور نہ تجربہ اور مشاہدہ کی روشنی میں ان کی حقیقت کو پرکھا ہے۔ انہی میں سے ایک تعددازدواج کا مسئلہ ہے جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ یہ فطرت کے خلاف ہے۔ سو اس بارہ میں پہلے تو یہ جاننا چاہئے کہ فطرت بے شک ایک نور ہے جو اللہ تعالیٰ نے انسان کے اندر اس کی ہدایت کے واسطے ودیعت کیا ہے لیکن یہ نُور بعض اوقات مخالف عناصر کے نیچے دب کر کمزور یا مُردہ بھی ہو جاتا ہے اور ایسے حالات میں اس کا فتویٰ قابلِ قبول نہیں ہوتا جب تک کہ اس کو پھر تعصّبات سے پاک نہ کیا جاوے۔ چنانچہ دیکھ لو مسئلہ طلاق کے متعلق عیسائی فطرت صدیوں سے مخالف عناصر کے نیچے دَب کر کمزور ہوگئی تھی اس لیے اس کا آج تک یہی فتویٰ چلا آیا ہے کہ عورت کی طرف سے زنا سرزد ہونے کے سوا اسے طلاق دینا ہرگز جائز نہیں ہے۔ چنانچہ اسی کے مطابق مسیحیوں نے اپنے قوانین بھی وضع کر لئے لیکن اب مشاہدہ اور تجربہ کے دھکے کھا کر ان کی سوئی ہوئی فطرت کچھ بیدار ہوئی ہے اور وہ اس طرف آ رہے ہیں کہ زنا ہی نہیں بلکہ دُنیا میں اور بھی ایسے حالات ہو سکتے ہیں جن کے ماتحت میاں بیوی کا حسنِ معاشرت کے ساتھ اکٹھا رہنا محال ہو جاتا ہے۔ چنانچہ اب عیسائی ممالک میں اسلامی تعلیم کے مطابق طلاق کے متعلق قانون پاس ہو رہے ہیں۔

بات یہ ہے کہ کئی باتیں ایسی ہوتی ہیں جو کان کو بھلی معلوم ہوتی ہیں اور دل اُن کی طرف پسندیدگی کا میلان محسوس کرتا ہے مگر دراصل یہ ایک دھوکا ہوتا ہے کیونکہ عملی زندگی میں آ کر ان کی حقیقت کا راز کھل جاتا ہے۔ انہی میں سے مسئلہ طلاق ہے جس کا ہم نے اُوپر ذکر کیا ہے اور انہی میں سے تعددِ ازدواج کا مسئلہ ہے جس کے متعلق یہ مختصر نوٹ سپردِ قلم کیا جا رہا ہے۔ کہنے کو تو یہ ایک بڑی اچھی تعلیم ہے کہ انسان ہر حالت میں ایک بیوی رکھے اور کسی حالت میں بھی اسے ایک سے زیادہ بیویاں رکھنے کا اختیار نہ ہونا چاہئے لیکن اگر ہم غور سے کام لیں اور بنی نوع انسان کی مختلف ضروریات پر نظر ڈالیں تو ماننا پڑتا ہے کہ بعض اوقات انسان پر ضرور ایسے حالات آتے ہیں کہ جب نہ صرف خود اس کی بلکہ سوسائٹی کی فلاح و بہبودی اس بات کی مُقتضی ہوتی ہے کہ وہ ایک سے زیادہ بیویاں کرے۔ مثلاً (1) کوئی ایسا شخص ہے جس کی ایک بیوی موجود ہے مگر بیوی کے کسی نقص کی وجہ سے اُس سے اولاد نہیں ہوتی یا (2) ہوتی تو ہے مگر ماں کے کسی نقص کی وجہ سے مَر مَر جاتی ہے یا (3) کوئی ایسا شخص ہے جس کی بیوی ایسے مرض میں مبتلا ہوگئی ہے کہ جس کی وجہ سے وُہ خاوند کی خاص ہمدردی اور توجہ کی تو ضرور حق دار ہے مگر وہ صحیح اہلی مباشرت کے قابل نہیں رہی یا (4) کوئی شخص بوجہ اپنے مخصوص حالات کے ایک بیوی کے ساتھ اپنے تقویٰ اور اخلاق کو قائم نہیں رکھ سکتا یا (5) کسی شخص کو دُوسری شادی کے ساتھ کوئی اہم ملکی یا قومی مفاد وابستہ ہیں یا (6) کسی زمانہ میں کسی ملک اور قوم کی حالت اس بات کی مُقتضی ہے کہ نسل کی ترقی یا قومی اخلاق کی حفاظت کے واسطے لوگ عام طور پر ایک سے زیادہ شادیاں کریں یا (7) دُوسری شادی کے واسطے کوئی اور ایسی وجوہ ہیں جن کو عقل جائز قرار دیتی ہے تو ایسے حالات میں ہر اک صحیح الدماغ شخص کا ضمیر بشرطیکہ وہ تعصّبات کے نیچے دَب کر مَر نہ گیا ہو تعدّدِ ازدواج کو نہ صرف جائز بلکہ ضروری قرار دے گا اور اس قِسم کے حالات میں مرد اور عورت دونوں سے توقع رکھی جائے گی کہ وہ زیادہ اہم اغراض کے حصول کیلئے اپنے جذبات کی قربانی کرنے کے واسطے تیار ہو جائیں۔

اسلام ایک عملی مذہب ہے اور بنی نوع انسان کی تمام جائز ضروریات کو پورا کرنے والا ہے اور شکر کا مقام ہے کہ صدیوں کی ٹھوکروں کے بعد اب عیسائی دنیا بھی آہستہ آہستہ اسلامی تعلیم کی طرف آ رہی ہے اور وہ دن دُور نہیں کہ دُنیا جان لے گی کہ جو پاک اور کامل تعلیم تعصّباتِ مذہبی و سیاسی کے سبب صدیوں سے اعتراضات کا تختۂ مشق بنی رہی ہے وہی اس قابل ہے کہ بنی نوع انسان کی تمام جائز ضروریات کو پورا کر کے دُنیا میں حقیقی امن کی بنیاد قائم کر سکے۔

افسوس معترضین نے بغیر سوچے سمجھے اسلامی مسئلۂ تعددِ ازدواج کے متعلق یہ خیال کر لیا ہے کہ نعوذ باللہ یہ ایک عیش وعشرت کا راستہ ہے جو اسلام اپنے متبعین کے واسطے کھولتا ہے، حالانکہ اگر ان قیود کو جن کے ساتھ اسلام نے تعددِ ازدواج کی اجازت دی ہے نظرِ غور سے دیکھا جاوے تو صاف پتہ لگ جاتا ہے کہ ایک سچّے مُسلمان کے واسطے دوسری شادی ہرگز عیش وعشرت کا سامان نہیں ہو سکتی۔ بلکہ سچ پوچھو تو یہ ایک قربانی ہے جو اسے خاص حالات اور خاص ضروریات کے ماتحت کرنی پڑتی ہے اور اگر کوئی مسلمان اِن قیود کو توڑ کر عیش وعشرت کی غرض سے ایک سے زیادہ شادیاں کرتا ہے تو یہ اس کا ایک ذاتی فعل ہوگا جو کسی صورت میں بھی اسلامی شعار نہیں کہلا سکتا۔ وہ ایک ایسا ہی کام کرتا ہے جیسا کہ بعض دُوسرے مذاہب کے آزاد طبع لوگ جن کا مذہب کسی صورت میں بھی تعدّدِ ازدواج کی اجازت نہیں دیتا گھر میں ایک بیوی کے ہوتے ہوئے اِدھر اُدھر مُنہ کالا کرتے پھرتے ہیں۔ علاوہ ازیں یہ بات بھی نہیں بھولنی چاہئے کہ اسلام میں تعددِ ازدواج کا حکم نہیں دیا گیا۔ یعنی یہ لازمی نہیں قرار دیا گیا کہ ہر مسلمان ایک سے زیادہ شادیاں کرے بلکہ صرف یہ ایک استثناء ہے جو خاص حالات کے پیش آ جانے کی صورت میں جائز رکھی گئی ہے اور عملاً بیشتر مسلمان ایک ہی شادی پر اکتفا کرتے ہیں۔

توسیع اشاعت

قبائل کا دورہ

حج کے ایام میں ہر دُور دراز کے علاقہ سے مکہ میں لوگ جمع ہوتے تھے اور اشہر حرم میں عکّاظ۔ مجنہ اور ذوالمجاز میں بڑی بڑی تعداد میں لوگوں کا اجتماع ہوتا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ابتداء سے ہی یہ طریق تھا کہ ان موقعوں سے فائدہ اُٹھاتے تھے اور مختلف قبائلِ عرب کی فرودگاہوں پر جا جا کر اُنہیں اسلام کی دعوت دیا کرتے تھے۔ مگر طبعاً اب تک آپؐ کی زیادہ توجہ قریشِ مکّہ کی طرف تھی، لیکن جن ایّام میں قریشِ مکّہ نے مُسلمانوں کو شعبِ ابی طالب میں محصور کر کے ان کے ساتھ تعلقات قطع کر دیئے اور ان کے ساتھ میل ملاپ بند ہو گیا تو ان دنوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیگر قبائلِ عرب کی طرف زیادہ توجہ شروع کی، چنانچہ محصور ہونے کے زمانہ میں آپؐ اشہر حرم میں جب کہ سب طرف اَمن ہوتا تھا حج میں آنے والے قبائل کا خاص طور پر دورہ کیا کرتے تھے اور عکاظ وغیرہ کے اجتماعات میں بھی باقاعدہ جاتے اور اسلام کی تبلیغ فرماتے تھے لیکن قریشِ مکّہ نے اس تبلیغ میں بھی روک تھام شروع کر دی کیونکہ وہ جانتے تھے کہ قبائل کا مُسلمان ہو جانا ان کیلئے قریباً قریباً ویسا ہی خطرناک ہے جیسا کہ خود مکّہ والوں کا اسلام لے آنا۔ چنانچہ یہ قریش ہی کی مخالفت کا نتیجہ تھا کہ باوجود اس کے کہ آپؐ نے کئی دفعہ قبائل کا دورہ کیا اور ہر کیمپ میں جا جا کر اسلام کی دعوت دی لیکن کہیں بھی کامیابی کی اُمید نہ بندھی۔

طائف کا سفر

جب محاصرہ اُٹھ گیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی حرکات وسکنات میں ایک گونہ آزادی نصیب ہوئی تو آپؐ نے ارادہ فرمایا کہ طائف میں جا کر وہاں کے لوگوں کو اسلام کی دعوت دیں۔ طائف ایک مشہور مقام ہے جو مکّہ سے جنوب مشرق کی طرف چالیس میل کے فاصلے پر واقع ہے اور اس زمانہ میں قبیلہ بنوثقیف سے آباد تھا۔ کعبہ کی خصوصیت کو الگ رکھ کر طائف گویا مکّہ کا ہم پلّہ تھا اور اس میں بڑے بڑے صاحبِ اثر اور دولتمند لوگ آباد تھے اور طائف کی اس اہمیت کا خود مکّہ والوں کو بھی اقرار تھا چنانچہ یہ مکّہ والوں کا ہی قول ہے کہ:

لَوۡلَا نُزِّلَ ھٰذَا الۡقُرۡاٰنُ عَلٰی رَجُلٍ مِّنَ الۡقَرۡیَتَیۡنِ عَظِیۡمٍ ’’یعنی اگر یہ قرآن خدا کی طرف سے ہے تو مکّہ یا طائف کے کسی بڑے آدمی پر کیوں نازل نہ کیا گیا۔‘‘

غرض شوال 10 نبوی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم طائف اکیلے تشریف لے گئے۔ یا بعض روایتوں کی رُو سے زید بن حارثہؓ بھی ساتھ تھے۔ وہاں پہنچ کر آپؐ نے دس دن قیام کیا اور شہر کے بہت سے رؤساء سے یکے بعد دیگرے ملاقات کی، مگر اس شہر کی قِسمت میں بھی مکہ کی طرح اس وقت اسلام لانا مقدّر نہ تھا۔ چنانچہ سب نے انکار کیا بلکہ ہنسی اڑائی۔ آخر آپؐ نے طائف کے رئیسِ اعظم عبد یالیل کے پاس جا کر اسلام کی دعوت دی مگر اس نے بھی صاف انکار کیا بلکہ تمسخر کے رنگ میں کہا کہ ’’اگر آپؐ سچے ہیں تو مجھے آپؐ کے ساتھ گفتگو کی مجال نہیں اور اگر جھوٹے ہیں تو گفتگو لاحاصل ہے، اور پھر اس خیال سے کہ کہیں آپؐ کی باتوں کا شہر کے نوجوانوں پر اثر نہ ہو جائے، آپؐ سے کہنے لگا بہتر ہوگا کہ آپؐ یہاں سے چلے جائیں کیونکہ یہاں کوئی شخص آپؐ کی بات سُننے کیلئے تیار نہیں ہے۔ اس کے بعد اس بدبخت نے شہر کے آوارہ آدمی آپؐ کے پیچھے لگا دیئے۔ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شہر سے نکلے تو یہ لوگ شور کرتے ہوئے آپؐ کے پیچھے ہو لئے اور آپؐ پر پتھر برسانے شروع کئے جس سے آپؐ کا سارا بدن خُون سے تَر بتر ہو گیا۔ برابر تین میل تک یہ لوگ آپؐ کے ساتھ ساتھ گالیاں دیتے اور پتّھر برساتے چلے آئے۔

طائف سے تین میل کے فاصلہ پر مکّہ کے رئیس عتبہ بن ربیعہ کا ایک باغ تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں آ کر پناہ لی اور ظالم لوگ تھک کر واپس لوٹ گئے۔ یہاں ایک سایہ میں کھڑے ہو کر آپؐ نے اللہ کے حضور یوں دُعا کی:

اَللّٰھُمَّ اِلَیۡكَ اَشۡكُوۡ ضُعۡفَ قُوَّتِیۡ وَ قِلَّۃَ حِیۡلَتِیۡ وَھَوَانِیۡ عَلَی النَّاسِ اَللّٰھُمَّ یَا اَرۡحَمَ الرَّاحِمِیۡنَ اَنۡتَ رَبُّ الۡمُسۡتَضۡعَفِیۡنَ وَاَنۡتَ رَبِّیۡ۔ الخ

یعنی ’’اے میرے ربّ مَیں اپنے ضعفِ قوت اور قلّتِ تدبیر اور لوگوں کے مقابلہ میں اپنی بے بسی کی شکایت تیرے ہی پاس کرتا ہوں۔ اے میرے خدا تُو سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے اور کمزوروں اور بیکسوں کا تُو ہی نگہبان و محافظ ہے اور تُو ہی میرا پروردگار ہے ...... مَیں تیرے ہی مُنہ کی روشنی میں پناہ کا خواستگار ہوتا ہوں کیونکہ تُو ہی ہے جو ظلمتوں کو دُور کرتا اور انسان کو دُنیا و آخرت کے حسنات کا وارث بناتا ہے۔‘‘

عتبہ وشیبہ اس وقت اپنے اس باغ میں موجود تھے۔ جب اُنہوں نے آپؐ کو اس حالت میں دیکھا تو دُور و نزدیک کی رشتہ داری یا قومی احساس یا نہ معلوم کس خیال سے اپنے عیسائی غلام عدّاس نامی کے ہاتھ ایک کشتی میں کچھ انگور لگا کر آپؐ کے پاس بھجوائے۔ آپؐ نے لے لیے اور عدّاس سے مخاطب ہو کر فرمایا کہ تم کہاں کے رہنے والے ہو؟ اور کس مذہب کے پابند؟‘‘ اس نے کہا ’’مَیں نینوا کا ہُوں اور مذہباً عیسائی ہوں۔‘‘ آپؐ نے فرمایا: ’’کیا وہی نینوا جو خُدا کے صالح بندے یونس بن متی کا مسکن تھا۔‘‘ عدّاس نے کہا ’’ہاں۔ مگر آپؐ کو یونس کا حال کیسے معلوم ہوا؟‘‘ آپؐ نے فرمایا ’’وہ میرا بھائی تھا۔ کیونکہ وہ بھی اللہ کا نبی تھا اور مَیں بھی اللہ کا نبی ہوں۔‘‘ پھر آپؐ نے اُسے اسلام کی تبلیغ فرمائی جس کا اس پر بہت اثر ہوا اور اس نے آگے بڑھ کر جوشِ اخلاص میں آپؐ کے ہاتھ چُوم لیے۔ اس نظارہ کو دُور سے کھڑے کھڑے عتبہ اور شیبہ نے بھی دیکھ لیا، چنانچہ جب عدّاس ان کے پاس واپس گیا تو اُنہوں نے کہا عدّاس! ’’یہ تجھے کیا ہوا تھا کہ اس شخص کے ہاتھ چومنے لگا۔ یہ شخص تو تیرے دین کو خراب کر دے گا حالانکہ تیرا دین اس کے دین سے بہتر ہے۔‘‘

تھوڑی دیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس باغ میں آرام فرمایا اور پھر وہاں سے روانہ ہوئے اور نخلہ میں پہنچے جو مکّہ سے ایک منزل کے فاصلے پر واقع ہے اور وہاں کچھ دن قیام کیا۔ اسکے بعد نخلہ سے روانہ ہو کر آپ کوہ حرا پر آئے۔ اور چونکہ سفرِ طائف کی بظاہر ناکامی کی وجہ سے مکّہ والوں کے زیادہ دلیر ہو جانے کا اندیشہ تھا اس لیے یہاں سے آپؐ نے کسی شخص کی زبانی مطعم بن عدی کو کہلا بھیجا کہ مَیں مکہ میں داخل ہونا چاہتا ہوں، کیا تم مجھے اس کام میں مدد دے سکتے ہو؟ مطعم پکّا کافر تھا مگر طبیعت میں شرافت تھی اور ایسے حالات میں اِنکار کرنا شرفاءِ عرب کی فطرت کے خلاف تھا، اس لیے اُس نے اپنے بیٹوں اور رشتہ داروں کو ساتھ لیا اور سب مسلّح ہو کر کعبہ کے پاس کھڑے ہو گئے اور آپؐ کو کہلا بھیجا کہ آ جائیں۔ آپؐ آئے اور کعبہ کا طواف کیا اور وہاں سے مطعم اور اس کی اولاد کے ساتھ تلواروں کے سایہ میں اپنے گھر میں داخل ہو گئے۔ راستہ میں ابوجہل نے مطعم کو اس حالت میں دیکھا تو حیران ہو کر کہنے لگا۔ ’’اَمُجِیۡرٌ اَمۡ تَابِعٌ‘‘ یعنی کیا تم نے محمد کو صرف پناہ دی ہے یا اس کے تابع ہو گئے ہو۔‘‘؟ مطعم نے کہا۔ ’’مَیں صرف پناہ دینے والا ہوں تابع نہیں ہوں۔‘‘ اس پر ابوجہل نے کہا ’’اچھا پھر کوئی حرج نہیں۔‘‘ مطعم کفر کی حالت میں ہی فوت ہوا مگر مُسلمان ناقدرشناس نہیں تھے۔ حضرت حسان بن ثابت انصاری نے جو گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے درباری شاعر تھے مطعم کے اس شریفانہ برتاؤ پر اسکی مدح میں زوردار اشعار کہے

باقی صفحہ نمبر 16 پر ملاحظہ فرمائیں

سیرت المہدی

(ازحضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم.اے. رضی اللہ عنہ)

(633) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔ ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ حضور کو الہام ہوا۔ ’’لَكَ خِطَابُ الْعِزَّةِ ۔ ایک عزت کا خطاب۔ ایک عزت کا خطاب۔ اس کے ساتھ ایک بڑا نشان ہوگا۔‘‘ چنانچہ ان چاروں فقروں کو ایک کاغذ پر خوشخط لکھوا کر مسجد مبارک کی شمالی دیوار پر لگوا دیا گیا جہاں یہ کاغذ مدّت تک لگا رہا۔ اسی طرح ایک دفعہ ایک الہام ’’غَثَمَ غَثَمَ غَثَمَ لَهُ دَفَعَ اِلَيْهِ مِنْ مَّالِهٖ دَفْعَةً ‘‘ ہوا تو اس کو بھی اسی طرح لگوایا تھا۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ حضرت صاحب کا طریق تھا کہ بعض الہامات یا فقرات وغیرہ یاد دہانی یا دُعا یا یادگار کیلئے مسجد یا مکان کے کسی حصہ میں آویزاں کروادیتے تھے۔

(634) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔ مولوی غلام حسین صاحب ڈنگوی سابق کلرک محکمہ ریلوے لاہور نے بواسطہ مولوی عبدالرحمن صاحب مبشر بذریعہ تحریر بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک دفعہ ایک سفر میں لاہور اسٹیشن پر اُترے تو ایک مسجد میں جو ایک چبوترے کی شکل میں تھی آرام کیلئے بیٹھ گئے یہ مسجد اس جگہ تھی جہاں اب پلیٹ فارم نمبر ۴ ہے۔ پنڈت لیکھرام وہاں آیا اور اس نے حضرت صاحب کو جھک کر سلام کیا تو حضور نے اس سے منہ پھیر لیا۔ دوسری مرتبہ پھر اس نے اسی طرح کیا پھر بھی آپ نے توجہ نہ فرمائی۔ اس پر بعض خدام نے عرض کیا کہ حضور! پنڈت لیکھرام سلام کیلئے حاضر ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا: ہمارے سید و مولیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گالیاں دینے والے کا ہم سے کیا تعلق ہے؟ اسی طرح وہ سلام کا جواب حاصل کرنے میں ناکام چلا گیا۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ اسی واقعہ کا ذکر بروایت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی کی روایت نمبر 281 میں بھی ہو چکا ہے۔

(635) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔ مولوی غلام حسین صاحب ڈنگوی نے بواسطہ مولوی عبدالرحمن صاحب مبشر بذریعہ تحریر بیان کیا کہ ایک دفعہ شیخ رحمت اللہ صاحب مرحوم تاجر لاہور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعوت کی اور دعوت کا اہتمام خاکسار کے سپرد کیا۔ پلاؤ نرم پکا۔ غفلت باورچیوں کی تھی۔ شیخ صاحب کھانا کھلانے کے وقت عذر خواہی کرنے لگے کہ بھائی غلام حسین کی غفلت سے پلاؤ خراب ہو گیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ گوشت، چاول، مصالحہ اور گھی سب کچھ اس میں ہے اور مَیں گلے ہوئے چاولوں کو پسند کرتا ہوں۔ یہ آپ کی ذرّہ نوازی کی دلیل ہے کہ غلطی پر بھی خوشی کا اظہار فرمایا۔ ممکن ہے کہ حضور دانے دار پلاؤ کو پسند فرماتے ہوں لیکن خاکسار کو ملامت سے بچانے کیلئے ایسا فرمایا ہو۔

(636) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔ مرزا دین محمد صاحب ساکن لنگروال ضلع گورداسپور نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک مرتبہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مجھے صبح کے قریب جگایا اور فرمایا کہ مجھے ایک خواب آیا ہے۔ مَیں نے پوچھا کیا خواب ہے۔ فرمایا: مَیں نے دیکھا ہے کہ میرے تخت پوش کے چاروں طرف نمک چُنا ہوا ہے۔ مَیں نے تعبیر پوچھی تو کتاب دیکھ کر فرمایا کہ کہیں سے بہت سا روپیہ آئے گا۔ اسکے بعد مَیں چار دن یہاں رہا۔ میرے سامنے ایک منی آرڈر آیا جس میں ہزار سے زائد روپیہ تھا۔ مجھے اصل رقم یاد نہیں۔ جب مجھے خواب سُنائی تو ملاوامل اور شرم پت کو بھی بلا کر سُنائی۔ جب منی آرڈر آیا تو ملاوامل و شرم پت کو بلایا اور فرمایا کہ لو بھئی یہ منی آرڈر آیا ہے جا کر ڈاکخانہ سے لے آؤ۔ ہم نے دیکھا تو منی آرڈر بھیجنے والے کا پتہ اس پر درج نہیں تھا۔ حضرت صاحب کو بھی پتہ نہیں لگا کہ کس نے بھیجا ہے۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ آجکل کے قواعد کے رُو سے رقم ارسال کنندہ کو اپنا پتہ درج کرنا ضروری ہوتا ہے۔ ممکن ہے اس زمانہ میں یہ قاعدہ نہ ہو یا مرزا دین محمد صاحب کو پتہ نہ لگا ہو۔

(637) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔ میاں خیر الدین صاحب سیکھوانی نے بذریعہ تحریر مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ مَیں اپنے گاؤں سیکھواں سے قادیان آیا۔ حضور علیہ السلام کی عادت تھی کہ گرم موسم میں عموماً شام کے وقت مسجد مبارک کے شاہ نشین پر تشریف فرما ہوتے اور حضور کے اصحاب بھی حاضر رہتے۔ اس روز عشاء کی نماز کے بعد آپ شاہ نشین پر تشریف فرما ہوئے۔ میر ناصر نواب صاحبؓ نے قادیان کے بعض گھمار طبقہ کی بیعت کا ذکر کیا اور کہا کہ یہ لوگ حضرت صاحب سے کوئی خاص تعلق پیدا نہیں کرتے۔ مولوی عبدالکریم صاحبؓ نے میر صاحب موصوف کے کلام کے جواب میں کہا کہ دیہاتی لوگ اسی طرح کے ہوتے ہیں۔ اسی اثنا میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی توجہ ہو گئی تو آپ نے فرمایا کہ کیا بات ہے۔ مولوی صاحب نے میر صاحب اور ان کی گفتگو کا تذکرہ کر دیا۔ اس پر حضرت صاحب نے مولوی عبدالکریم صاحب کی تائید فرمائی اور فرمایا کہ میر صاحب دیہات کے لوگ ایسے ہی ہوتے ہیں۔ مَیں اس وقت مجلس میں اپنی کمزوریوں کو یاد کر کے اور یہ خیال کر کے کہ مَیں بھی دیہاتی ہوں مغموم و محزون بیٹھا ہوا تھا لیکن اسی وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ میاں جمال الدین صاحب و میاں امام الدین و میاں خیر الدین تو ایسے نہیں ہیں۔ جب حضور نے ہم تین بھائیوں کو عام دیہاتیوں سے مستثنیٰ کر دیا تو میرے تمام ہموم دور ہو گئے۔ اور میرا دل خوشی سے بھر گیا۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں بھی اعراب لوگوں کا ایمان اسی طرح کا ہوتا تھا مگر ان سے وہ لوگ مستثنیٰ ہوتے ہیں جو نبی کی صحبت سے مستفید ہوتے رہتے ہیں اور خدا کے فضل سے ہماری جماعت کے اکثر دیہاتی نہایت مخلص ہیں۔ دراصل ایمان کی پختگی کا مدار شہری یا دیہاتی ہونے پر نہیں بلکہ صحبت اور استفاضہ اور پھر علم و عرفان پر ہے۔ لیکن چونکہ نبی سے دُور رہنے والے دیہاتیوں کو یہ موقعے کم میسر آتے ہیں اس لئے وہ عموماً کمزور رہتے ہیں بلکہ حق یہ ہے کہ قرآن شریف میں جو اعراب کا لفظ آتا ہے اسکے معنے دیہاتی کے نہیں ہیں بلکہ اس سے مجلس نبوی سے دور رہنے والے بادیہ نشین لوگ مراد ہیں۔

(639) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔ ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مجھ سے بیان کیا کہ حضرت صاحب مسواک بہت پسند فرماتے تھے۔ تازہ کیکر کی مسواک کیا کرتے تھے۔ گو التزاماً نہیں۔ وضو کے وقت صرف انگلی سے ہی مسواک کر لیا کرتے تھے۔ مسواک کئی دفعہ کہہ کر مجھ سے بھی منگائی ہے اور دیگر خادموں سے بھی منگوا لیا کرتے تھے اور بعض اوقات نماز اور وضو کے وقت کے علاوہ بھی استعمال کرتے تھے۔

(640) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔ میاں خیر الدین صاحب سیکھوانی نے بواسطہ مولوی عبدالرحمن صاحب مبشر بذریعہ تحریر بیان کیا کہ ایک دفعہ ماہ رمضان کی 27 تاریخ تھی۔ منشی عبدالعزیز صاحب پٹواری بھی سیکھواں سے قادیان آئے ہوئے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام صبح نماز فجر کیلئے تشریف لائے اور فرمایا کہ آج شب گھر میں دردِ زہ کی تکلیف تھی (ہمشیرہ مبارکہ بیگم اسی شب میں پیدا ہوئی تھیں خاکسار مؤلف) دعا کرتے کرتے لیکھرام سامنے آ گیا۔ اسکے معاملہ میں بھی دعا کی گئی اور فرمایا کہ جو کام خدا کے منشاء میں جلد ہو جانے والا ہوا اسکے متعلق دُعا میں یاد کرایا جاتا ہے۔ چنانچہ اسکے چوتھے روز لیکھرام مارا گیا۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ یہ 1897ء مطابق 1314ھ کا واقعہ ہے۔ مبارکہ بیگم 27/رمضان 1314ھ کو پیدا ہوئی تھیں۔ جو غالباً 2/مارچ 1897ء کی تاریخ تھی اور لیکھرام عید کے دوسرے دن 6/مارچ بروز ہفتہ زخمی ہو کر 6 اور 7 کی درمیانی شب کو بعد نصف شب اس دُنیا سے رخصت ہوا تھا۔ مبارکہ بیگم کی ولادت کی دُعا کے وقت حضرت صاحب کے سامنے عالمِ توجہ میں لیکھرام کا آ جانا اور حضرت صاحب کا اس کے معاملہ میں بھی دُعا کرنا اور پھر اسکا چار روز کے اندر اندر مارا جانا ایک عجیب تصرّف الٰہی ہے جس کے تصور سے ایمان تازہ ہوتا ہے۔

(642) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔ میاں خیر الدین صاحب سیکھوانی نے مجھ سے بذریعہ تحریر بیان کیا کہ مَیں قبل از دعویٰ بھی حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہوا کرتا تھا۔ غالباً انہی ایام کا ذکر ہے کہ ایک دفعہ مجھے ایک خواب آیا کہ حضرت صاحب ہماری سیکھواں کی مسجد میں تشریف لائے ہیں۔ میرے ذہن میں اس وقت یہ آیا کہ حضرت صاحب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صفت بیان کیا کرتے ہیں کہ آپ بلند قامت تھے مگر حضرت صاحب تو خود بھی بلند قامت ہیں۔ اسی وقت میرا ذہن اس بات کی طرف منتقل ہو گیا کہ یہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہی ہیں۔ مَیں نے حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ خواب بیان کی۔ آپ نے فرمایا کہ قسم کھا کر بیان کرو۔ چنانچہ میرے ایسا کرنے پر آپ ایک چھوٹی کاپی نکال لائے اور اُس میں یہ خواب اپنے قلم سے درج کی۔ اور فرمایا کہ اگر کوئی انسان فنافی الرسول ہو جائے تو درحقیقت وہ وہی بن جاتا ہے اور فرمایا کہ ’’ہمارا ارادہ ہے کہ ایسی خوابوں کو کتابی صورت میں شائع کیا جائے۔‘‘

(643) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔ مولوی فخر الدین صاحب پنشنر حال محلہ دارالفضل قادیان نے بواسطہ مولوی عبدالرحمن صاحب مبشر بذریعہ تحریر بیان کیا کہ غالباً 1898ء یا 1899ء کا واقعہ ہے کہ پہلی دفعہ خاکسار قادیان آیا اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کی۔ حضور انور کی زیارت کیلئے ہر وقت دل میں تڑپ رہتی تھی لیکن حضور کی مصروفیت دینی کی وجہ سے سوائے نمازوں یا صبح کی سیر کے موقعہ نہیں ملتا تھا۔ ایک دن صبح 8-9 بجے کے درمیان چھوٹی مسجد (مسجد مبارک) میں بیٹھا تھا کہ ساتھ کے شمالی کمرہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آواز سُنائی دی۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ آپ کسی مرد کے ساتھ باتیں کر رہے ہیں۔ مَیں نے دریچے کی دراڑوں سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ حضرت اقدس ٹہل رہے ہیں اور کوئی راج مکان کی مرمت یا سفیدی کر رہا ہے۔ باتوں باتوں میں آریوں کی مخالفت کا ذکر آ گیا اور قادیان کے آریوں کی ایذا دہی کے ضمن میں آپ نے اس مستری کو مخاطب کر کے فرمایا ہمارا دل چاہتا ہے کہ جہاں ان لوگوں کی مڑھیاں ہیں وہاں گائیوں کے ذبح کرنے کیلئے مذبح بنایا جائے۔ بس یہ فقرہ تھا جو مَیں نے سُنا۔ اور آج حضور کی اس بات کو پورا ہوتے دیکھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے معجزہ کے طور پر مذبح اسی جگہ کے قریب بنایا جہاں ہندوؤں کی مڑھیاں ہوا کرتی تھیں۔ خاکسار عرض کرتا ہے کہ بالعموم حضرت مسیح موعود علیہ السلام جملہ غیر مذاہب کے لوگوں کی بہت دلداری فرماتے تھے اور ان کی دل شکنی سے پرہیز فرماتے تھے۔ لیکن جب قادیان کے غیر مسلموں کی ایذا رسانی حد سے گذر گئی تو پھر آپ نے کسی علیحدگی کے وقت میں ایمانی غیرت میں یہ الفاظ کہہ دیئے ہوں گے جو خدا نے پورے کر دیئے۔ نیز خاکسار عرض کرتا ہے کہ جن مڑھیوں کا اس روایت میں ذکر ہے وہ اب چند سال سے دوسری جگہ منتقل ہو گئی ہیں مگر یہ جگہ بدستور مڑہیوں کی یاد میں محفوظ ہے۔ اور اب آ کر اسی کے قریب مذبح بنا ہے۔

(644) **بسم اللہ الرحمن الرحیم**۔ مولوی امام الدین صاحب آف گولیکی نے بواسطہ مولوی عبدالرحمن صاحب مبشر بذریعہ تحریر بیان کیا کہ خاکسار کا لڑکا قاضی محمد ظہور الدین اکمل ایام تعلیم انٹرنس میں گجرات کے ہائی سکول میں پڑھتا تھا۔ وہ سخت بیمار ہو گیا۔ چنانچہ آئندہ ترقی نہ کر سکا۔ ہر چند علاج معالجہ کے علاوہ فقراء سے دعائیں کروائیں مگر کچھ فائدہ نہ ہوا۔ آخر ایک ماہر طبیب نے میری والدہ مرحومہ اور مجھے الگ بلا کر کہہ دیا کہ آپ اس لڑکے کی ادویہ پر کچھ زیادہ خرچ نہ کریں کیونکہ اب تپ دق دوسرے درجہ میں ہے جو کہ جلد ہی تیسرے درجہ تک پہنچ کر بالکل مایوس کر دیگا۔ اب صبر کریں۔ ادھر عالموں اور مشائخوں نے بھی ناامید کر دیا اور صبر ہی کو کہا۔ اگرچہ مَیں ان دنوں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا مرید ہو گیا تھا مگر کچھ شکوک تھے اور کچھ موانع دنیوی تھے آخر مَیں مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کے ہمراہ جو ان ایام میں میرے پاس پڑھتے تھے قادیان دارالامان میں آیا اور ہم نے مسجد مبارک میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ کھانا کھایا۔ اسی اثناء میں مَیں نے حضور سے عرض کر دی کہ حضور میرا لڑکا بعارضہ تپ دق بیمار ہے اور اطبا نے مایوس کر دیا ہے اور مَیں نے یہ بات سنی ہوئی ہے کہ ’’سُؤْرُ الْمُؤْمِنِ شَفَاءٌ‘‘ یعنی مومن سے بچا ہوا کھانا شفا ہوتا ہے اس لئے آپ کے پس خوردہ کا سائل ہوں۔ حضور نے تناول فرماتے ہوئے فرمایا کہ یہ اٹھا لو۔ یہ الفاظ سنتے ہی مولوی غلام رسول صاحب نے فوراً دسترخوان سے حضرت اقدس کا پس خوردہ اٹھا لیا اور روٹی کے بھورے بنا کر محفوظ کر لئے اور گولیکی جا کر آہستہ آہستہ برخوردار کو کھلانے شروع کر دیئے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے اُسے شفا دے دی۔ یہ واقعہ تقریباً 1898ء کا ہے۔

(سیرۃ المہدی، جلد اوّل، مطبوعہ قادیان 2008)

Z.A. Tahir Khan
M.Sc. (Chemistry) B.Ed.
DIRECTOR

طالب دعا
Z.A.TAHIR KHAN
Director oxford N.T.T.College
Jaipur (Rajasthan)
TEACHER TRAINING

OXFORD N.T.T. COLLEGE
(Teacher Training)
(A unit of Oxford Group of Education)
Affialiated by A.I.I.C.C.E. New Delhi 110001

0141-2615111- 7357615111
oxfordnttcollege@gmail.com
Add. Fateh Tiba Adarsh Nagar, Jaipur-04
Reg. No. AIICCE-0289/Raj.

اگر طالبان شرافت سے حکومت چلائیں گے تو دنیا کے ساتھ کچھ دیر چلتے رہیں گے
لیکن جو ان کی شدت پسندی کی سوچ ہے اس سے بظاہر یہی لگتا ہے کہ کچھ عرصہ کے بعد وہاں دوبارہ فساد پیدا ہوں گے

اجتماع کا تو تبھی فائدہ ہے جب آپ لوگ اس حقیقت کو سمجھ لیں کہ آپ کا مقصد کیا ہے؟
زندگی کا مقصد اللہ تعالیٰ نے یہ بتایا کہ مَیں نے انسانوں کو عبادت کیلئے پیدا کیا اور ایک احمدی مسلمان کو یہ پتہ ہونا چاہئے
اس لئے کوشش کریں کہ جو کچھ یہاں سے سیکھیں اس پر عمل کرنے والے ہوں، اپنے اللہ تعالیٰ سے تعلق میں مضبوطی پیدا کرنے والے ہوں
تقویٰ کے معیار کو بڑھانے والے ہوں، نمازوں کی طرف توجہ کرنے والے ہوں، یہی ایک احمدی کی خاص نشانی ہے

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ خدام الاحمدیہ جرمنی (طلباء اسکول) کی (آن لائن) ملاقات

مورخہ 21 اگست 2021ء کو ممبران مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کو سالانہ اجتماع 2021ء کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے آن لائن ملاقات کی سعادت نصیب ہوئی۔

حضور انور اس ملاقات کیلئے اپنے دفتر اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں رونق افروز ہوئے جبکہ 1500 سے زائد ممبران مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی نے FSV سٹیڈیم Frankfurt سے آن لائن شرکت کی۔ اس تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جسکے بعد ممبران مجلس خدام الاحمدیہ جرمنی کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے چند سوالات کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔

حاضرین مجلس میں سے ایک خادم نے حضور انور سے پوچھا کہ کیا بطور خلیفۃ المسیح آپ کو اپنی مصروفیات مشکل لگتی ہیں۔

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ ظاہر ہے کام جو ہے اگر صحیح طرح کرنا ہو تو کام تو مشکل ہی ہے لیکن اللہ تعالیٰ اس کو آسان کر دیتا ہے اور کام ہو جاتا ہے۔ تقریباً روز کا کام روز مَیں نکال ہی لیتا ہوں۔ باقی پھر بھی فکر یہ رہتی ہے کہ جو حق ہے کام کرنے کا وہ ادا ہو جائے۔ اگر نہیں ادا ہوا تو کہیں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی نہ ہو تو اس لحاظ سے مشکل ہوتی ہے۔ باقی تو ہر کام اگر سنجیدگی سے آدمی نے کرنا ہے تو مشکل ہی ہوتا ہے، اس کو محنت کرنی پڑتی ہے۔

ایک خادم نے حضورِ انور سے پوچھا کہ کورونا کی وبا کی وجہ سے بہت سارے جماعتی پروگرام منعقد نہیں ہوسکے۔ اب دو سال کے بعد جلسہ سالانہ برطانیہ منعقد ہوا، اس موقع پر حضور انور کے کیا جذبات تھے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اچھا محسوس کیا جلسہ سالانہ ہو گیا۔ الحمد للہ پڑھا، اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ اس نے چاہے چھوٹے پیمانے پہ سہی لیکن توفیق دی۔ لیکن یہ ہے کہ آن لائن اس جلسہ کو جو دنیا نے ایم ٹی اے کے ذریعہ سے جماعتوں میں مختلف جگہوں پر اکٹھے ہو کے، جمع ہو کے بھی سنا اور دوسرے گھروں میں بھی بیٹھ کے سنا۔ رپورٹس کے مطابق تو لاکھوں لوگوں نے جلسہ سن لیا۔ تو اس لحاظ سے اللہ تعالیٰ نے اس کووڈ کے بعد ایک بریک تھرو (breakthrough) کیا اور آئندہ انشاء اللہ رستے کھل گئے۔ یہ جو خیال تھا کہ اب جلسے پتہ نہیں کب ہوں گے کب نہیں ہوں گے اور جماعت کے لوگوں میں مایوسی کی ایک کیفیت، ایک یاس کی کیفیت طاری ہوگئی تھی وہ دور ہوگئی اور وہ جب دور ہوگئی تو ظاہر ہے اس سے مجھے خوشی ہونی تھی۔ اور میرا خیال ہے تم لوگ بھی خوش ہو گئے ہو گے۔

ایک خادم نے پوچھا کہ افغانستان کی جنگ کے بعد دنیا پہ کیا اثر پڑے گا۔

حضور انور نے فرمایا کہ افغانستان میں یہ جنگ تو پچھلے سو سال سے لڑی جا رہی ہے۔ اس طرح ہی ہے، فساد فتنے پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ یہ تو صورت حال افغانستان کی اس وقت سے چل رہی ہے جب سے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے صاحبزادہ عبداللطیفؓ کی شہادت کے بعد فرمایا تھا کہ تُو امن میں نہیں رہے گی سرزمین کابل۔ تو امن تو برباد ہو گیا ان کا اور یہ جو بے امنی کی کیفیت ہے وہ چل رہی ہے اور اب بھی طالبان آگئے ہیں تو یہ دیکھتے ہیں کس طرح حکومت چلاتے ہیں اور کتنی دیر باہر کی حکومتیں ان کے ساتھ چل سکتی ہیں۔ دنیا میں آجکل کوئی بھی حکومت جب تک ان کی انٹرنیشنل برادری کے اندر شامل نہ ہو جائے وہ چل نہیں سکتی۔ اگر تو یہ شرافت سے حکومت چلائیں گے تو دنیا کے ساتھ کچھ دیر چلتے رہیں گے لیکن جو ان کی شدت پسندی کی سوچ ہے اس سے بظاہر یہی لگتا ہے کہ کچھ عرصہ کے بعد وہاں دوبارہ فساد پیدا ہوں گے اور اب بھی جس طرح طالبان نے آتے ہی افغانستان کے جھنڈے کو نیچے گرا کے اپنا طالبان کا جھنڈا لہرا دیا یہ کوئی ملک فتح تو نہیں کیا تھا کیونکہ افغانستان کا جھنڈا تو رہنا چاہیے تھا اس پہ لوگوں نے react کیا اور جلوس بھی نکالے اور اسکے خلاف افغانستان کا جھنڈا بھی لہراتے رہے۔ اگر یہ طالبان اپنی پالیسی کو change کر کے امن اور صلح اور صفائی کی پالیسی پہ عمل نہ کریں گے تو۔ اگر دنیا کو یہ محسوس ہوا کہ یہ دنیا کیلئے خطرہ ہے تو پھر دوبارہ وہاں کوئی نہ کوئی حکومت آئے گی اور قبضہ کرنے کی کوشش کرے گی۔

پھر ایک خادم نے عرض کی کہ کچھ سائنٹسٹ کہتے ہیں کہ کورونا کی وبا سے انسانوں کی نفسیات پر منفی اثرات پڑ رہے ہیں۔ حضور انور کا اس بارہ میں کیا نظریہ ہے اور اس سے حضور کی زندگی میں کیا تبدیلی آئی ہے۔

اس سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ میری زندگی میں تو کوئی تبدیلی نہیں آئی۔ سائنٹسٹ اس لیے کہتے ہیں کہ جو لوگ دنیا دار ہیں، دنیا داری کی سوچ رکھنے والے جن کا کلبوں میں جائے بغیر گزارہ نہیں ہے، جن کا اکٹھے بیٹھ کے شراب پیئے بغیر گزارہ نہیں ہے، جن کا ہاہو کیے بغیر، ناچ گانے کیے بغیر گزارہ نہیں ہے، ان پہ جب پابندیاں لگی ہیں تو وہ پریشان ہو گئے ہیں۔ ویسے بھی جب کوئی بیماری آتی ہے اور وسیع پیمانے پر پھیل جاتی ہے، pandemic ہو جاتی ہے اور ساری دنیا اس میں involve ہو جاتی ہے ایک نفسیاتی اثر یہ پڑتا ہے کہ پتہ نہیں ہم بچیں گے کہ نہیں بچیں گے۔ اگر انسان کو یہ پتہ ہو کہ زندگی اور موت اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اور جو احتیاطی تدابیر اللہ تعالیٰ نے کہی ہوئی ہیں ان کو اختیار کرنا چاہیے، جو علاج میسر ہیں وہ کرنے چاہئیں تو پھر دنیا کی بعض چیزیں نہ ملنے کی وجہ سے، بعض activities نہ ہونے کی وجہ سے یا روٹین کے تبدیل ہونے کی وجہ سے ایک معمولی پریشانی تو ہوتی ہے لیکن اتنے زیادہ پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔ اللہ تعالیٰ کہتا ہے اَلَا بِذِكۡرِ اللّٰهِ تَطۡمَئِنُّ الۡقُلُوۡبُ کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے دلوں کو اطمینان ملتا ہے تو اس میں زیادہ سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنا چاہیے لیکن دنیا دار اس طرف رجوع نہیں کرتے اس لیے وہ زیادہ متاثر ہوتے جاتے ہیں۔

میری روٹین میں کوئی فرق نہیں پڑا۔ مجھے تو صبح سے لے کر شام تک کام کے بعد فرصت ہی نہیں ملتی۔ مجھے پتہ ہی نہیں لگتا pandemic باہر پھیلا بھی ہوا ہے کہ نہیں اور وہ جو تھوڑی بہت کمی تھی ملاقاتوں کی وہ اس طرح تم لوگوں سے ورچوئل ملاقاتوں سے میں کر کے پوری کر لیتا ہوں۔ جماعت احمدیہ اتنی دنیا میں پھیلی ہوئی ہے اس کے کاموں کو دیکھنا، نگرانی کرنا وقت کا پتہ ہی نہیں لگتا کس طرح گزر گیا بلکہ وقت تو تھوڑا لگتا ہے اور کام زیادہ لگتا ہے۔

ایک خادم نے سوال کیا کہ ان دنوں کورونا کی وجہ سے جو مشکلات چل رہی ہیں جیسے گھروں میں لڑائی جھگڑے وغیرہ ان کا کیا حل ہوسکتا ہے؟

حضور انور نے فرمایا کہ بات یہ ہے کہ اس کورونا کی وبا میں تو پھر اللہ تعالیٰ کی طرف جھکنا چاہیے۔ اگر یہ وبا ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے سزا ہے تو تب بھی آپس میں محبت پیار قائم ہونا چاہیے اور اللہ تعالیٰ سے معافی اور توبہ مانگنی چاہیے، آپس میں صلح صفائی کی فضا پیدا کرنی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ اس ابتلا کو ہمارے سے دور کر دے، وبا کو دور کر دے اور اگر یہ کوئی امتحان ہے تو تب بھی اللہ سے دعا کرنی چاہیے اللہ تعالیٰ ہمیں اس امتحان میں کامیاب کر دے اور اس میں آپس میں محبت اور پیار پیدا ہو۔ ہاں بعض restrictions کی وجہ سے بعض دفعہ نفسیاتی اثر ہو جاتے ہیں لیکن اسکا طریقہ یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ اس بیماری کو دور کرے اور restrictions ختم ہو جائیں اور اللہ تعالیٰ ہم سب پہ فضل فرمائے۔ یہ تو دعاؤں کی طرف توجہ کی ضرورت ہے۔ اور یہ realise کرنے کی ضرورت ہے کہ ہم نے ایک دوسرے کے حق کس طرح ادا کرنے ہیں۔ وہ کرو گے تو سب گھر میں سکون کا ماحول ہوگا۔ کورونا تو بہانہ بن گیا ہے۔ پہلے خاوند باپ جو تھا وہ گھر سے باہر رہتا تھا سارا دن تو وہ پتہ نہیں لگتا تھا کہ اس کا مزاج کیسا ہے۔ اب وہ کیونکہ گھر میں رہتا ہے اس لیے اس کی سختیاں بچوں کو بھی جھیلنی پڑتی ہیں بیوی کو بھی اس لیے تم کہتے ہو ابا نے اس طرح کر دیا، ابا نے اس طرح کر دیا یا اماں چڑ چڑی ہوگئی۔ پہلے تم لوگ بھی باہر گھومتے تھے اب تم لوگ ذرا کم باہر گھومتے ہو لیکن گھومتے ہو یہ مجھے پتہ ہے۔ بس دعا کیا کرو کہ اللہ تعالیٰ اس کو دور کر دے۔

اس آن لائن ملاقات کے اختتام پر پیارے آقا نے خدام کو نصائح کرتے ہوئے فرمایا:

ہاں تو اجتماع اگر ہو رہا ہے تو اس کا تو تبھی فائدہ ہے جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ جب آپ لوگ اس حقیقت کو سمجھ لیں کہ آپ کا مقصد کیا ہے۔ انسان کو اگر اس کا مقصد نہ پتہ ہو تو کوئی فائدہ نہیں۔ زندگی کا مقصد اللہ تعالیٰ نے یہ بتایا کہ میں نے انسانوں کو عبادت کے لیے پیدا کیا اور ایک احمدی مسلمان کو یہ پتہ ہونا چاہیے کہ یہی اس کی زندگی کا مقصد ہے، اس نے اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنا ہے اور جو اجتماعات ہیں یا تربیتی اجلاسات ہیں یا gatherings ہیں یا اب کچھ عرصہ کے بعد آپ کا جلسہ ہو رہا ہے۔ یہ سب باتیں اس لیے ہیں تاکہ انسان کی روحانی، اخلاقی حالت اچھی ہو۔ علمی حالت اچھی ہو اور علم حاصل کرنے کے بعد اگر اس کو اپنے اوپر اپلائی نہیں کرتے، اس پر عمل نہیں کرتے تو ان جلسوں کا بھی کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ اس لیے کوشش کریں اللہ تعالیٰ ان سب کو توفیق دے جو یہاں بیٹھے ہوئے ہیں کہ جو کچھ یہاں سے سیکھیں اس پر عمل کرنے والے ہوں۔ اپنے اللہ تعالیٰ سے تعلق میں مضبوطی پیدا کرنے والے ہوں۔ تقویٰ کے معیار کو بڑھانے والے ہوں۔ نمازوں کی طرف توجہ کرنے والے ہوں۔ یہی ایک احمدی کی خاص نشانی ہے اور ہونی چاہیے۔ اپنے اخلاق اچھے ہوں تاکہ دوسرے بھی دیکھ کے آپ کو یہ کہیں کہ ہاں یہ لوگ ایسے ہیں کہ جن کے اعلیٰ اخلاق ہیں اور یہ لوگ حقیقی مذہب کی تصویر پیش کرتے ہیں۔

اب گذشتہ دنوں جرمنی میں سیلاب آیا اور سیلاب کے دنوں میں خدام الاحمدیہ نے بڑی خدمت کی ہے اور لوگوں نے آپ کی خدمات کو بڑا سراہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب خدام کو بھی جزا دے جنہوں نے خدمت کی اور اس کا نیک اثر بھی لوگوں پہ پڑا۔ اب نیک اثر صرف دنیاوی لحاظ سے نہ ہو بلکہ دینی لحاظ سے بھی نیک اثر ہونا چاہیے اور انہی علاقوں میں فائدہ اٹھاتے ہوئے آپ ویسے بھی جاتے رہیں۔ وہاں اب خدمت ایک دفعہ کر لی، وہاں پیار اور محبت اور امن کا پیغام بھی پہنچاتے رہیں تاکہ وہاں سے آپ کے رابطے وسیع ہوں۔ لوگوں کے دل اس وقت نرم ہیں ان علاقوں میں آپ کے لیے اور ان کی نرمی سے فائدہ اٹھائیں اور یہی ایک حقیقی مومن کی نشانی ہے کہ وہ ہر موقع پر اللہ تعالیٰ کی توحید کو قائم کرنے کی کوشش کرتا ہے اور اسلام کے حقیقی پیغام کو پہنچانے کی کوشش کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 10 ستمبر 2021)

2012ءاور2013ءمیں جماعت احمدیہ عالمگیر پرنازل ہونے والے اللہ تعالیٰ کے بے انتہا فضلوں کا ایمان افروز تذکرہ

❁ اسلام احمدیت کے پُرامن پیغام اور تعارف پر مشتمل لیف لیٹس اور فلائرز کی وسیع پیمانے پر تقسیم اور اس بارہ میں غیروں کے تأثرات ❁ مختلف مرکزی شعبہ جات اور اداروں کی مساعی کا اجمالی تذکرہ ❁ ایم ٹی اے تھری العربیہ کے ذریعہ قبول احمدیت کے واقعات، ریڈیو کے ذریعہ اشاعت اسلام احمدیت، اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال 5لاکھ 40ہزار 782افراد بیعت کرکے اسلام احمدیت میں شامل ہوئے ❁ بیعتوں کے ایمان افروز واقعات، اللہ تعالیٰ کی تائید ونصرت کے نشانات کا روح پرور تذکرہ

جماعت احمدیہ برطانیہ کے جلسہ سالانہ کے موقع پر حدیقۃ المہدی (آلٹن) میں 31/اگست 2013ءبروز ہفتہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دوسرے دن بعد دوپہر کا خطاب

(قسط دوم، آخری)

لیف لیٹس اور فلائرز کی تقسیم

لیف لیٹس اور فلائرز کی تقسیم کا جو منصوبہ تھا، مختلف ممالک کو میں نے کہا تھا کہ بڑی زیادہ تیزی سے اس پر کام کریں۔ اس وقت تک فلائرز، لیف لیٹس کے ذریعہ سے پیغام پہنچانے کے لحاظ سے جو نمایاں ممالک ہیں اُن میں یوایس اے ہے۔ انہوں نے اس سال دو لاکھ ستر ہزار فلائر تقسیم کئے، ان میں سے تیس ہزار فلائر سپینش زبان میں سپین میں تقسیم کئے گئے۔ اسی طرح گزشتہ تین سالوں میں امریکہ میں چھبیس لاکھ تریسٹھ ہزار فلائر سارے ملک میں تقسیم ہو چکے ہیں۔

پھر اسکے علاوہ بک فیئرز اور نمائشوں اور ٹیلی ویژن اور ریڈیو وغیرہ کے ذریعہ سے جو احمدیت اور اسلام کا پیغام پہنچا ہے وہ ستّر ملین افراد تک پہنچا ہے۔

کینیڈا نے اس سال پانچ لاکھ سے زائد فلائر تقسیم کئے اور مختلف ذریعوں سے پچاسی ملین سے زائد افراد تک احمدیت اور حقیقی اسلام کا پیغام پہنچایا۔ جرمنی نے اب تک چار ملین سے زائد لیف لیٹس تقسیم کئے ہیں۔ وہاں مختلف ذرائع سے تیس ملین سے زائد افراد تک پیغام پہنچایا جا چکا ہے۔ سویڈن میں جماعت نے مجموعی طور پر بیس لاکھ سے زائد فلائر تقسیم کئے اور اس ذرائع سے دو ملین چار لاکھ افراد تک جماعت کا پیغام پہنچا۔ سوئٹزر لینڈ میں سات لاکھ سینتیس ہزار فلائر تقسیم کئے گئے اور اکیس لاکھ لوگوں تک پیغام پہنچا۔ ٹرینیڈاڈ میں اس سال پینتیس ہزار اور گوئٹے مالا میں سولہ ہزار فلائر تقسیم کئے گئے۔ اسی طرح جمیکا میں نو ہزار، سرینام میں تین ہزار پمفلٹ تقسیم کئے گئے۔ یوکے میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک اعشاریہ آٹھ ملین فلائر تقسیم کئے گئے اور بیس ملین افراد تک پیغام پہنچا۔ آئرلینڈ میں ایک لاکھ لیف لیٹس تقسیم کئے گئے، چار لاکھ لوگوں تک پیغام پہنچا۔ ناروے نے اب تک مجموعی طور پر دو لاکھ پچاسی ہزار فلائر تقسیم کئے۔ بیلجیم میں اس سال دس ہزار اور مجموعی طور پر چار لاکھ دس ہزار، ہالینڈ میں اس سال اسّی ہزار، مجموعی طور پر چھ لاکھ باسٹھ ہزار، سپین میں پچیس ہزار، مجموعی طور پر ایک لاکھ انتالیس ہزار، فرانس نے اس سال دو لاکھ سے زائد لیف لیٹس تقسیم کئے اور دو لاکھ سے زائد افراد تک پیغام پہنچایا۔ پرتگال میں اکتیس ہزار سے زائد، مالٹا میں پندرہ ہزار سے زائد تقسیم ہوئے۔ آسٹریا نے بھی اس سال کچھ کام کیا ہے۔ فن لینڈ میں بھی اس سال پہلی مرتبہ کام ہوا ہے۔ ڈنمارک کام میں پیچھے ہے۔

افریقن ممالک میں فلائر تقسیم کرنے میں اور لیف لیٹس تقسیم کرنے میں نائیجیریا تین لاکھ ایک ہزار، کانگو کنشا سا تین لاکھ باون ہزار، تنزانیہ ایک لاکھ تیئس ہزار، کینیا تراسی ہزار، ٹوگو چھوٹا سا ملک ہے پینتالیس ہزار، بینن بھی چھوٹا سا ملک ہی ہے، دو لاکھ ستائیس ہزار، بورکینا فاسو اور مالی اور باقی بہت سارے ملک ہیں۔ غانا میں اس بارے میں تھوڑا کام ہوا ہے۔ ان کو زیادہ کرنا چاہئے۔ انڈیا میں اس سال تین لاکھ پچانوے ہزار سے زائد فلائر تقسیم کئے گئے جس کے ذریعہ سے پانچ لاکھ بتیس ہزار افراد تک احمدیت کا پیغام پہنچا۔ بنگلہ دیش میں بھی ساٹھ ہزار کے قریب، نیپال میں اکیس ہزار، وہ بھی چھوٹا سا ملک ہے۔ اسی طرح اور ملک ہیں۔ باقی معمولی تعداد ہزاروں میں ہے۔

فلائرز کی تقسیم کے سلسلہ میں دلچسپ واقعات

فلائرز کی تقسیم کے بعض واقعات بھی ہیں۔ امیر صاحب فرانس لکھتے ہیں کہ ہم فرانس کے شہر Tours میں پمفلٹ تقسیم کر رہے تھے تو الجزائر کے ایک نوجوان کو جب پمفلٹ دیا تو اُس نے ہمارا مذاق اڑانا شروع کر دیا۔ کیا تم بجلی، پانی اور کھانا تقسیم کر رہے ہو؟ خاکسار نے اُسے کہا کہ یہ پانی تم نے پہلے نہیں پیا ہوگا۔ بعد میں ہم پمفلٹ تقسیم کرتے رہے۔ وہی نوجوان کچھ دیر بعد ہمارے پاس آیا، اس کے ساتھ اور بھی لڑکے تھے، وہ آکر کہنے لگا کہ میں معافی چاہتا ہوں، مَیں آپ کو غلط سمجھا تھا، ہم سب لڑکے اس پمفلٹ کو آپ کے ساتھ تقسیم کریں گے۔ اس طرح اس نوجوان نے دیکھتے دیکھتے سارے پمفلٹ خاکسار کے ساتھ اس شہر میں تقسیم کر دیئے۔ غیروں نے بھی ہاتھ بٹانا شروع کر دیا یہ دیکھ کر کہ امن کا پیغام ہے۔

فرانس کے ایک شہر chatelleraul میں ایک بوڑھی عورت نے پمفلٹ پڑھنے کے بعد کہا مجھے اور پمفلٹ دیں مَیں اپنے علاقے کے امام اور اُس کے بیوی بچوں کو بھی یہ پمفلٹ دینا چاہتی ہوں۔ یہ بہت اچھا پمفلٹ ہے۔ میں اُسے اپنی مسجد میں تقسیم کروں گی۔ یہ مسلمان تھیں۔ نارتھ افریقن وہاں کافی ہیں۔ جب اس خاتون کو مزید پمفلٹ دیئے گئے تو اُس نے کچھ پیسے بھی دینے چاہے لیکن جب اس کو پتہ چلا کہ مفت میں تقسیم ہو رہے ہیں تو کہنے لگی کہ یہ کام تو ہم لوگوں کو کرنا چاہئے، آپ باہر سے آکر کر رہے ہیں۔

اسی طرح وہاں فرانس میں معلم ہیں، وہ کہتے ہیں کہ ہم پمفلٹ تقسیم کر رہے تھے تو تقسیم کے دوران پولیس آ گئی اور پمفلٹ تقسیم کرنے سے روک دیا۔ اس پر سارے واپس آ گئے۔ کافی پریشانی ہوئی کہ تبلیغ کیسے ہوگی ہماری تو اس ریجن میں کوئی جان پہچان بھی نہیں ہے، کسی میئر یا کونسل کو بھی نہیں جانتے۔ کہتے ہیں اس کے بعد ایک عجیب واقعہ ہوا جو جماعت فرانس کی تاریخ میں پہلے کبھی نہیں ہوا۔ سات اور آٹھ نومبر 2012ء کی درمیانی شب کو اپرنے (Epernay) مشن ہاؤس کی بیرونی دیوار پر بعض افراد نے اسلام کے خلاف بعض غلط قسم کی باتیں لکھیں۔ اس سلسلے میں وہاں پولیس بھی آئی۔ اسکے بعد اس ریجن کے ڈی ایس پی کے ساتھ ہماری ملاقات ہوئی، اُن کو جماعت کا تعارف کروایا گیا۔ اُس نے ہماری activities کا پوچھا۔ وہ یہ سن کر بہت متاثر ہوا اور کہا کہ ''تم جہاں چاہو پمفلٹ تقسیم کرو، تمہیں کوئی نہیں روکے گا۔ کوئی پاگل ہی ہوگا جو تمہارے امن کے پیغام کو روکے۔'' اور ساتھ ہی اس نے اپنا موبائل نمبر دیا اور کہا کہ اس پر فون کر لینا اگر ضرورت ہو۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اخباروں اور ریڈیو میں بھی خبریں آئیں اور تقریباً دو لاکھ سے زائد افراد تک احمدی کا پیغام پہنچا۔

سوئٹزرلینڈ کے مبلغ لکھتے ہیں کہ جب امریکہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف توہین آمیز فلم بنائی گئی تو اس کے ردّعمل کے طور پر جب میں نے دنیا میں مختلف جماعتوں کو ہدایت کی کہ اپنے اپنے ملکوں میں جگہ جگہ سیرت النبیؐ کے جلسے کریں تو سوئٹزرلینڈ میں بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر کئی پروگرام منعقد کئے گئے جس کے غیر معمولی نتائج ظاہر ہوئے۔ کہتے ہیں ایک پروگرام میں ایک سوئس خاتون نے سوال و جواب کے دوران کھڑے ہو کر اپنے جذبات کا اظہار ان الفاظ میں کیا کہ ''محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ان بودے اور گھٹیا قسم کے اعتراضات اور حملوں سے بالا ہے۔ اس طرح کی توہین آمیز فلمیں بنا کر یا کارٹون شائع کر کے یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شان اور عزت کو کم نہیں کر سکتے۔ جیسے کوئی چاند کی طرف تھوکے تو اُس کا تھوک اُس کے اپنے اوپر آ کر گرتا ہے۔ چاند کو کچھ بھی نقصان نہیں پہنچ سکتا، ویسے ہی اس طرح کی گھٹیا حرکت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و ناموس کو ذرا بھی نقصان نہیں پہنچا سکتی۔ مسلمان تو خواہ مخواہ شور مچاتے ہیں اور غیر مناسب ردّعمل کے ذریعہ سے اسلام اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بدنامی کا باعث بنتے ہیں۔''

پھر بین المذاہب کانفرنسیں ہوئیں، اُن میں بعض غیروں کے تأثرات ہیں۔ 'اپیرنے' سے ہی ہمارے مربی لکھتے ہیں کہ جو ہال کرائے پر لیا گیا تھا، ہال کی انتظامیہ میں ایک خاتون نے دو ہفتے پہلے ہمیں کہا کہ آپ کو امید ہے کہ لوگ آئیں گے؟ تو ہم نے کہا کہ انشاء اللہ آئیں گے۔ اس پر اُس نے کہا کہ اگر آئے بھی تو دس یا پندرہ سے زیادہ نہیں آئیں گے۔ لیکن جب کانفرنس ہو چکی تو کہنے لگی کہ یہ پہلی بار ہوا ہے کہ ہم نے ایسا انتظام دیکھا ہو اور اتنے لوگ کسی مذہبی تقریب کیلئے آئے ہوں۔ اگر میں اپنی آنکھوں سے نہ دیکھتی تو میں نے یقین نہیں کرنا تھا۔ پھر کہنے لگیں کہ میں نے جو آج یہاں پر اسلام دیکھا ہے پہلے کبھی نہیں دیکھا۔ بہت اچھا لگا۔ پھر ایک اور مہمان نے کہا کہ مجھے پہلے اسلام کے متعلق صرف دو چیزوں کا پتہ تھا۔ terrorism یا پھر jihadist کا۔ لیکن اس کانفرنس نے میری آنکھیں کھول دی ہیں اور میں حیران ہوں کہ اصل اسلام کتنا پیارا مذہب ہے۔ ایک خاتون نے لکھا کہ اس کانفرنس میں شامل ہو کر بہت اچھا لگا۔ اسلام کی باتیں جو آج سننے کو ملیں وہ پہلے کبھی نہیں سنیں، اس کانفرنس کے بعد کئی سوالوں نے جنم لیا ہے جو میں کسی دن آ کر پوچھوں گی۔ ایک جرنلسٹ جو شامل ہوئے تھے، انہوں نے کہا کہ بہت مزہ آیا اور حیران ہوں کہ اتنے لوگ کیسے آ گئے۔ اسی جرنلسٹ نے بتایا کہ اس نے غیر احمدی امام سے پوچھا تھا کہ کیا تم لوگوں کو احمدیوں نے دعوت دی ہے؟ تو امام نے کہا کہ انہوں نے دعوت تو دی ہے لیکن ہم اُن کے اس کے کام سے خوش نہیں ہیں، وہ تو مسلمان ہی نہیں ہیں، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت کیلئے وہ کیوں ایسا کر رہے ہیں۔ ایک مہمان نے کہا کہ جب مجھے آپ کا دعوت نامہ ملا تو حیرت ہوئی کہ مسلمان ایسوسی ایشن امن کی بات کیسے کر سکتی ہے؟ اس لئے میں نے سوچا کہ چلو دیکھتے ہیں مسلمانوں کے نزدیک امن کیا چیز ہے؟ جب میں یہاں آئی تو میں حیران ہوگئی۔ میں نے اس کانفرنس کے علاوہ ایک اور جگہ بھی جانا تھا لیکن میرا دل نہ کیا کہ یہاں سے اُٹھوں۔ اب مجھے پتا چلا کہ دنیا میں ایسے مسلمان بھی ہیں جو صرف امن کا پیغام دیتے ہیں۔

پرنٹنگ پریس

پرنٹنگ پریسز کے ذریعہ سے جو کام ہو رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے رقیم پریس لندن کے تحت چار لاکھ چودہ ہزار کتب و رسائل کی طباعت ہوئی۔ گزشتہ سال کی نسبت یہ دوگنی تعداد ہے۔ ہفت روزہ الفضل انٹرنیشنل بھی یہاں سے چھپتا ہے، اسکے علاوہ چھوٹے پمفلٹس وغیرہ۔ اسی طرح بعض رسالے بھی یہ پریس سے چھپوا کر اُس کو بائنڈ وغیرہ کرواتے ہیں۔ افریقن ممالک کے پریس ہیں، اس میں اس سال آٹھ لاکھ پینسٹھ ہزار کے قریب لٹریچر تیار ہوا۔ جن ممالک کے پریسز (Presses) کو وسعت دی گئی ہے اُن میں اس سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے فضلِ عمر پریس قادیان میں کافی وسعت دی گئی ہے۔ ایک دوکلر کی مشین بھی بھجوائی گئی ہے۔ اس کے علاوہ اور بھی مشینیں وہاں گئی ہیں۔ اسی طرح نائیجیریا، گھانا اور گیمبیا کے پریس بھی مزید بہتر ہوئے ہیں۔

ایم ٹی اے انٹرنیشنل

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کا ایک تو انتظامی ڈھانچہ ہے جس میں تبدیلی کی گئی ہے۔ اس سال ایم ٹی اے ویب سائٹ کا اجراء کیا گیا۔ ایم ٹی اے ویڈیو آن ڈیمانڈ کی سروس کا آغاز ہوا۔ انٹرنیٹ پر اُس کو مزید وسعت دی گئی ہے۔ بعض نئے پروگرام شروع کئے گئے ہیں۔ اور جو مزید ترقی بعض ملکوں میں ہوئی ہے وہ اس طرح ہے کہ 31/ جولائی سے مارشل آئی لینڈ میں لوکل کیبل چینل پر ایم ٹی اے دکھایا جا رہا ہے۔ مارشل آئی لینڈ نارتھ پیسفک کا ایک

ملک ہے۔ غانا کی نیشنل ٹی وی اتھارٹی ’’غانا براڈ کاسٹنگ کارپوریشن‘‘ کے ساتھ ایک معاہدہ ہوا ہے اس میں وہ ہمارے یہاں سے جو پروگرام تیار ہوں گے وہ وہاں دکھایا کریں گے۔ اور افریقہ کے بہت سارے ممالک جہاں ایم ٹی اے کا عموماً رُخ اور ہے، اور وہاں جو ایک سیٹلائٹ بہت زیادہ دیکھا جاتا ہے، تو گھانا اُس کو کور (cover) کرلے گا، گھانا کا جو نیشنل ٹیلی ویژن ہے وہ ہمارے پروگرام دکھایا کرے گا۔ real، faith matters، talk، press point وغیرہ یہ وہاں دکھائے جائیں گے۔ اس سال یو کے جلسہ کے لئے بھی انہوں نے ڈیڑھ گھنٹہ کا وقت دیا ہے جس میں جلسہ سالانہ کا تعارف وغیرہ دکھایا جائے گا افریقن ممالک کے لئے اُس کی کافی بڑی کوریج ہے۔

ایم ٹی اے کے ذریعہ سے بیعتیں

ایم ٹی اے کے ذریعہ سے بیعتیں۔ گیمبیا میں ماہِ جون میں ایک احمدی دوست عبداللہ سیسے (Ceasay) صاحب ایک دور دراز گاؤں ’سارے وُڈ‘ گئے اور وہاں رات ایک گھر میں قیام کیا۔ رات کے وقت گھر کے افراد ایم ٹی اے دیکھ رہے تھے۔ ان کے پوچھنے پر گھر والوں نے بتایا کہ وہ یہ چینل عرصہ دراز سے دیکھ رہے ہیں۔ ہمارے علاقے میں بجلی نہیں ہے لیکن صرف اس چینل کی خاطر ہم پٹرول خریدتے ہیں کیونکہ یہ چینل ہمیں اسلام کی تعلیم سکھاتا ہے۔ پھر انہوں نے بتایا کہ ایم ٹی اے کے ذریعہ اُن کو اسلام احمدیت کا پتہ لگا لیکن وہ اس جماعت میں داخل ہونا چاہتے ہیں۔ اس پر ہمارے احمدی دوست نے اُس کی رہنمائی کی۔ چنانچہ اس طرح ایم ٹی اے کی برکات سے وہاں سترہ افراد نے احمدیت قبول کی۔

فلسطین سے ایک خاتون لکھتی ہیں کہ جماعت احمدیہ کا تعارف ایم ٹی اے کے ذریعہ سے ہوا۔ کسی اچھے اور مفید چینل کی تلاش میں ایک دن میں چینل بدل رہی تھی اور میں دل میں یہ کہتی جارہی تھی کہ اگر خدا مجھ سے راضی ہے تو وہ میری رہنمائی کیلئے مجھے کوئی مفید چینل مہیا کرے گا۔ اچانک ایک چینل پر میں رُک گئی جس میں کچھ عجیب باتیں نظر آئیں۔ جیسے امام مہدی علیہ السلام، خلیفۃ المسیح، فصیح وبلیغ عبارات اور اشعار وغیرہ۔ یہ سب دیکھ کر میں نے سوچا کہ کیا میں کسی مستقبل کے عالمِ ثانی میں پہنچ گئی ہوں؟ میں زبان اور ادب میں حد درجہ رغبت رکھتی ہوں اور میری طبیعت میں یہ بھی تھا کہ تحقیق کروں کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق امام مہدی کی علامات کیا کیا ہیں۔ موجودہ وقت میں رونما ہونے والے فتنے فساد کی کثرت پر مَیں خدا تعالیٰ سے دعا کرتی تھی کہ خدا تعالیٰ امتِ مسلمہ میں امام مہدی کو جلد ظاہر فرمائے۔ میں چھوٹی عمر سے ہی علاماتِ امام مہدی کا مطالعہ کرتی آ رہی تھی۔ میں کہتی تھی کہ ہمیں ان علامات پر گہرائی سے غور وفکر کی ضرورت ہے تا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ ان باتوں کو نہ سمجھنے کے نتیجہ میں ہم سے وہی غلطیاں سرزد ہوں جو سابقہ امتوں سے سرزد ہوئی تھیں۔ لیکن بڑے بڑے سمجھدار لوگوں نے دجال کے بارے میں سوال پر یہی کہا کہ وہ ایک شخص ہو گا۔ پھر ’الحوار المباشر‘ کو باقاعدگی سے دیکھتی رہی اور ایم ٹی اے کے ساتھ لگی رہی۔ باوجود اس کے کہ میں ہر چیز پر تنقید کرتی ہوں، مَیں اس چینل کی تمام باتوں کو قبول کرتی رہی۔ چنانچہ جب حضرت امام مہدی علیہ السلام کا کلام سنتی ہوں تو بے اختیار بلند آواز سے کہتی ہوں کہ یہ وجود ہر حال میں سچا ہے۔ آپ علیہ السلام کی فصاحت و بلاغت نے مجھے حیران کر دیا کہ یہ کلام کسی جھوٹے شخص کا ہو ہی نہیں سکتا۔ چنانچہ کچھ مہینے کے بعد مَیں نے دل سے بیعت کر لی۔ اب ایک سال کے بعد باقاعدہ فارم پُر کر کے بیعت کی توفیق پائی ہے۔ انٹرنیٹ پر نشر ہونے والے معاندینِ احمدیت کا جھوٹا پروپیگنڈہ بھی میری بیعت کی ایک وجہ ہے۔ وہ کہتی ہیں کہ میں نے دس سال قبل خواب میں دیکھا تھا کہ میں اپنے گاؤں میں چلتی ہوئی آسمان کی طرف نظر اُٹھا کر دیکھتی ہوں، آسمان کے ستارے سارے ایک جگہ جمع ہو کر خوب روشن ہو گئے ہیں اور دلوں کو خوشی پہنچا رہے ہیں اور ستاروں کے اس جھرمٹ نے اپنی شکل سے ایک لکھی ہوئی عبارت تشکیل دی جو اس طرح تھی کہ سَنُرِيْهِمْ اٰيٰتِنَا فِي الْاٰفَاقِ وَ فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ اس کا اردو ترجمہ یہ ہے کہ پس ہم ضرور اُنہیں آفاق میں بھی اور اُن کے نفوس کے اندر بھی اپنے نشانات دکھائیں گے یہاں تک کہ ان پر خوب کھل جائے کہ وہ حق ہے۔ اس کے بعد میں اپنی نیند سے بیدار ہو گئی۔ بعد میں چند سالوں کے بعد یہی خواب دوبارہ دیکھا تو ایسا لگا کہ فی الحقیقت یہ کوئی خاص رؤیا تھا۔ اور جب جماعت احمدیہ کا تعارف حاصل ہوا تو مجھے اس خواب کی حقیقت معلوم ہوئی۔

پھر ایک صاحب لکھتے ہیں کہ میری عمر 36 سال ہے۔ میرے ذہن میں کئی قسم کے سوالات وشبہات اُٹھتے تھے لیکن کہیں سے تسلی بخش جواب نہیں ملتا تھا۔ پھر اچانک ایک دن ایم ٹی اے مل گیا اور سارے مفاہیم حل ہو گئے۔ کہتے ہیں اس رات انہوں نے مجھے خواب میں دیکھا کہ ایک گھوڑے پر سوار ہوں اور کہتے ہیں کہ آپ نے بڑی قوت سے اُس کی لگام تھامی ہوئی ہے، آپ کے پیچھے بہت سے نورانی لوگ ہیں اور آپ زمین اور آسمان کے درمیان گھوڑا اُڑا رہے ہیں۔ مجھے معلوم نہیں کہ جاگتا تھا یا سویا تھا، بہر حال میری آنکھ سوتے میں آپ کو دیکھ رہی تھی اور روح جاگتے میں آپ کو دیکھ رہی تھی۔ پھر اچانک میں نے خود سے گفتگو شروع کر دی اور کہا یہ تو کشف ہے۔ اس پر میں نے بیعت کا فیصلہ کیا۔ یہ ایم ٹی اے کی طرف ہی اشارہ تھا۔

یمن سے ایک صاحب لکھتے ہیں کہ ایم ٹی اے کے ذریعہ خدمت کرنے والوں کا میں جتنا بھی شکر ادا کروں، کم ہے۔ تمام کارکنان کیلئے دعا کرتا رہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اُنہیں خدمات کا بہتر اجر عطا فرمائے۔ ابھی تک جماعت احمدیہ کی جتنی بھی کتب کا مطالعہ کیا ہے اُن میں مجھے اپنی گم شدہ چیزیں ملیں اور ان کتابوں سے حقیقی اسلام نظر آیا۔

مورو گورو تنزانیہ کے مبلغ لکھتے ہیں کہ شہر میں ایم ٹی اے کیبل نیٹ ورک پر چوبیس گھنٹے دکھایا جاتا ہے اور جماعتی پیغام مورو گورو شہر کے ہر گھر میں پہنچ رہا ہے۔ بوہرہ (Bohra) کمیونٹی کے امام کریم بخش صاحب نے ہمارے مبلغ کو بتایا کہ میں آپکا چینل باقاعدگی سے دیکھتا ہوں۔ آپ حقیقی رنگ میں اسلام کی خدمت کررہے ہیں۔ مبلغ نے ان سے پوچھا کہ آپ کونسا پروگرام زیادہ پسند کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ وہ پروگرام جس میں آپ کے خلیفہ صاحب بچوں کے ساتھ کلاس کرتے ہیں اور بڑے اچھے انداز میں اُن کے سوالات کے جوابات دیتے ہیں۔

یہ مجھے کئی ہندو اور سکھ صاحبان بھی کہہ چکے ہیں کہ ہم لوگ یہاں بھی لندن میں بھی یہ بچوں کا پروگرام ضرور دیکھتے ہیں۔

احمدیہ ریڈیو اسٹیشنز

اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال مالی میں چار نئے ریڈیو اسٹیشنز کا قیام عمل میں آیا اور اسکے ساتھ اب تک مالی میں چھ ریڈیو سٹیشن قائم ہو چکے ہیں۔ ہمارے ریڈیو سٹیشن میں وہاں سے فرنچ میں، جولا میں، بمبارا میں، سونیکے (Sonikay)، فلفلڈے (Fulfulde)، عربی اور سُرائی پورے زبانوں میں تبلیغ کے پروگرام ہوتے ہیں۔

اسکے علاوہ بورکینا فاسو میں بھی چار ریڈیو اسٹیشنز کام کر رہے ہیں۔ سیرالیون کے کیپیٹل فری ٹاؤن میں بھی ایک ریڈیو سٹیشن قائم ہو چکا ہے۔ ان ریڈیو سٹیشنز سے تلاوتِ قرآنِ کریم، قاعدہ یسرنا القرآن پڑھایا جاتا ہے، اس کے اسباق پڑھائے جاتے ہیں، ترجمہ قرآنِ کریم، تفسیر القرآن، حدیث، سیرت النبیؐ، ملفوظات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام، کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اقتباسات، خطباتِ جمعہ اور مختلف پروگرام پیش کئے جاتے ہیں۔

امیر صاحب مالی لکھتے ہیں کہ جماعت احمدیہ مالی کو چھ ریڈیو سٹیشن لگانے کی توفیق ملی ہے۔ ان کے ذریعہ سے تبلیغ کا کام ہورہا ہے۔ ہمارے ریڈیو سب سے زیادہ سنے جانے والے ریڈیو ہیں۔ ہر روز کتنے ہی گاؤں سے فون آتے ہیں کہ ہم احمدی ہیں، ہمارے پاس پہنچو، ہم نظام میں شامل ہوسکیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب تو یہ حالت ہے کہ جب کسی گاؤں میں جاتے ہیں تو ان کو جماعت کا تعارف کروانے کی ضرورت ہی نہیں ہوتی، بلکہ یہ سارے کام ریڈیوز کے ذریعہ سے پہلے ہی ہو چکے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں فونوگراف کی ایجاد ہوئی تو آپ علیہ السلام نے فرمایا تھا ’’فونوگراف کیا ہے؟ گویا مطبع ناطق ہے۔‘‘ (ملفوظات، جلد 1، صفحہ 196، ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ) یعنی بولنے والا ایک چھاپہ خانہ ہے۔ اسی طرح ایک موقع پر فرمایا ’’اور پھر نت نئی ایجادیں اس جمع کو اور بھی بڑھا رہی ہیں، کیونکہ اسبابِ تبلیغ جمع ہو رہے ہیں۔ اب فونوگراف سے بھی تبلیغ کا کام لے سکتے ہیں اور اس سے بہت عجیب کام نکلتا ہے‘‘۔ (ملفوظات جلد 2 صفحہ 49۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ) اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ کام ہو رہا ہے۔

احمدیہ ریڈیو سن کر قبول احمدیت کے واقعات

اب بعض واقعات جو ریڈیو سن کر قبولِ احمدیت کے ہیں۔ مالی سے ہمارے معلم لکھتے ہیں کہ ایک دن ریڈیو پر ایک شخص نے فون کیا جو مسلسل روئے جا رہا تھا اور خاکسار سے معافی مانگ رہا تھا۔ جب میں نے اُس سے پوچھا کہ اسکی وجہ کیا ہے؟ اتنے روتے کیوں ہوں؟ جواب دیا کہ مَیں جماعت کے خلاف بہت بدزبانی کیا کرتا تھا کیونکہ مجھے جماعت احمدیہ کے متعلق بہت بری باتیں بتائی گئی تھیں اور میرے دل میں جماعت کے خلاف شدید نفرت تھی۔ مگر اب آپ کا ریڈیو سننے کے بعد مجھ پر حقیقت کھل گئی ہے۔ مَیں جماعت احمدیہ میں داخل ہوتا ہوں۔ میرے لئے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ میری غلطیوں کو معاف فرمائے۔

مالی سے ایک جگہ کے معلم صاحب لکھتے ہیں کہ ایک دن جماعت کے ریڈیو پر ابوبکر سَوْرِن تیلا (Abubakr Sorintela) صاحب نے ٹیلیفون کیا اور کہا کہ وہ احمدیت میں داخل ہونا چاہتے ہیں کیونکہ اسلام کی جو خدمت احمدی کر رہے ہیں وہ آج تک کسی بھی مسلم فرقے کو کرنے کی توفیق نہیں ملی۔ انہوں نے احمدیہ ریڈیو کے ذریعہ ہی اسلام سیکھا ہے۔ ساری نمازیں بھی انہوں نے احمدیہ ریڈیو کے ذریعہ سے سیکھی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اب تو مسلمانوں کے بچوں کے علاوہ عیسائیوں کے بچے بھی نماز سیکھ رہے ہیں۔

بورکینا فاسو سے ایک دوست لکھتے ہیں کہ ہم بچپن سے سنتے آئے ہیں کہ جب امام مہدی آئے گا تو کافروں کے سر قلم کردے گا۔ ایک دن ریڈیو کھولا تو اس پر جماعت احمدیہ کا پیغام سنا جس کے مطابق امام مہدی آچکے تھے اور اس بارے میں قرآن اور حدیث کے دلائل میرے لئے حیرت کا باعث تھے۔ دل بار بار کہتا تھا کہ اصل میں تو ایسا ہی ہونا چاہئے جیسا کہ ریڈیو پر بتایا گیا ہے۔ چند دنوں کے بعد جماعت کا وفد اُن کے گاؤں میں تبلیغی دورے پر گیا تو انہوں نے بغیر کسی سوال جواب کے بیعت کر لی اور مالی نظام میں بھی شامل ہوگئے۔ کہنے لگے کہ مجھے کسی تفصیل جاننے کی ضرورت نہیں بلکہ آپ نے تو آنے میں دیر کر دی ہے مَیں تو پہلے ہی دل سے بیعت کر چکا ہوں۔

مالی سے ہی بلال صاحب لکھتے ہیں کہ سِیکاسو کے علاقے میں جماعت کے ریڈیو لگنے کے بعد جماعتی تبلیغی کاموں میں غیر معمولی اضافہ ہوا ہے اور لوگوں کی طرف سے غیر معمولی رسپانس ملا ہے۔ ایک دن ایک شخص نے ریڈیو پر فون کر کے کہا کہ اگر یہ ریڈیو دو سال تک سیکاسو میں چلتا رہا تو دو سال بعد تمام سیکاسو احمدی ہو جائے گا۔ انشاء اللہ۔

ریڈیو کے ذریعہ لوگوں میں تبدیلی کے واقعات

بعض تبدیلیاں جس طرح لوگوں میں پیدا ہوتی ہیں۔ ایک دن ایک صاحب احمدیہ مشن میں تشریف لائے اور بتایا کہ وہ احمدیہ ریڈیو لگنے سے پہلے میوزک بہت شوق سے سنتے تھے اور اسلام میں بالکل دلچسپی نہ تھی۔ مسلمان

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

آزمائش کے لئے کوئی نہ آیا ہر چند ✿ ہر مخالف کو مقابل پہ بلایا ہم نے
یونہی غفلت کے لحافوں میں پڑے سوتے ہیں ✿ وہ نہیں جاگتے سو بار جگایا ہم نے

طالبِ دُعا: زبیر احمد اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ دارجلنگ (صوبہ مغربی بنگال)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

ہم نے اسلام کو خود تجربہ کر کے دیکھا ✿ نور ہے نور اُٹھو دیکھو سنایا ہم نے
اور دِینوں کو جو دیکھا تو کہیں نور نہ تھا ✿ کوئی دِکھلائے اگر حق کو چھپایا ہم نے

طالبِ دُعا: سیّد زمرود احمد ولد سیّد شعیب احمد اینڈ فیملی، جماعت احمدیہ بھونیشور (صوبہ اڈیشہ)

تھے۔ مگر جب سے احمدیہ ریڈیو لگا ہے، اُنہیں پتہ چلا ہے کہ اسلام کتنا خوبصورت مذہب ہے۔ انہوں نے اس ریڈیو سے تین ماہ میں اتنا کچھ سیکھ لیا ہے جو انہوں اپنی زندگی کے تیس سالوں میں نہیں سیکھا۔ ریڈیو کے ذریعہ انہوں نے نماز اور دیگر دعائیں سیکھی ہیں۔ انہیں یوں لگتا ہے کہ اُن کی احمدیت قبول کرنے سے پہلے کی تمام عبادت غلطیوں سے پُرتھی اور اب احمدیت کے ذریعہ اسلام کا صحیح پتہ لگا ہے۔

پھر مالی سے ایک مبلغ لکھتے ہیں کہ ایک خاتون مریم صاحبہ آئیں اور انہوں نے بتایا کہ وہ احمدیہ ریڈیو باقاعدگی سے سنتی ہیں اور جو اسلام ہم پیش کر رہے ہیں وہ ان کیلئے بالکل نیا ہے۔ انہوں نے آج تک ایسی خوبصورت تعلیم نہیں سنی اور انہیں اب پتہ لگا ہے کہ اسلام اتنا خوبصورت مذہب ہے۔ اور اس پر انہوں نے ایک ہزار فرانک سیفا چندہ بھی دیا۔

ریڈیو پروگراموں کی مخالفت اور مخالفین کی ناکامی

ریڈیو پروگراموں کی مخالفت اور مخالفین کی ناکامی بھی ساتھ ساتھ چل رہی ہوتی ہے۔

مبلغ صاحب لکھتے ہیں، کونگو کنشاسا کے صوبہ باندوندو کے ڈسٹرکٹ اِنونگو (Inongo) کے دورے پر گئے۔ مقامی ریڈیو پر پینتالیس منٹ کا ایک براہِ راست پروگرام کیا اور اسلام کی تعلیم بیان کی۔ پروگرام کے اگلے روز مقامی ریڈیو کے مالک کے پاس سنی مسلمانوں کا ایک وفد آیا اور اُنہیں پیشکش کی کہ اگر تم جماعت احمدیہ کے مبلغین کو آئندہ اپنے ریڈیو پر نہ آنے دو تو ہم تمہیں تمہارے آن ایئر وقت کی دگنی قیمت دیں گے۔ ریڈیو کے مالک نے کہا کہ چاہے تم ہمیں دس گنا زیادہ دو، تب بھی ہم تمہارے دباؤ اور رقم کے لالچ میں آکر جماعت کو اسلام کی خوبصورت تعلیم بیان کرنے سے نہیں روکیں گے۔ تم لوگ یہاں ایک عرصہ دراز سے رہ رہے ہو لیکن تمہیں کبھی اسلام کی تعلیم بیان کرنے کا خیال نہیں آیا اور آج جماعت احمدیہ آئی ہے تو تم لوگ پیسے لے کر آ گئے ہو۔

پھر مالی کے مبلغ صاحب لکھتے ہیں کہ سیکاسو میں ریڈیو شروع ہونے کے بعد شدید مخالفت کا سامنا تھا اور مخالفین کی طرف سے ریڈیو بند کروانے کی کوشش کی جارہی تھی۔ اس صورتحال کے پیشِ نظر ایک دن سیکاسو جماعت کی عاملہ کی میٹنگ بلوائی گئی۔ صدر صاحب نے بتایا کہ مالی کے ریڈیوز کی ایک تنظیم یو آر ٹی ایل کے نام سے ہے اگر ہمارا ریڈیو اس تنظیم کا ممبر بن جائے تو اس صورتحال میں یہ ریڈیو کیلئے بہت اچھا ہوگا مگر اس کیلئے ہمیں اس تنظیم کو اسّی ہزار فرانک سیفا ممبرشپ کے دینے ہوں گے۔ مبلغ لکھ رہے ہیں کہ میٹنگ کے بعد قبل اسکے کہ خاکسار امیر صاحب سے اس خرچ کے بارے میں بات کرتا۔ ہمارے ایک نو مبائع گھر گئے اور پینتالیس ہزار فرانک سیفا لا کر دیا اور کہا کہ میرے پاس اس وقت یہی کچھ ہے، یہ رکھ لیں مگر یہ ریڈیو بند نہیں ہونا چاہئے۔

اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس سال مختلف ریڈیوز پر جو پیغام پہنچ رہے ہیں اس سے ریڈیو کے ذریعہ سے اور ٹی وی کے ذریعہ سے جو ان کا اندازہ ہے، اٹھارہ کروڑ چھبیس لاکھ افراد تک پیغام پہنچا ہے۔

احمدیہ ویب سائٹ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدیہ ویب سائٹ alislam.org بھی کام کر رہی ہے اور امریکہ اور کینیڈا اور پاکستان اور بھارت اور برطانیہ سے ان کے والنٹیئرز کام کر رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سولہ کتب ebooks کی شکل میں تیار ہو چکی ہیں جو آئی فون اور آئی پیڈ اور کِنڈل پر پڑھی جاسکتی ہیں۔ پھر میرے خطبات میرے تقاریر بھی اس میں موجود ہیں اور انوار العلوم کی 23 جلدیں اور خطباتِ محمود کی پچیس جلدیں آن لائن مہیا کر دی گئی ہیں۔ روحانی خزائن کیلئے حوالہ تلاش کرنے کا سسٹم انسٹال کیا گیا ہے اور جن کتب کے ترجمے انگریزی میں شائع ہو چکے ہیں وہ بھی اس سسٹم میں شامل ہیں۔ قرآنِ کریم کے اردو اور انگریزی تراجم اور تفاسیر کے علاوہ 43 زبانوں میں تراجم قرآنِ کریم آن لائن available ہیں۔ اس سال آٹھ ہزار سے زائد ویڈیوز کو ستّر لاکھ مرتبہ دیکھا گیا ہے۔

تحریکِ وقفِ نو

اس سال واقفینِ نو کی تعداد میں 2,801 کا اضافہ ہوا ہے اور اس وقت اللہ تعالیٰ کے فضل سے واقفینِ نَو کی کُل تعداد پچاس ہزار چھ سو ترانوے ہوگئی ہے۔ یعنی جب سے یہ سکیم شروع ہوئی تھی۔ لیکن اس میں سے ایک تعداد ایسی بھی ہے جو بیچ میں سے جھڑ گئے ہیں۔ لیکن میرا خیال ہے دس سے پندرہ فیصد ایسے ہیں۔ لڑکیوں کی تعداد انیس ہزار تین سو چھتیس ہے اور لڑکوں کی تعداد اکتیس ہزار تین سو ستاون۔ تعداد کے لحاظ سے پاکستان اور بیرونِ پاکستان کا موازنہ اس طرح ہے۔ پاکستان کی مجموعی تعداد اٹھائیس ہزار دو سو دس اور بیرونِ پاکستان بائیس ہزار چار سو تراسی۔

انڈیا ڈیسک لندن

اسی طرح مرکزی دفاتر میں ایک انڈیا ڈیسک کا دفتر ہے جیسے پہلے میں قادیان کی رپورٹ دے چکا ہوں۔ یہ وہاں کے تمام معاملات کو سنبھالتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کے تحت بھی بڑا اچھا کام ہو رہا ہے۔ اب قادیان میں شعبہ تاریخِ احمدیت بھی قائم ہو چکا ہے اور بہت سارے شعبے ہیں۔ اسی طرح تعمیرات نئی ہوئی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے کافی کام ہو رہے ہیں۔

بنگلہ ڈیسک

بنگلہ ڈیسک ہے ان کے تحت سبز اشتہار کا بنگلہ ترجمہ مکمل ہو چکا ہے اور اشاعت کیلئے پریس میں جا چکا ہے۔ حضرت مسیح موعود کی کتاب ''استفتاء'' کا ترجمہ مکمل ہو گیا ہے۔ براہین احمدیہ کے پہلے دو حصوں کا ترجمہ مکمل ہو گیا ہے۔ ہفتے کے اڑتالیس گھنٹے کے بنگلہ لائیو پروگرام آرہے ہیں۔ اسی طرح اور بہت سارے دوسرے پروگرام سوال جواب ہیں۔

فرنچ ڈیسک

فرنچ ڈیسک ہے، اسکے تحت بھی جیسا کہ میں نے بتایا قرآنِ کریم کا ترجمہ شائع ہوا ہے۔ بعض کتب کا ترجمہ شائع ہوا ہے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعض کتب اب بھی ترجمہ کے پراسس میں ہیں۔

ٹرکش ڈیسک

ٹرکش ڈیسک ہے، اس میں مندرجہ ذیل کتب کا ترجمہ کیا گیا ہے۔

ضرورۃ الامام، البلاغ، لیکچر سیالکوٹ، سیرۃ الابدال، سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کے جواب، لیکچر لدھیانہ، گورنمنٹ انگریزی اور جہاد۔ اور اس طرح بہت سارا لٹریچر ہے۔

چینی ڈیسک

چینی ڈیسک ہے، انہوں نے بھی بعض لٹریچر شائع کئے ہیں، کچھ کا ذکر میں نے کر دیا ہے۔

رشین ڈیسک

رشین ڈیسک ہے، یہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑا اچھا کام کر رہے ہیں اور خطبات کے ترجمے بھی اب ساتھ ساتھ جانے لگ گئے ہیں۔

عربک ڈیسک

عربی ڈیسک ہے، انہوں نے بھی کافی کام کیا ہے۔ ترجموں کی فہرست میں نے بتائی ہے کہ اس کے تحت بعض کتب کے ترجمے انہوں نے کئے ہیں۔

ایم ٹی اے تھری اور الحوار المباشر

عربوں کے تأثرات اور قبولیت احمدیت

ایم ٹی اے تھری اور ''الحوار المباشر'' کے متعلق جو لوگوں کے تأثرات ہیں اُس کے تحت بعض باتیں بیان کر دیتا ہوں۔

سیریا سے ایک صاحب لکھتے ہیں کہ آپ کو مبارک ہو، جس کام میں امتِ مسلمہ ایک ہزار سال سے ناکام ہے اس میں آپ کامیاب رہے ہیں۔ مسلمانوں کو ایم ٹی اے مبارک ہو جو نہ شدت پسندی کی طرف بلاتا ہے، نہ سخت گیری کی طرف ترغیب دیتا ہے۔ مسلمان عورتوں کو جماعت احمدیہ کا وجود مبارک ہو جو ان کو مساوات کی نظر سے دیکھتی ہے۔ تمام دنیا کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اصل اسلام مبارک ہو۔ بعد اس کے کہ اسلام کا نام باقی رہ گیا تھا اور قرآن کی تحریر باقی رہ گئی تھی۔ ساری دنیا کو آسمانی نعمت حضرت مسیح موعود کا ظہور مبارک ہو۔ میں بہرہ تھا اب سننے لگا ہوں، اندھا تھا اب دیکھنے لگا ہوں، گمراہ تھا اب راہِ راست پر آیا ہوں، شبہات میں گرفتار تھا اب حقیقی اسلام سے آشنا ہو گیا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس بگڑی ہوئی امّتِ مسلمہ سے عذاب دور نہیں کرے گا جب تک وہ اس آسمانی آواز پر لبیک نہیں کہتی۔ آپ لوگ اسلام کے سپاہی ہیں۔ مَیں نے آپ سے سچائی اور دیانت داری سیکھی ہے۔ آپ سے محبت پا کے اُس ساری خلقِ خدا میں تقسیم کرنے کا شوق پیدا ہوا ہے۔ آپ کا شکریہ ادا کرنے کے لئے میرے پاس الفاظ نہیں۔

ایک صاحب یمن سے لکھتے ہیں کہ ایک عرصہ سے ایم ٹی اے دیکھتا تھا۔ ایک صحافی اور محقق ہونے کے ناطے حقیقتِ حال جاننے کا شوق تھا لہٰذا جماعت کے مخالفین کی کتب بھی پڑھیں۔ مَیں نے دیکھا کہ ان میں جماعت پر ناروا الزام تراشی کی جاتی ہے، حتیٰ کہ تکفیر کی جاتی ہے۔ مزید تحقیق کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا کہ اس میں وہی پرانے غلط الزامات کے سوا کچھ نہیں جیسا کہ دعویٔ وحی و نبوت اور انگریزوں کی مدح وغیرہ وغیرہ۔ دوسری طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عربی دانی جیسے معجزات دیکھتا تھا۔ یہ بھی الٰہی معجزہ تھا کہ امام مہدی کو فارسی الاصل پیدا کیا گیا۔ ضروری نہیں کہ عربوں میں ہی مہدی آتا کیونکہ ہدایت اور نبوت صرف عربوں سے ہی مختص نہیں۔ دوسری دنیا کا کیا قصور ہے؟ اسلام کے آخری زمانے میں غریب ہو جانے کا میرے نزدیک ایک یہ بھی مطلب ہے کہ اس کی نشاۃ ثانیہ غیر عرب ملک سے شروع ہوگی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پڑھ کر اس نتیجہ پر پہنچا کہ آپ نے اسلام کا صحیح تصور دوبارہ پیش کیا ہے جس کو لوگوں نے بھلا دیا تھا یا بگاڑ دیا تھا۔ اسلام امن اور سلامتی کا نام ہے لیکن مسلمان آپس میں لڑ مَر رہے ہیں۔ کوئی خونی مہدی کا انتظار کر رہا ہے تو کوئی مہدی کے غار سے نکلنے کا منتظر ہے۔ لیکن ایک جماعت احمدیہ ہے جو حقیقی مہدی کو مان کر اس کی پیروی کر رہی ہے۔

ایک صاحب مراکش سے لکھتے ہیں، 2009ء میں مجھے جماعت احمدیہ سے تعارف حاصل ہوا اور یقین ہو گیا کہ حضرت اقدس مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام ہی وہ مسیح موعود ہیں جن کی بشارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عطا فرمائی تھی چنانچہ میں نے چند دن قبل بیعت کر لی ہے۔ مَیں ایمان تو اُس وقت لے آیا تھا جب میں نے آپ کی کتب کا مطالعہ کیا اور یہ جانا کہ ایسا کلام خدا تعالیٰ کے ماموروں کے سوا کوئی نہیں لکھ سکتا۔ اپنی استقامت اور اعلیٰ روحانی تبدیلیوں کے پیدا ہونے اور جماعت کا فعال اور مفید رکن بننے کیلئے اور باقی دوستوں کی ہدایت کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

پھر مراکش سے ہی ایک صاحب لکھتے ہیں، مَیں تاریخ اور جغرافیہ کا استاد ہوں اور باوجودیکہ خدا تعالیٰ نے بڑی نعمتوں سے نوازا، ترقی بھی ہوگئی، مکان بھی ہیں لیکن میں نفس کی ضلالتوں میں پڑا رہا اور گناہوں میں گھرتا گیا۔ حتیٰ کہ خدا تعالیٰ نے بیعت کی توفیق دی۔ میں نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ شروع کیا تو احساس ہوا کہ یہی میرے زخموں کا مرہم اور میری روح کا علاج ہے۔ مجھے تزکیۂ نفس کی فکر پیدا ہوئی۔ اور پھر کہتے ہیں مجھے آپ کو اس غرض سے لکھنے کا احساس بیدار ہوا۔ دعا کریں۔ مجھے دعا کے لئے لکھ رہے ہیں۔

پھر الجزائر سے ایک صاحب میرے امریکہ کے خطاب کے بارے میں لکھتے ہیں کہ یہ دلیرانہ خطاب قدرتِ ثانیہ کی صداقت کی واضح دلیل ہے۔

پھر الجزائر سے ایک صاحب لکھتے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر پر پہلی نگاہ پڑتے ہی اُن کی صداقت کا قائل ہو گیا اور ایمان لے آیا۔ مجھے یقین ہو گیا کہ آپ مرسلِ سماوی ہیں اور سچے ہیں۔ میں نے عام لوگوں اور اولیاء اور محدثین کا کلام بھی پڑھا ہے جو کہ عام

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

بہشت دیکھنا اسی کو نصیب ہوتا ہے جو پہلے دوزخ دیکھنے کو تیار ہوتا ہے

دوزخ سے مراد آئندہ دوزخ نہیں بلکہ اس دنیا میں مصائب شدائد کا نظارہ مراد ہے

(ملفوظات، جلد چہارم، صفحہ 31، ایڈیشن 1988ء)

طالبِ دُعا: سید ادریس احمد (جماعت احمدیہ ترپپور، صوبہ تامل ناڈو)

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:

مومن وہ ہے کہ جس کے دل میں محبتِ الٰہی نے عشق کے رنگ میں جڑ پکڑ لی ہو

اس نے فیصلہ کر لیا ہو کہ وہ ہر ایک تکلیف اور ذلت میں بھی خدا تعالیٰ کا ساتھ نہ چھوڑے گا

(ملفوظات، جلد چہارم، صفحہ 31، ایڈیشن 1988ء)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیماپوری، سابق امیر ضلع وافراد خاندان ومرحومین، جماعت احمدیہ گلبرگہ (کرناٹک)

لوگوں سے بالکل مختلف اور الہامِ الٰہی اور کشف پر مبنی ہوتا ہے۔ اپنے عمل میں ابھی کمی اور کمزوری محسوس ہوتی ہے، براہِ کرم دعا کریں۔

مدینہ منورہ سے ایک صاحب لکھتے ہیں کہ ساری دنیا میں اسلام پھیلانے کی اس مساعی پر آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ میں حرم شریف جاتا ہوں تو وہاں زبانِ حال سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ گفتگو کرتا اور سوچتا ہوں کہ سیاسی مفادات کی وجہ سے کس طرح لوگ مختلف مسائل کا شکار ہیں۔ کہیں قتل و غارت اور بھوک و افلاس ہے تو کہیں بے حد ثروت اور امیری۔ اسلام میں اور دیگر ادیان میں بھی اختلاف پیدا ہو چکے ہیں۔ میری بیعت کا واقعہ اس طرح ہے کہ میں اپنے اردگرد کئی امور میں اختلافات دیکھا کرتا تھا۔ میرا نقطۂ نظر دوسرے لوگوں سے مختلف تھا جس کی وجہ سے مَیں ان کے خیال میں مشکلات پیدا کرنے والا شخص تھا۔ مَیں ہمیشہ ہدایت یابی اور حق و باطل میں تمیز کرنے کی توفیق پانے کی دعا کیا کرتا تھا۔ مولویوں کی جماعت احمدیہ کے خلاف بہتان طرازی نے میری توجہ جماعت کی طرف پھیری۔ اُن کی الزام تراشیوں میں ایسی باتیں اور مبالغات تھے جو کوئی عقل مند آدمی نہیں کہہ سکتا۔ تحقیق اور دعا جاری رکھی۔ اسی دوران متعدد خوابیں دیکھیں اور بیعت کر لی۔ کہتے ہیں بیعت کے بعد ایک خواب میں دیکھا کہ ایک سڑک پر چل رہا ہوں جس پر بہت سی کاریں برق رفتاری سے گزر رہی ہیں۔ واپسی پر زوردار آواز آئی کہ فلاں بڑی گاڑی جو ابھی گزری ہے اُلٹ جائے گی۔ مَیں نے مڑ کر دیکھا تو وہ الٹ چکی تھی۔ اور اس نے بجلی کا ایک کھمبا بھی گرا دیا تھا اور یوں لگا کہ بجلی کا گویا ایک سیلاب آ گیا۔ میں بجلی اور آگ سے بچنے کے لئے اوپر کی طرف اچھلتا ہوں اور میرا جسم ہوا میں لٹک جاتا ہے اور میں آگ سے بچ جاتا ہوں۔ جب باقی ہر چیز جل جاتی ہے اُس کے بعد آگ ختم ہو جاتی ہے اور میں آرام سے زمین پر آ جاتا ہوں۔ اس دوران آواز آئی کہ تم آگ کے گڑھے کے کنارے پر تھے لیکن اللہ نے تمہیں بچا لیا۔ مجھے اس کی یہ تفہیم ہوئی کہ مجھے یہ نجات حَکم اور عدل مسیح موعود کے ماننے کی وجہ سے ملی ہے۔ بیعت کے نتیجہ میں ہماری ارواح کا تزکیہ ہوا ہے اور ہدایت نصیب ہوئی ہے۔

سعودی عرب سے ایک صاحب لکھتے ہیں کہ جب حضرت مسیح موعود کی تصویر اور حضور علیہ السلام کا دعویٰ ایم ٹی اے پر سنا، اُسی وقت اُس کی تصدیق کی ہے۔ دو سال قبل خواب میں دیکھا تھا کہ مَیں اور میری والدہ ایک پہاڑ پر چڑھ رہے ہیں۔ اسی دوران ایک کہف سے ایک شخص نکل کر اوپر چڑھنے میں میری مدد کرتا ہے۔ میری والدہ نیچے گر جاتی ہیں مَیں اُنہیں اُٹھانے کی کوشش کرتا ہوں لیکن کامیاب نہیں ہوتا۔ وہ شخص کہتا ہے کہ اُنہیں چھوڑ دو اور مجھے غار میں جا کر چھوڑ دیتا ہے اور تھوڑی دیر بعد بعض نوجوانوں کو ساتھ لے کر آتا ہے جو مجھے سلام کرتے ہیں لیکن میرا ہاتھ بڑھانے پر مصافحہ نہیں کرتے۔ مَیں سب پوچھتا ہوں تو وہ شخص کہتا ہے کہ یہ فرشتے ہیں۔ اس پر مجھے محسوس ہوتا ہے کہ میں جنت میں فرشتوں کے ساتھ ہوں۔ اُن میں ایک شخص ان سے مختلف ہے اور سیاہ لباس پہنے ہوئے ہے جبکہ باقی نوجوان خلیج کے لوگوں جیسا لباس پہنے ہوئے ہیں۔ مَیں جنت میں ایک عجیب سی چیز تلاش کر رہا ہوں جو مقدس لکڑی کی بنی ہوئی ہے۔ وہاں مصطفی ثابت صاحب سے ملتا جلتا ایک شخص میز کے سامنے بیٹھا ہے۔ کئی سال بعد جب جماعت سے تعارف ہوا تو خواب کی سمجھ آئی کہ خواب میں مذکور شخص امام مہدی تھے اور فرشتوں سے مراد افرادِ جماعت احمدیہ ہیں۔ جو جنت دیکھی وہ بالکل حدیقۃ المہدی جیسی تھی۔

سیریا سے ایک خاتون لکھتی ہیں، بچپن میں حضرت مسیح موعود کو خواب میں دیکھا تھا اور بعینہٖ وہی احساس تھا جیسا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھنے پر ہوا۔ لمبی بحث و تمحیص کے بعد میری بہن نے بیعت کر لی تاہم مَیں دعا کرتی رہی کہ اللہ تعالیٰ راہِ راست کی طرف رہنمائی فرمائے۔ اس پر بیداری کی حالت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تو حضور نے فرمایا کہ فوراً بیعت کر لو کیونکہ جماعت احمدیہ سچی جماعت ہے۔ مَیں نے یہ خواب اپنے خاوند سے بیان کی تو اُس نے تمسخر اور استہزاء کیا۔ دوسری رات خواب میں دیکھا کہ میں ایک جماعت کے ساتھ ہوں اور میرا خاوند جہنم کی آگ میں جل رہا ہے۔ تیسری رات دیکھا کہ وہ شیطان سے جھگڑ رہا ہے۔ اگلی رات دیکھا کہ خدا سے باتیں کر رہا ہے اور کہہ رہا ہے کہ کیا شیخ انس نے بیعت کر لی ہے۔ (میرے خاوند شیخ انس کے مرید ہیں) تو اللہ تعالیٰ نے اُسے کہا کہ اے احمد ناعورہ، تو شیخ انس کی بات پر کان دھرتا ہے مگر میری بات نہیں مانتا۔ اس رمضان میں ایک کشف میں اپنے والد صاحب کو دیکھا، مجھے کہہ رہے ہیں کہ ابھی بیعت نہ کرو، عید کے بعد ہم دونوں بیعت کریں گے۔ میں جماعت کے افکار اور مسیح موعود کی بعثت سے مطمئن ہوں اور آپ پر ایمان رکھتی ہوں۔

خطبات جمعہ کی افادیت

خطباتِ جمعہ جو لائیو جاتے ہیں، اس کی افادیت بھی بڑھی ہے۔ ایک خاتون تیونس سے لکھتی ہیں کہ میں نے جماعت کی ویب سائٹ سے آپ کے خطباتِ جمعہ ڈاؤن لوڈ کئے ہیں اور ان کا مطالعہ کرتی ہوں۔ میں نے ان سے بہت ہی فائدہ اُٹھایا اور قرآنِ کریم کو سمجھنے کے اسلوب سیکھے ہیں اور صفاتِ باری تعالیٰ کے مضامین سمجھے ہیں نیز علمی اور عملی طور پر صراطِ مستقیم کی اصل حقیقت کا ادراک ہوا ہے۔

اردن سے ایک صاحب لکھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اُس نے ہمیں خلافت کی نعمت سے نوازا ہے جس کی برکتوں کو وہی شخص سمجھ سکتا ہے جس نے آپ کی دعاؤں کا قبولیت سے مشاہدہ کیا ہے۔ گزشتہ ہفتوں میں میں نے آپ کے خطبات سے بہت استفادہ کیا جن میں آپ نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ کے واقعات بیان فرمائے ہیں۔ ان خطبات سے میرا دل حضور اور آپ کے صحابہ کی محبت کے جذبات سے بھر گیا ہے۔

ایک صاحب تیونس سے لکھتے ہیں۔ مَیں آپ لوگوں سے بہت محبت رکھتا ہوں۔ یومِ مسیح موعود کے موقع پر ''اِسۡمَعُوۡا صَوۡتَ السَّمَآءِ'' کے عنوان سے پروگرام سنا۔ اسکے بارے میں اتنا کہتا ہوں کہ اگر میں یہ پروگرام پیش کرنے والوں کے پاس ہوتا تو اُن کے ہاتھ چومتا۔ مَیں بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شامل ہوتا ہوں۔

پھر سعودیہ سے ایک صاحب لکھتے ہیں، بیعت سے پہلے مَیں نے دیکھا کہ میں ایک سڑک پر کھڑا ہوں اور بڑے بڑے برجوں کو گرتے ہوئے دیکھتا ہوں جن کے سامنے میرے پرانے دوست کھڑے ہیں۔ مَیں اُنہیں بلند آواز سے متنبہ کرتا ہوں لیکن وہ کوئی توجہ نہیں کرتے بلکہ مجھ پر زور زور سے ہنستے ہیں۔ پھر ایک شخص میرے پیچھے سے آ کر میرے کندھے پر ہاتھ رکھ لیتا ہے اور مجھے کہتا ہے بیٹا ہمارے ساتھ سوار ہو جاؤ۔ مَیں نے مڑ کر دیکھا تو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام ہیں۔ اسکے بعد مَیں نے بیعت کر لی۔ واقعات تو بیشمار ہیں، وقتاً فوقتاً چھپتے جائیں گے۔

ریویو آف ریلیجنز

پھر ''ریویو آف ریلیجنز'' ہے۔ مختلف ممالک میں مجموعی لحاظ سے، چودہ ہزار سے اوپر کی تعداد میں شائع ہوتا ہے۔ اب کینیڈا سے بھی چھپنا شروع ہو گیا ہے۔ افریقن ممالک سے بھی چھپ رہا ہے۔

انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف آرکیٹکٹس اینڈ انجینئرز

انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف آرکیٹکٹس اینڈ انجینئرز ہے۔ انہوں نے بھی بڑے اچھے کام کئے ہیں۔ ایک ویلج پراجیکٹ شروع کیا ہے اور اسکے تحت ایک گاؤں ماڈل ویلج بنایا ہے۔ اس میں بہت ساری سہولیات مہیا کی ہیں جس میں ستر گھروں میں پینے کا پانی بذریعہ Tap یعنی ٹوٹی کا پانی پہنچے گا۔ سولر پاور بجلی پہنچے گی۔ گاؤں میں ایک پچیس سو لیٹر کا اوورہیڈ (Overhead) ٹینک بنایا ہے اور بجلی کے سولر پینل لگائے ہیں۔ کمیونٹی سنٹر بنایا ہے۔ اسی طرح اب مَیں نے اُن کو کہا ہے کہ وہاں گلیوں کو بھی پکا کرنے کا ایک پروگرام اُس میں شامل کر لیں۔ یہ جو پانی مہیا کرنے کا کام ہے، یہ افریقن ممالک میں بہت اہم کام ہے جہاں بچے کئی کئی میل سے پانی سروں پر اُٹھا کے لے کے آتے ہیں۔

امیر صاحب بورکینا فاسو لکھتے ہیں کہ ایک غیر از جماعت دوست ہیں جو منگودارا (Mangodara)، اور بنفورا ریجن (Banfora) میں حکومت کی طرف سے یہاں نلکوں کے انچارج ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ جماعت احمدیہ واحد جماعت ہے جس نے اپنا سارا سامان ٹرک پر لاد کر بغیر کسی معاوضے کے بستی بستی پھر کر تمام نلکے جو کافی عرصے سے ناقابلِ استعمال تھے، ٹھیک کئے ہیں اور اُن میں نیا سامان ڈالا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میرے بیس سالہ دور میں یہ پہلا واقعہ ہے کہ مسلمانوں میں سے ایک جماعت خدا تعالیٰ کی خاطر، معاوضہ کے بغیر اور مذہب و ملّت اور رنگ و نسل کی قید سے بالاتر ہو کر ان نلکوں کو ٹھیک کر کے غریبوں کی پیاس بجھا رہی ہے۔ ہم لوگ آپ کو دعا ہی دے سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے یہاں کے انجینئر جو یہیں کے پڑھے لکھے ہیں، بعض پاکستان سے یہاں پڑھنے آئے اور یہیں کے ہو گئے لیکن بعض یہاں پیدا ہوئے اور یہیں کے ہیں، وہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے وقفِ عارضی پر جاتے ہیں اور بڑا اچھا کام کر رہے ہیں اور بڑی تکلیف اُٹھا کے وہاں رہتے ہیں۔

کنشاسا سے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ نکسالا (Niksala) جاتے ہوئے ایک گاڑی جنگل میں پھنس گئی۔ اس جگہ زمین بہت نرم تھی۔ جتنا زور گاڑی نکالنے کے لئے لگایا جاتا اتنی گاڑی زمین میں دھنس جاتی تھی۔ صبح آٹھ بجے ہم نکلے تھے سترہ گھنٹے کے تکلیف دہ سفر کے بعد، کچھ حصہ پیدل اور کچھ حصہ موٹر سائیکل پر سفر کر کے رات کو ایک بجے باندوندو پہنچے اور صرف پینسٹھ کلومیٹر کا یہ فاصلہ تھا۔ تو اس طرح کی مشکلات بھی ان کو پیش آتی ہیں۔

مخزنِ تصاویر

مخزنِ تصاویر کا شعبہ ہے، ان کی نمائش لگی ہوئی ہے۔ دیکھ لیں۔ اچھا کام کر رہے ہیں۔

قیدیوں سے رابطہ اور خبر گیری

قیدیوں سے رابطہ اور خبر گیری میں بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھا کام ہو رہا ہے اور جہاں پولیس افسروں سے رابطہ ہوتا ہے، وہاں بہت سے قیدیوں کو تبلیغ کرتے ہیں۔ ان میں سے کئی احمدی بھی ہو جاتے ہیں۔

مجلس نصرت جہاں

مجلس نصرت جہاں کے تحت بارہ ممالک میں اکیالیس ہسپتال اور کلینک کام کر رہے ہیں۔ چوالیس مرکزی ڈاکٹر ہیں۔ گیارہ مقامی ڈاکٹر ہیں۔

اسکے علاوہ بارہ ممالک میں 681 ہائر سیکنڈری سکول اور جونیئر سیکنڈری سکول اور پرائمری سکول کام کر رہے ہیں۔ اس سال سیرالیون میں بھی ایک سیکنڈری سکول کا اجراء ہوا ہے۔

فری میڈیکل کیمپس

آنکھوں کے فری آپریشن، خون کے عطیات

فری میڈیکل کیمپ اللہ تعالیٰ کے فضل سے لگ رہے ہیں۔ آنکھوں کے فری آپریشن ہو رہے ہیں۔ بورکینا فاسو میں پہلے 100 کا ٹارگٹ تھا اب چار ہزار آپریشن ہو چکے ہیں۔ خون کے عطیات میں بھی مختلف ممالک میں اچھا کام ہو رہا ہے۔ چیریٹی واک کے ذریعہ سے بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھا کام ہو رہا ہے۔ جو بھی فنڈ اکٹھا کرتے ہیں وہ پھر لوکل چیریٹی کو دیتے ہیں۔ ہیومنٹی فرسٹ کے ذریعہ سے بھی اللہ کے فضل سے کافی کام ہو رہا ہے۔

نومبایعین سے رابطہ

نومبایعین سے رابطے کا جو کام تھا، بہت بڑا کام تھا، اس میں گھانا سرِ فہرست ہے۔ انہوں نے دورانِ سال 7190 نومبایعین سے رابطہ کیا۔ گزشتہ سالوں سے اب تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے نو لاکھ انتالیس ہزار پانچ سو نوے نومبایعین سے یہ رابطہ کر چکے ہیں جن کے رابطے ختم تھے۔ نائیجیریا نے اس سال اکتیس ہزار تین سو باون نومبایعین سے رابطہ کیا۔ یہ بھی چھ لاکھ سے اوپر کر چکے

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

ایسی مجلسوں سے ہمیشہ بچنا چاہئے جو دین سے دُور لے جانے والی ہوں، جو صرف کھیل کود میں مبتلا کرنے والی ہوں

(خطبہ جمعہ فرمودہ 16 جولائی 2004ء)

طالب دعا: شیخ غلام احمد، نائب امیر جماعت احمدیہ بھدرک (اڈیشہ)

ارشاد حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس

ایسی مجالس سے ہی سلامتی ملتی ہے جہاں خدا کا ذکر ہو رہا ہو اس کے دین کی عظمت کی باتیں ہو رہی ہوں

(خطبہ جمعہ فرمودہ 16/جولائی 2004ء)

طالب دعا: افراد خاندان مکرم شیخ رحمۃ اللہ صاحب (جماعت احمدیہ سورو، صوبہ اڈیشہ)

ہیں۔ بورکینا فاسو نے انیس ہزار دو سو چھیالیس سے رابطہ کیا اور اس طرح اللہ کے فضل سے رابطوں میں کافی تعداد بڑھ رہی ہے۔

امسال ہونے والی بیعتیں

امسال ہونے والی بیعتیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے پانچ لاکھ چالیس ہزار سات سو بیاسی (540782) ہیں اور ایک سو سولہ (116) ممالک سے تین سو نو (309) قومیں احمدیت میں داخل ہوئی ہیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

مالی میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک لاکھ چونتیس ہزار چار سو اسی بیعتیں ہیں۔ نائیجیریا کی بیعتوں کی تعداد ترانوے ہزار ہے۔ غانا کی اٹھاون ہزار سات سو سولہ۔ بورکینا فاسو پچاس ہزار تین سو نانوے۔ آئیوری کوسٹ گیارہ ہزار۔ اسی طرح مختلف ہیں۔ جماعت بینن کو اس سال اڑتالیس ہزار سے اوپر بیعتوں کی توفیق ملی۔ کیمرون چوبیس ہزار، سیرالیون کو ترپن ہزار اور اس طرح بہت سارے دوسرے ممالک ہیں۔ ہندوستان میں بھی اللہ کے فضل سے تین ہزار تین سو بائیس بیعتیں ہوئیں۔

رویائے صادقہ کے ذریعہ قبول احمدیت

یمن سے ایک صاحب لکھتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کے بارے میں جاننے سے پہلے ایک دن میں نے خواب میں دیکھا کہ چاند سے بارش ہوئی ہے اور میرے گھر میں یہ بارش پڑی ہے۔ اس کے بعد مجھے جماعت احمدیہ کے بارے میں معلوم ہوا اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعا کے بارے میں یعنی سچے اور جھوٹے کے مابین فرق کرنے والی دعا کے بارے میں بھی علم ہوا۔ میں نے دعا کی اور رمضان میں ایک روز میں نے خواب میں چودھویں کا روشن چاند دیکھا جسکے اردگرد پانچ روشن ستارے نظر آئے اور دیکھا کہ ایک منارہ آسمان سے میرے گھر کی طرف نازل ہو رہا ہے۔ اسکے بعد میں نیند کی حالت سے بیدار ہو گیا۔ پھر جب میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور پانچوں خلفاء کی تصاویر دیکھیں تو حیران ہو کر رہ گیا کہ ایک چاند اور پانچ ستارے۔ اس خواب سے مجھ پر احمدیت کی سچائی ظاہر ہوگئی۔ اب میں جماعت احمدیہ کو سچ سمجھتا ہوں اور بیعت کرنا چاہتا ہوں، چنانچہ انہوں نے بیعت کرلی۔

پھر مالی سے ہمارے مبلغ لکھتے ہیں کہ ایک دن ہمارے سیکاسو کے ریڈیو سٹیشن میں تقریباً پچھتر کلومیٹر دور سے ایک معمر بزرگ آئے اور کہا کہ میں جماعت احمدیہ میں داخل ہونا چاہتا ہوں۔ انہوں نے بتایا کہ میرا آج تک کسی بھی فرقے سے تعلق نہیں رہا۔ میں ہمیشہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کرتا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اسلام کی تعلیمات سکھایا کرتے تھے۔ جب ریڈیو احمدیہ سننا شروع کیا تو آنحضور ﷺ میرے خواب میں آئے اور فرمایا کہ اب احمدیہ ریڈیو سے اسلام سیکھا کرو۔ میں آنحضور ﷺ کے ارشاد کی تعمیل میں حاضر ہوا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے انہوں نے بیعت کی اور واپس اپنے گاؤں میں جاکر بہت تبلیغ کر رہے ہیں۔

مالی کے ہی ایک شخص مشن ہاؤس آئے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر کو دیکھا اور پوچھا یہ کون ہیں؟ جب ان کو بتایا گیا کہ یہ امام مہدی علیہ السلام ہیں تو وہ کہنے لگے مَیں نے ان کو خواب میں دیکھا ہے اور انہوں نے مجھے خواب میں نماز پڑھنا سکھائی تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصویر دیکھتے ہی انہوں نے بیعت کرلی۔

مالی سے معلم صاحب لکھتے ہیں کہ ایک دن انہوں نے ایک بزرگ کو کتاب ''القول الصریح فی ظھور المھدی والمسیح'' پڑھنے کیلئے دی۔ چند دن بعد وہ بزرگ احمدیہ مشن ہاؤس آئے اور انہوں نے بتایا کہ جس دن ہم نے کتاب دی تھی انہوں نے اس کتاب کو معمولی سمجھ کر رکھ دیا۔ لیکن اسی دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم اُن کی خواب میں تشریف لائے اور انہوں نے یہی کتاب دیتے ہوئے تاکید سے فرمایا کہ اس کتاب کو غور سے پڑھو۔ چنانچہ اس پر انہوں نے یہ کتاب پڑھنی شروع کی تو کتاب پڑھنے کے دوران انہوں نے اس کتاب میں عجیب لطف اور صداقت پائی۔ ابھی انہوں نے کتاب کے چند صفحات ہی پڑھے تھے کہ انہوں نے احمدی ہونے کا فیصلہ کرلیا۔ چنانچہ وہ بیعت کرکے شامل ہوگئے۔

مراکش کے ایک دوست مالکی سعید صاحب جو فرانس میں مقیم ہیں، کہتے ہیں کہ میں ایم ٹی اے دیکھتا تھا لیکن جماعت احمدیہ فرانس کے مشن میں کبھی نہیں گیا تھا۔ ایک دن میں نے مشن ہاؤس جانے کا سوچا۔ مشن ہاؤس میں فرانس میں موجود عرب ڈیسک کے انچارج سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب ''حقیقۃ الوحی'' پڑھنے کیلئے دی۔ جب انہوں نے اس کتاب کو پڑھ لیا تو اُس کے کچھ دنوں کے بعد وہاں کے عرب ڈیسک کے انچارج کا ان کو دوبارہ فون آیا کہ ساری چیزیں پڑھنے اور دیکھنے کے بعد پھر آپ نے ابھی تک بیعت کیوں نہیں کی؟ کہتے ہیں میں نے کہا کہ میں بیعت کرنے والا ہوں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے دکھایا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام ہی سچے ہیں۔

بورکینا فاسو کے امیر صاحب لکھتے ہیں کہ ایک گاؤں میں ہمارے معلم گئے تو ایک شخص کو جماعت کا پیغام پہنچایا مگر وہ بضد تھا کہ پہلے عیسیٰ علیہ السلام آئیں گے۔ معلم صاحب نے رات اسی گاؤں میں قیام کیا اور صبح واپس چلے گئے۔ ابھی راستہ میں تھے کہ اسی آدمی کا فون آیا کہ واپس آؤ مَیں بیعت کرنا چاہتا ہوں۔ معلم صاحب نے بیعت کرنے کی وجہ پوچھی تو اُس نے بتایا کہ مَیں نے گزشتہ رات خواب میں ایک نور اور روشنی دیکھی ہے اور کوئی کہہ رہا تھا کہ جس عیسیٰ نے آنا تھا وہ تو وہی ہے جس کو اس معلّم نے مانا ہے۔ اس کے بعد میرے لئے شک وشبہ کی کوئی گنجائش نہیں رہی ہے۔

جرمنی سے ہمارے مبلغ لکھتے ہیں کہ ایک عرب دوست نے جماعت احمدیہ جرمنی کی ویب سائٹ کو وزٹ کرنے کے بعد ہمارے ویزبادن کے لوکل سیکرٹری صاحب تبلیغ سے رابطہ کیا اور کہا کہ میں بیعت کرنا چاہتا ہوں۔ یہ بات اتنی اچانک تھی کہ ہمارے سیکرٹری تبلیغ نے اُس دوست کو کہا کہ آپ پہلے جماعتی لٹریچر کا مطالعہ کریں۔ انہوں نے کہا کہ مَیں نے جماعت احمدیہ کا ہوم پیج دیکھ لیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ میں نے 2008ء میں خواب کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کرلی تھی۔ اسکے بعد آپ لوگوں کو تلاش کر رہا تھا اور بالآخر آپ کی ویب سائٹ کے ذریعہ مَیں اپنی منزل کو پہنچ گیا۔

مسی ساگا کینیڈا سے مبلغ لکھتے ہیں کہ ایک زیرِ تبلیغ بنگالی خاتون عشرت صاحبہ کو دعا کے لئے تحریک کی گئی تاکہ اُن کی رہنمائی اور تسلی ہو۔ چنانچہ انہوں نے دعا کی تو خواب میں دیکھا کہ جیسے پیس ویلیج کا علاقہ ہے اور جلسے کا ماحول ہے۔ موصوفہ جب وہاں پہنچتی ہیں تو میرا معلوم ہوتا ہے کہ میں آ رہا ہوں، میری گاڑی آ رہی ہے اور سیکیورٹی والے اُسے روک دیتے ہیں کہ وہ آگے نہیں جاسکتی۔ اس پر وہ خواب میں بڑی پریشان ہوتی ہے کہ کسی طرح مجھ سے ملاقات ہو جائے۔ تو اتنی دیر میں کہتے ہیں کہ میری گاڑی اسکے بالکل قریب آگئی اور میں نے اُس کی طرف دیکھ کر سیکیورٹی والوں کو کہا کہ اسے آنے دو۔ چنانچہ موصوفہ جلدی سے ایک پنڈال میں پہنچ جاتی ہیں۔ وہاں میں نے اُس کا حال پوچھا، دلجوئی کی اور آنکھ کھلنے پر اس کی آنکھیں آنسوؤں سے تر تھیں اور دل نہایت پُرسکون تھا۔ چنانچہ اس خواب کے بعد اُس نے بیعت کرلی۔

مولویوں کا احمدیت قبول کرنا

مولویوں کا احمدیت قبول کرنا۔ یہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے معجزات ہو رہے ہیں۔ مولوی جو عقلمند ہیں، پڑھے لکھے ہیں، حقیقی علماء ہیں انہوں نے تو ہونا ہی ہے۔ مالی کے علاقہ سان (San) میں احمدیت کی بہت مخالفت ہے۔ یہ مخالفت زیادہ تر مولوی کر رہے ہیں۔ ایک دن انہی مولویوں میں سے ایک مولوی نے کال کی اور احمدیوں کو اسلام کی خدمت پر مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ احمدیہ ریڈیو بہت عظیم الشان کام کر رہا ہے۔ باقی مولوی تو احمدیت قبول نہیں کر رہے مگر وہ احمدیت کو حق پر دیکھ کر اُسے قبول کرتے ہیں کیونکہ جو احمدیہ ریڈیو پر چلایا جاتا ہے۔ وہی حقیقی اسلام ہے۔ اسی طرح آئیوری کوسٹ کے بھی ایک امام صاحب نے بیعت کی۔

نشان دیکھ کر بیعتیں

پھر نشانات کو دیکھ کر بیعتیں ہیں۔ کبابیر کے مبلغ لکھتے ہیں کہ قُصی (Qusai) صاحب اپنے دوست کے ساتھ ایک دن کہیں جا رہے تھے۔ اس دن موسم گرم تھا اور گرمی کی شدت سے دونوں کے جسم سے پسینہ ٹپک رہا تھا۔ قُصی صاحب نے میرا نام لیا اور اپنے دل میں کہا کہ یا الٰہی! اگر واقعی یہ خلیفہ جو جماعت احمدیہ کا ہے، یہ سچا ہے تو ہمارے لئے ٹھنڈی ہوا بھیج اور نشانی ظاہر کردے۔ تو کہتے ہیں کہ اچانک قُصی صاحب کے اوپر ٹھنڈی ہوا پڑی اور اُن کے ماتھے کا پسینہ سوکھ گیا۔ قُصی صاحب نے اپنے دوست سے کہا کیا ٹھنڈی ہوا آئی ہے۔ دوست نے کہا کون سی ہوا؟ کس کی بات کر رہے ہو؟ تو قصی صاحب نے کہا کہ ابھی جو ہوا آئی ہے، دیکھو میرے ماتھے پر اب کوئی پسینہ نہیں ہے۔ دوست نے کہا کہ لگتا ہے تم پاگل ہو گئے ہو۔ قصی صاحب نے کہا کہ میں نے جو نشان مانگا تھا وہ مجھے مل گیا ہے۔ چنانچہ انہوں نے بیعت کرلی۔

مالی سے ہمارے معلم لکھتے ہیں۔ ریجن کے ایک غیر از جماعت دوست محمد امین ایک دن مشن ہاؤس آئے اور کہا کہ اُس کے گلے میں مچھلی کا کانٹا پھنسا ہوا ہے اور باوجود علاج کروانے کے نکل نہیں رہا جس کی وجہ سے بہت تکلیف میں ہے۔ اس کے ساتھ ہی اُس نے کہا کہ آپ میرے لئے دعا کریں، اگر احمدیت سچی ہوئی تو وہ اس تکلیف سے نجات پائے گا اور ساتھ ہی احمدیت میں داخل ہوجائے گا۔ معلم صاحب کہتے ہیں ہم نے دعا کی کہ اے اللہ! یہ تیری پیاری جماعت کی سچائی کا معاملہ ہے۔ تُو اس شخص کو تکلیف سے نجات دے اور احمدیت کی سچائی کا نشان ظاہر کر۔ ابھی دعا شروع کئے تھوڑا وقت ہی گزرا تھا کہ اس شخص کو قے آئی اور ساتھ ہی کانٹا بھی نکل گیا جس پر اُس شخص نے خدا کا شکر ادا کیا اور بیعت بھی کرلی۔

حافظ عبدالمنان صاحب میرٹھ یوپی نے گزشتہ سال قادیان آکر بیعت کی۔ یہ دوست بھی اپنے علاقے میں دعوتِ الی اللہ میں مشغول ہیں۔ ان کی ایک بیٹی اپنے علاقے میں مدرسہ چلاتی تھی۔ جب بیعت کرکے گھر گئے تو اُن کی بیٹی نے اُن کا وہ لٹریچر جو قادیان سے لے کر گئے تھے، بشمول قرآنِ کریم جلا دیا۔ کچھ عرصہ بعد بچی بیمار ہو گئی۔ اس بنا پر شدت سے اُسے اپنی غلطی کا احساس ہوا۔ اُس نے اپنے والد سے معافی مانگی اور باقاعدہ بیعت کر کے جماعت میں شامل ہوگئی۔ لمبے واقعات میں چھوڑ رہا ہوں، مختصر سے بیان کر رہا ہوں۔

بیعتوں کے تعلق میں ایمان افروز واقعات

کونگو کنساشا سے مبلغ لکھتے ہیں کہ میں لوکل مبلغ کے ساتھ نکسال ایک جگہ ہے وہاں دورے پر گئے۔ وہاں پہنچنے پر خیال آیا کہ یہاں کسی قریبی گاؤں کا بھی دورہ کرنا چاہئے۔ چنانچہ لوکل احمدی احباب کی رہنمائی سے گاؤں بونزیل (Bonzil) جانے کا فیصلہ کیا گیا۔ ایک کشتی کے ذریعہ ہم مذکورہ گاؤں پہنچے۔ گاؤں کے چیف کی اجازت سے وہاں پمفلٹ تقسیم کئے اور مجلسِ سوال و جواب منعقد کی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کے متعلق بتایا۔ گاؤں کے چیف نے ہماری آمد پر مسرت کا اظہار کیا۔ وہاں موجود سب لوگوں نے اس بات کا اظہار کیا کہ ہماری اسلام کے بارے میں جتنی غلط فہمیاں تھیں وہ دُور ہوگئی ہیں۔ سنّی مسلمانوں کے طرزِ عمل سے یہی تاثر تھا کہ اسلام صرف جادو ٹونے کا مذہب ہے لیکن اسلام کی جو خوبصورت تعلیم آپ نے پیش کی ہے وہ تو دلوں کو موہ لینے والی ہے۔ اس موقع پر چالیس افراد نے احمدیت میں شمولیت کا اعلان کیا۔ اسکے علاوہ انہوں نے صوبائی جلسہ میں شامل ہونے کا وعدہ کیا اور وعدے کے مطابق کچھ لوگ آئے۔

مارشل آئی لینڈز سے لکھتے ہیں کہ ایک امریکن خاتون کی مدد سے مقامی بچی کو سکول میں داخل کروایا تھا۔ یہ بچی انتہائی ذہین تھی اور سکول جانا چاہتی تھی لیکن وسائل نہ

EHSAN
DISH SERVICE CENTER
Opp. Four Storey Civil Lines Qadian
All types of Dish & Mobile Recharge
(MTA کا خاص انتظام ہے)
Mobile : 9915957664, 9530536272

IRS
INDIAN ROLLING SHUTTERS
WHOLESALE DEALER
SUPPLIERS OF ALL SPARES PARTS OF ROLLING SHUTTERS
Specialist in : GEAR & REMOTE SHUTTERS
Prop : HAMEED AHMAD GHOURI
Add : Beside Andhra Bank, Balapur X Road, Hyderabad (T.S)
Mobile : 09849297718

ہونے کی وجہ سے اسکول نہیں جا پا رہی تھی۔ اس امریکن خاتون نے اس بچی پر ایک طویل مضمون لکھا جس میں جماعت کی ملک میں تعلیمی میدان میں خدمات کا بھی ذکر کیا۔ اس مضمون کو مارشل آئی لینڈز کے بڑے اخبارات کے فرنٹ پیج پر چھاپا گیا۔ اس سے خدا تعالیٰ کے فضل سے لوگوں پر جماعت کا بڑا اچھا اثر ہوا اور اس بچی کی والدہ جو کہ اسلام کے بارے میں انتہائی منفی سوچ رکھتی تھی مع اپنے بچوں کے بیعت کر کے جماعت میں شامل ہوگئیں۔

گنی کناکری کے مبلغ صاحب لکھتے ہیں کہ ایک دن تبلیغ کیلئے ایک گاؤں پہنچے اور گاؤں کے چیف کے گھر تبلیغ کیلئے جمع ہو گئے۔ لوگوں کو جماعت کا تعارف کروایا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو آخری زمانے میں اسلام کی حالت بیان کی تھی اس کا ذکر کیا۔ اس دوران ایک لڑکی جو قریب ہی اپنے کسی کام میں مصروف تھی، یہ ساری باتیں سن رہی تھی۔ جب تبلیغی نشست ختم ہوئی تو ہمارے پاس آئی اور کہنے لگی میں نے سب بہت غور سے سنا ہے، میں کالج میں پڑھتی ہوں اور بہت سے علماء کو مل چکی ہوں۔ آج تک مجھے میرے سوالوں کے جواب نہیں مل سکے لیکن آپ لوگوں کی باتیں سن کر میں بہت حد تک مطمئن ہو چکی ہوں۔ مجھے اب اس جماعت میں شامل ہونا ہے کیونکہ آپ لوگوں کو دیکھ کر لگتا ہے کہ آپ لوگوں کو خدا نے بھجوایا ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے اس خاتون نے بیعت کر لی۔

ایک پادری صاحب نے بھی بیعت کی ہے۔ ان کا واقعہ تو کافی لمبا ہے لیکن بہرحال، پروگرام ہوتا رہا، بحث ہوتی رہی اور آخر کار انہوں نے یہ تسلیم کر لیا۔ وہ کہتے ہیں کہ آخر میں انہوں نے گھر میں بلایا پھر ملاقات میں بتایا کہ میں نے بتیس سال چرچ کی خدمت کی ہے اور گھر کی ہر چیز چرچ کو دے دی ہے۔ کئی چرچ بدلے مگر دلی سکون نہ ملا۔ میں جماعت احمدیہ کے جواب سے لاجواب ہو گیا اور کئی دن سو نہ سکا۔ مجھے بتائیں کہ میں مسیح موعود کا بپتسمہ کیسے لوں۔ جس پر معلم صاحب نے اُن کو بتایا کہ بیعت کر لیں۔ اگلے دن وہ مشن ہاؤس آئے اور بیعت کر کے احمدیت قبول کر لی۔ اب وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدی ہیں اور اپنے بھائی کی وفات پر انہوں نے تمام غیر اسلامی رسوم ادا کرنے سے انکار کر دیا۔ اللہ کے فضل سے وہ نماز جمعہ میں شامل ہوتے ہیں اور اخلاص میں بڑھتے چلے جا رہے ہیں۔

نو مبایعین احمدیوں کو بیعت کرنے کی وجہ سے غیر از جماعت کے ظلموں کا بھی سامنا کرنا پڑتا ہے، مخالفتوں کا بھی سامنا کرنا پڑتا ہے۔ رشیا میں بھی مخالفت ہے۔ ایسٹرن یورپ کے ملکوں میں بھی مخالفت ہے، صرف ایشیا میں نہیں ہے۔ افریقہ میں بھی مخالفت ہے، گاؤں کے لوگوں میں جہاں احمدیوں کو بڑی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ نو مبایعین ثباتِ قدم سے اپنے عہدِ بیعت پر قائم ہیں۔ انڈیا سے بھی ایسے واقعات آتے ہیں۔ اور واقعات تو بے تحاشا ہیں۔ اور اسی طرح احمدیت قبول کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل سے لوگوں میں تبدیلیاں بھی غیر معمولی طور پر ہو رہی ہیں۔ اور بعضوں کو تو اپنے بڑے نامساعد حالات میں ملازمتیں ملیں لیکن جرمنی وغیرہ میں جلسے میں شامل ہونے کیلئے حاضر ہوئے۔

دعوت الی اللہ میں روکیں ڈالنے والوں کا انجام

بعض روکیں ڈالنے والوں کا انجام بھی ہے۔ مبلغ گجرات لکھتے ہیں کہ جماعت واگھنیا جوناگڑھ گجرات میں ہمارے معلم کام کر رہے ہیں۔ ایک شخص بڑھ بڑھ کر مخالفت کر رہا تھا اور کہہ رہا تھا کہ احمدی جھوٹے ہیں۔ اُن کے معلم کو یہاں سے نکال دو۔ معلم صاحب نے اس آدمی کو سب کے سامنے کہا یہ خدا کے شیر کی جماعت ہے اس پر ہاتھ نہ ڈالو ورنہ خدا کی پکڑ میں آ جاؤ گے۔ نیز معلم صاحب نے گاؤں والوں کو کہا کہ آپ گھبرائیں نہیں، ابھی میں گاؤں سے چلا جاتا ہوں لیکن اگر ہماری جماعت سچی ہوئی تو اللہ تعالیٰ ایک سال کے اندر اندر ہمارے اور ان کے درمیان فیصلہ کر دے گا۔ ابھی تین ماہ کا ہی عرصہ گزرا تھا کہ وہی آدمی جو مخالفت کر رہا تھا کسی شدید قسم کی بیماری میں مبتلا ہو کر ہلاک ہو گیا۔ اس نشان کا اس جماعت پر بہت اچھا اثر ہوا اور وہ ایمان میں اور بھی زیادہ مضبوط ہو گئے اور آس پاس کے مخالف لوگ بھی ڈر گئے اور اب وہ اتنی زیادہ مخالفت نہیں کر رہے۔

اسی طرح قبولیتِ دعا کے بھی بہت واقعات ہیں، بہرحال ایسے بیشمار واقعات ہیں۔ یہ رپورٹ تو دو گھنٹے میں پیش نہیں کی جا سکتی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تو پہلے ہی ہمیں بتا دیا ہے کہ مخالفتیں بھی ہوں گی اور جماعت کی ترقی بھی ساتھ ساتھ چلتی جائے گی۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ ترقیاں ہو رہی ہیں۔ ہر سال اللہ تعالیٰ کے فضل سے لوگ جماعت میں شامل ہو رہے ہیں اور دشمن کچھ بھی نہیں بگاڑ سک رہا اور نہ ہی انشاء اللہ تعالیٰ بگاڑ سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان نئے شامل ہونے والوں کو بھی ثباتِ قدم عطا فرمائے۔ ایمان اور ایقان میں ترقی دے اور ہمیں بھی اپنی ذمہ داریاں ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 10 و 17 جنوری 2014)

......☆......☆......☆......

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE
RSB Traders & whole seller

Specialist in Teddy Bear Ladies & Kids items, All Types of Bags & Garments items
Branch: Aroti Tola Po muluk Bolpur-Birbhum
Head office: Q84 Akra Road Po.Bartala, Kolkata-18
Mob: 9647960851 9082768330
طالب دعا : جانِ عالم شیخ
(جماعت احمدیہ شانتی نکیتن، بولپور، بیر بھوم۔ بنگال)

بقیہ سیرۃ النبیؐ از صفحہ نمبر 8

جو ان کے دیوان میں اب تک محفوظ ہیں۔ طائف کا سفر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا ایک خاص واقعہ ہے۔ اس سفر کے حالات سے آپؐ کی ارفع شان اور بلند ہمتی اور بے نظیر صبر و استقلال کا پتہ چلتا ہے؛ چنانچہ سر ولیم میور لکھتا ہے:

’’محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے سفرِ طائف میں عظمت اور شجاعت کا رنگ نمایاں طور پر نظر آتا ہے۔ ایک تنہا شخص جسے اُس کی قوم نے حقارت کی نظر سے دیکھا اور رَدّ کر دیا، وہ خدا کی راہ میں دلیری کے ساتھ اپنے شہر سے نکلتا ہے اور جس طرح یونس بن متی نینوا کو گیا، اسی طرح وہ ایک بُت پرست شہر میں جا کر اُن کو توحید کی طرف بلاتا اور توبہ کا وعظ کرتا ہے۔ اس واقعہ سے یقیناً اس بات پر بہت روشنی پڑتی ہے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اپنے صدقِ دعویٰ پر کس درجہ ایمان تھا۔‘‘

حدیث میں آتا ہے کہ ایک دفعہ حضرت عائشہؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کیا آپؐ کو کبھی جنگ اُحد والے دن سے بھی زیادہ تکلیف پہنچی ہے؟ آپؐ نے فرمایا ’’عائشہ تیری قوم کی طرف سے مجھے بڑی بڑی سخت گھڑیاں دیکھنی پڑی ہیں۔‘‘ پھر آپؐ نے سفر طائف کے حالات سُنائے اور فرمایا کہ اس سفر سے واپسی پر میرے پاس پہاڑوں کا فرشتہ آیا اور کہنے لگا کہ مجھے خدا نے آپؐ کے پاس بھیجا ہے تا اگر ارشاد ہو تو مَیں یہ پہلو کے دونوں پہاڑ اِن لوگوں پر پیوست کر کے ان کا خاتمہ کر دُوں۔ آپؐ نے فرمایا: ’’نہیں نہیں۔ مجھے اُمید ہے کہ اللہ تعالیٰ اِنہی لوگوں میں سے وہ لوگ پیدا کر دے گا جو خدائے واحد کی پرستش کریں گے۔‘‘

(باقی آئندہ)

(سیرت خاتم النّبیینؐ، صفحہ 178 تا 184، مطبوعہ 200 قادیان)

......☆......☆......☆......

احمدی طلباء متوجہ ہوں
(برائے داخلہ جامعہ احمدیہ قادیان)

جامعہ احمدیہ قادیان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا قائم کردہ وہ مقدس ادارہ ہے جہاں سے اب تک سینکڑوں علماء اور مبلغین کرام فارغ التحصیل ہو کر اسلام کی حقیقی تعلیمات کو دنیا کے کناروں تک پہنچانے کا فریضہ ادا کر رہے ہیں۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی کئی مواقع پر احمدی طلباء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قائم کردہ اس مقدس دینی ادارہ سے تعلیم حاصل کر کے سلسلہ کی خدمت کی طرف توجہ دلائی ہے۔ لہٰذا سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کی روشنی میں زیادہ سے زیادہ واقفین نو اور غیر واقفین نو طلباء کو جامعہ احمدیہ میں داخلہ لیکر دینی تعلیم حاصل کر کے سلسلہ کی خدمت کیلئے آپنے آپ کو پیش کرنا چاہئے۔

تعلیمی سال 2022-2023ء کیلئے جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی کارروائی ماہ اپریل 2022ء سے شروع ہوگئی ہے۔ موجودہ حالات میں جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے خواہشمند طلباء کے داخلہ کی کارروائی آن لائن ہی کی جا رہی ہے۔ لہٰذا وہ طلباء جو جامعہ احمدیہ میں داخلہ لینا چاہتے ہیں وہ شعبہ وقف نو بھارت (نظارت تعلیم) سے رابطہ کریں اور جلد سے جلد داخلہ فارم برائے جامعہ احمدیہ پُر کر کے دفتر وقف نو بھارت (نظارت تعلیم) میں بذریعہ میل یا ڈاک بھجوائیں۔ داخلہ کی شرائط کیلئے شعبہ وقف نو بھارت (نظارت تعلیم) سے رابطہ کیا جا سکتا ہے۔

(صدر نیشنل کیریئر پلاننگ کمیٹی وقف نو بھارت)

اخبار بدر کے شماروں کی حفاظت کریں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے کی یادگار اخبار ’’اخبار بدر‘‘ 1952 سے لگاتار قادیان دارالامان سے شائع ہو رہا ہے، اور احباب جماعت کی دینی ضرورتوں کو پورا کر رہا ہے۔ اس میں قرآنی آیات، احادیث نبویہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ملفوظات و تحریرات کے علاوہ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تازہ خطبات جمعہ و خطابات، روح پرور پیغامات، خطبہ جمعہ بطرز سوال و جواب اور حضور پرنور کے دورہ جات کی نہایت ایمان افروز اور دینی و دنیاوی علم کے خزانوں سے بھرپور رپورٹس شائع ہوتی ہیں۔ ان کا مطالعہ کرنا، ان کو دوسروں تک پہنچانا، ان پر عمل کرنا اور ان کے ذریعہ اپنی اور اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت کرنا ہم سب کا فرض ہے۔ ان تمام مقاصد کے حصول کے لیے اخبار بدر کے شماروں کو حفاظت کے ساتھ اپنے پاس محفوظ رکھنا ہم سب کی اہم ذمہ داری ہے۔

دینی تعلیم و تربیت پر مشتمل یہ مقدس اخبار تقاضا کرتا ہے کہ اس کا احترام کیا جائے۔ لہٰذا اس کو ردّی میں فروخت کرنا اس کے احترام کو پامال کرنے کے مترادف ہے۔ اگر اس کو سنبھالنا ممکن نہ ہو تو احتیاط کے ساتھ اس کو تلف کریں تا کہ ان مقدس تحریرات کی بے حرمتی نہ ہو۔ امید ہے کہ احباب جماعت اس طرف خصوصی توجہ فرمائیں گے اور اس سے بھرپور استفادہ کرتے ہوئے ان امور کو ملحوظ رکھیں گے۔ (ادارہ)

سالانہ اجتماعات 2022ء

سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ذیلی تنظیمات مجلس خدام الاحمدیہ، مجلس انصار اللہ اور لجنہ اماء اللہ کے سالانہ اجتماعات کیلئے مورخہ 21، 22، 23؍اکتوبر 2022ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار کی تاریخوں کی از راہ شفقت منظوری عنایت فرمائی ہے۔ احباب اس کے مطابق دعاؤں کے ساتھ ان اجتماعات میں شمولیت کی ہر ممکن کوشش کریں۔

(صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

TAHIRA ENTERPRISE
Manufacturer of Leather & Rexine Goods (Belts, Wallets, Ladies Bags,etc)
Prop. : Mashooque Alam, Kolkata (WEST BENGAL)
Mob : 9830464271, 967455863

نماز جنازہ حاضر و غائب

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 12/مارچ 2022ء بروز ہفتہ 12 بجے دوپہر اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں اپنے دفتر سے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر وغائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆مکرم مرزا لطیف احمد صاحب

ابن مکرم حکیم فیروز دین صاحب (لندن)

7/مارچ 2022ء کو 92 سال کی عُمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم کی پیدائش قادیان میں ہوئی اور بچپن قادیان میں گزرا۔ ربوہ قیام کے دوران لوکل جماعت میں بطور سیکرٹری رشتہ ناطہ خدمت کی توفیق پائی۔ مالی قُربانی میں دِل کھول کر حصہ لیتے تھے۔ آپ کو افریقہ میں ایک مسجد بنوانے کی بھی توفیق ملی۔ آپ بڑے دیندار، دعا گو، ہر ایک سے پیار و محبت سے ملنے والے، غریب پرور، خدمت گزار اور خلافت کے ساتھ اخلاص و وفا کا تعلق رکھنے والے ایک نیک بزرگ انسان تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں 5 بیٹے اور 4 بیٹیاں اور کثیر تعداد میں پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں شامل ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرمہ نسیم اختر صاحبہ (کینیڈا)

29/جنوری 2022ء کو بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحومہ کے والد حضرت ملک شادی خان صاحبؓ اور سسر حضرت سید محمد شاہ صاحبؓ دونوں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہ میں سے تھے۔ مرحومہ نے کراچی میں سیکرٹری رشتہ ناطہ کے طور پر جماعتی خدمت کی توفیق پائی۔ مرحومہ پنجوقتہ نمازوں کی پابند اور قرآن کریم کی باقاعدگی سے تلاوت کرنے والی، انتہائی ملنسار، خوش اخلاق اور نافع الناس وجود تھیں۔ خلافت اور جماعت سے انتہائی محبت اور عقیدت کا تعلق تھا۔ حضور انور کے خطبات باقاعدگی سے سنتیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ آپ کے خاوند 2000ء میں وفات پا گئے تھے۔ آپ کی اپنی کوئی حقیقی اولاد نہ تھی جس پر انہوں نے اپنی نند کے بیٹے سید منصور احمد صاحب کو گود لیا اور ان کی بہترین رنگ میں پرورش کی توفیق پائی۔

(2) مکرم محمد عبد المجید صاحب ایڈووکیٹ (ڈھاکہ، بنگلہ دیش)

13/فروری 2022ء کو 72 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ کے والد مکرم ضمیر الدین احمد صاحب نے 1955ء میں احمدیت قبول کی تھی۔ مرحوم نے 2016ء تک قضاء بورڈ بنگلہ دیش کے صدر کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ پنجوقتہ نمازوں کے پابند، بہت نیک اور مخلص انسان تھے۔ خلافت سے گہرا اخلاص اور فدائیت کا تعلق تھا۔ چندہ جات ہمیشہ وقت پر ادا کرتے رہے۔ مرحوم اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ پسماندگان میں چار بیٹیاں اور ایک بیٹا شامل ہے۔

(3) مکرم پروفیسر ڈاکٹر محمد اقبال صاحب (آف پشاور)

3/فروری 2022ء کو ایک کار حادثے میں 83 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم نے محرّر کے عہدے سے ملازمت شروع کی لیکن پھر 1990ء میں امریکہ کی یونیورسٹی آف پنسلوینیہ سے ایجوکیشن میں ڈاکٹریٹ کرنے کے بعد حکومت پاکستان میں مختلف عہدوں پر فائز رہے اور پھر 1998ء میں Deputy Secretary of Education کے عہدے سے ریٹائر ہوئے۔ ریٹائرمنٹ کے بعد بھی صوبائی سطح پر شعبہ تعلیم سے منسلک رہے۔ وفات کے وقت بھی سرحد یونیورسٹی پشاور میں باقاعدہ طور پر پروفیسر کی حیثیت سے خدمات سرانجام دے رہے تھے۔ مرحوم کو خلافت اور جماعت سے بے انتہا محبت تھی۔ آپ کی سب سے بڑی خدمت، قرآن کریم کے پشتو ترجمے کا اہم ترین کام ہے جسے آپ نے انتھک محنت اور جانفشانی سے کیا۔ اس کے علاوہ سلسلہ کی کئی کتابوں کا بھی ترجمہ کرنے کی توفیق پائی۔ آپ نے سیکرٹری تعلیم ضلع پشاور کے علاوہ ناظم انصار اللہ ضلع پشاور کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ 1974ء میں اپنے گاؤں بازید خیل میں دشمنان احمدیت کی طرف سے سخت بائیکاٹ کو نہایت بہادری سے برداشت کیا۔ گورنمنٹ کی ملازمت کے دوران بھی معاندین احمدیت کی ہر ممکن کوشش ہوتی تھی کہ ان کی تقرری دور دراز علاقوں میں کی جائے۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے اور احمدیت کی برکت سے آپ پشاور میں ہی اعلیٰ عہدے پر فائز رہے۔ جماعتی عہدیداران کا بہت احترام کرتے تھے۔ انتہائی غریب پرور انسان تھے اور خاموشی سے مالی مدد کرنا ان کا خاصہ تھا۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ 3 بیٹے، 4 بیٹیاں اور متعدّد پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں شامل ہیں۔

(4) مکرم بشارت احمد عزیز صاحب انبالوی (کینیڈا)

7/فروری 2022ء کو 87 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت حاجی میراں بخش صاحب انبالوی قریشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیٹے تھے۔ آپ کے والدین کو 1940ء میں دشمنوں نے حملہ کر کے نہایت سفاکانہ طور پر شہید کر دیا تھا۔ مرحوم کو خلافت سے بے پناہ محبت تھی۔ خطبہ جمعہ خاص اہتمام سے خود بھی سنتے اور بچوں کو بھی اس کی عادت ڈالی۔ خلافت ثالثہ میں جب آپ کو کیسٹ ریکارڈر میسر آیا تو جلسہ سالانہ کی تقاریر ریکارڈ کرتے، انہیں بار بار سنتے اور ان نصائح پر عمل کیا کرتے تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے مطالعہ کا شوق تھا اور گھر میں لائبریری بنا رکھی تھی اور تین بار حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ کر چکے تھے۔ مرحوم نے تمام عمر پہلے پاکستان اور پھر کینیڈا میں صدر حلقہ کے علاوہ مختلف جماعتی اور تنظیمی عہدوں پر خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم خوش اخلاق، صوم وصلوٰۃ کے پابند، چندوں میں باقاعدہ، صاف گو، اُصول پسند، شریف النفس اور بہت نیک طبع انسان تھے۔ ہر تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ پسماندگان میں تین بیٹے اور دو بیٹیاں شامل ہیں۔

(5) مکرم سید منیر احمد شاہ صاحب (کینیڈا)

18/جنوری 2022ء کو 92 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم حضرت سید علی احمد شاہ صاحب صحابی حضرت مسیح موعودؑ کے بیٹے اور محترم خان میر خان صاحب (باڈی گارڈ حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ) کے داماد تھے۔ آپ نے لمبا عرصہ متحدہ عرب امارات کی فوج میں طبی خدمات سرانجام دیں۔ آپ کو فرقان بٹالین اور فضل عمر ہسپتال ربوہ میں بطور ڈسپنسر بھی کام کی توفیق ملی۔ جہاں بھی رہے اپنے گھر کو نماز سینٹر کیلئے پیش کیا۔ آپ نے ایڈیشنل قائد مال اور نائب قائد اشاعت مجلس انصار اللہ کینیڈا کے طور پر بھی خدمت کی توفیق پائی۔ آپ صائب الرائے تھے۔ خلافت کے ساتھ عشق کی حد تک پیار تھا۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند اور تہجد گزار تھے۔ دو مرتبہ حج اور متعدّد مرتبہ عمرہ کرنے کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ مرحوم خوش اخلاق، خوش مزاج، خوش گفتار اور خوش لباس تھے۔ غرباء اور یتیموں کے ہمدرد تھے اور ہمیشہ ان کی مدد کرنے میں کوشاں رہتے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹے، ایک بیٹی اور متعدّد پوتے پوتیاں نواسے نواسیاں شامل ہیں۔ آپ کے ایک بھتیجے مکرم سید شمشاد احمد ناصر صاحب امریکہ میں بطور مبلغ سلسلہ خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

......☆......☆......☆......

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 17/مارچ 2022ء بروز جمعرات 12 بجے دوپہر اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں اپنے دفتر سے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر وغائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆مکرم نثار احمد صاحب

ابن مکرم ثناء اللہ خان صاحب (نوٹنگھم، یوکے)

13/مارچ 2022ء کو 63 سال کی عُمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم کے پڑدادا حضرت چودھری فضل دین صاحب رضی اللہ عنہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے۔ چندوں میں باقاعدہ اور پرجوش داعی الی اللہ تھے۔ پاکستان میں اپنی جماعت میں بطور سیکرٹری تحریک جدید اور سیکرٹری وقف نو خدمت کی توفیق پائی۔ اکتوبر 2021ء سے یوکے میں مقیم تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹا اور تین بیٹیاں شامل ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرمہ منیبہ لیاقت صاحبہ

(دار العلوم شرقی برکت ربوہ)

16 فروری 2022ء کو 21 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ آپ وقف نو کی تحریک میں شامل تھیں۔ مرحومہ خلافت کی جاں نثار اور فرمانبردار، بڑی ذہین، محنتی اور باقاعدگی سے اپنے چندے ادا کرنے والی تھیں۔ نمازوں کی نہ صرف خود پابندی کرتیں بلکہ گھر کے باقی افراد کو بھی نمازوں کی ادائیگی کی طرف توجہ دلاتی تھیں۔ بیماری کا بڑے صبر اور حوصلہ سے مقابلہ کیا۔ مرحومہ اللہ کے فضل سے موصیہ تھیں۔ آپ مکرم کریم الدین شمس صاحب مبلغ سلسلہ تنزانیہ کی خالہ زاد بہن تھیں۔

(2) مکرم محمود احمد گھمن صاحب (جرمنی)

10/دسمبر 2021ء کو 78 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم بہت دعا گو، نمازوں اور قُرآنِ کریم کی روزانہ تلاوت کی پابندی کرنے والے تھے۔ آپ خلافت کے ساتھ اخلاص و وفا کا تعلق رکھنے والے ایک نیک انسان تھے۔ چندوں میں بہت باقاعدہ تھے۔ مرحوم موصی تھے۔

(3) مکرم ناصر جاوید خان صاحب (یوکے)

13/ مارچ 2021ء کو 67 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم نے یوکے جماعت کے Human Resources ڈیپارٹمنٹ کے انچارج کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ آپ نے جماعت میں یہ شعبہ خود قائم کر کے اسے اچھے طریقے سے آرگنائز کیا۔ پبلک ریلیشنز کی خاص صلاحیت رکھتے تھے۔ بہت محنتی، مخلص، نیک اور باوفا انسان تھے۔ جب بھی کسی خدمت کا موقع ملا اس کو انتہائی محنت اور دیانت داری سے نبھایا۔ ان سے اگر کوئی مشورہ مانگا جاتا تو تمام پہلوؤں کا جائزہ لے کر بہت اچھا مشورہ دیا کرتے تھے۔ بہت سلجھی اور محتاط گفتگو کیا کرتے تھے۔ نمازوں اور دیگر عبادات میں بہت باقاعدہ تھے۔ خلافت اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بہت عقیدت کا تعلق تھا۔ مرحوم اللہ کے فضل سے موصی تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ تین بیٹیاں اور ایک بیٹا شامل ہے۔

(4) مکرم منظور احمد صاحب

ابن مکرم چودھری اللہ رکھا صاحب (ربوہ)

16/فروری 2022ء کو 85 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم ایک لمبے عرصہ سے دفاتر تحریک جدید اور وکالت تبشیر ربوہ میں کام کر رہے تھے۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، بہت دھیمے مزاج کے مالک، غریبوں کا خیال رکھنے والے، مہمان نواز اور خوش اخلاق عاجز انسان تھے۔ پسماندگان میں چھ بیٹے اور تین بیٹیاں اور متعدد پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں شامل ہیں۔ آپ کے ایک پوتے مکرم حامد رضی اللہ صاحب مربی سلسلہ کازان (رشیا) میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔

(5) مکرم وسیم احمد طاہر صاحب (حافظ آباد)

25/فروری 2022ء کو 51 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّالِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، باقاعدگی سے تلاوت قرآن کریم کرنے والے، مہمان نواز، ملنسار، نڈر، صابر اور ہر دلعزیز انسان تھے۔ آپ حافظ آباد میں اپنے آبائی گھر میں مقیم تھے۔ زمیندارہ کے ساتھ ساتھ شہر میں اپنی ایک دکان چلا رہے تھے۔ پسماندگان میں بوڑھی والدہ کے علاوہ اہلیہ، ایک بیٹا، ایک بیٹی، دو بھائی اور تین بہنیں شامل ہیں۔ آپ مکرم ندیم احمد طاہر صاحب (وکیل المال ثانی تحریک جدید) کے بڑے بھائی تھے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنے پیاروں کے قرب میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔ ☆......☆

اعلان نکاح

مورخہ 20 فروری 2022ء بروز اتوار محترم مولانا امتیاز نوید صاحب مبلغ سلسلہ آسٹریلیا نے خاکسار کی بیٹی عزیزہ تحمیدہ انور واقفہ نو کا نکاح عزیزم ثمر احمد ابن محترم قمر احمد صاحب آف آسٹریلیا کے ساتھ مبلغ 25 ہزار آسٹریلین ڈالر حق مہر پر پڑھایا اور اسی روز بچی کی رخصتی عمل میں آئی۔ الحمد للہ علی ذالک۔ تمام احباب جماعت سے رشتہ کے ہر لحاظ سے ہر دو خاندانوں کیلئے بابرکت ہونے کیلئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

(انور احمد ہاتف، قادیان)

تم میں سے صاحبِ فضیلت اور صاحبِ توفیق اپنے قریبیوں اور مسکینوں اور اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والوں کو کچھ نہ دینے کی قسم نہ کھائیں پس چاہئے کہ وہ معاف کر دیں اور درگزر کریں، کیا تم یہ پسند نہیں کرتے کہ اللہ تمہیں بخش دے اور اللہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 28 ؍جنوری 2022 بطرز سوال و جواب
بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال سوال 1: غزوہ بنو نضیر کب ہوا تھا؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ غزوۂ بنو نضیر 4 ؍ہجری میں ہوا تھا۔

سوال آنحضرت ﷺ جب بنو نضیر کے ہاں بنو عامر کے دو مقتولوں کی دیت وصول کرنے کیلئے گئے تھے تو آپ ﷺ کے ساتھ کتنے صحابہ کرام موجود تھے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دس کے قریب صحابہ تھے جن میں حضرت ابوبکرؓ، حضرت عمرؓ اور حضرت علیؓ بھی تھے۔

سوال جب حضور ﷺ بنو نضیر کے ہاں گئے تو یہودیوں نے آپ کے خلاف کیا سازش کی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: یہودیوں نے آپس میں سازش کی اور کہنے لگے کہ اس شخص یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ختم کرنے کیلئے تمہیں اس سے بہتر موقع نہیں ملے گا۔ اس لیے بتاؤ کون ہے جو اس مکان پر چڑھ کر ایک بڑا پتھر ان کے اوپر گرا دے تا کہ ہمیں ان سے نجات مل جائے۔ اس پر یہودیوں کے ایک سردار عمرو بن جَحَّاش نے اس کی حامی بھری اور کہا کہ میں اس کام کیلئے تیار ہوں۔

سوال جب جحاش نے آنحضرت ﷺ کو مارنے کے تعلق سے اپنی رائے پیش کی تو اس پر سَلَّام بن مِشْکَمْ نے اس سے کیا کہا؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: سَلَّام بن مِشْکَمْ نے اس سے کہا یہ حرکت ہرگز مت کرنا۔ خدا کی قسم! تم جو کچھ سوچ رہے ہو اسکی انہیں ضرور خبر مل جائے گی۔ یہ بات بدعہدی کی ہے جبکہ ہمارے اور ان کے درمیان معاہدہ موجود ہے۔

سوال جب آپ ﷺ کو یہودیوں کی اس چال کی خبر خدا تعالیٰ نے دی تو آپ ﷺ نے ان کے ساتھ کیا سلوک کیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ پہنچنے کے بعد حضرت محمد بن مَسْلَمہؓ کو بَنُو نَضِیر کے پاس بھیجا اور اُنہیں یہ پیغام دیا کہ میرے شہر یعنی مدینہ سے نکل جاؤ۔ تم لوگ اب میرے شہر میں نہیں رہ سکتے اور تم نے جو منصوبہ بنایا تھا وہ غداری تھی۔

سوال جب یہودیوں نے اپنا وطن چھوڑنے سے انکار کر دیا تو کیا ہوا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اس پر مسلمان جنگ کی تیاری میں لگ گئے۔ جب تمام مسلمان جمع ہو گئے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بنو نضیر کے مقابلے کیلئے نکلے۔ جنگی پرچم حضرت علیؓ نے اٹھایا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے قلعوں کا محاصرہ کر لیا اور ان کی مدد کے لیے کوئی بھی نہ آیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو نضیر کی طرف لشکر کشی فرمائی تو عشاء کے وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دس صحابہ کے ساتھ اپنے گھر واپس تشریف لے گئے۔

سوال غزوہ بنو نضیر سے حاصل ہونے والا سارا مال غنیمت کس میں تقسیم کیا گیا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کی اجازت سے غزوۂ بنو نضیر سے حاصل ہونے والا سارا مال غنیمت مہاجرین میں تقسیم کر دیا۔

سوال غزوہ بدر الموعد کب ہوئی؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: غزوہ بدر الموعد 4 ہجری کو ہوئی۔

سوال غزوہ بنو مصطلق کب ہوا اور اسکا دوسرا نام کیا ہے؟

جواب غزوہ بنو مصطلق شعبان 5 ؍ہجری میں ہوا۔ غزوۂ بنو مصطلق کا دوسرا نام غزوۂ مُرَیْسِیْع بھی ہے۔

سوال کس غزوہ سے واپس آتے ہوئے واقعہ افک رونما ہوا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: غزوۂ بنو مصطلق سے واپس آتے ہوئے واقعہ افک رونما ہوا۔

سوال واقعہ افک کا بانی کون تھا؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: افک کا بانی عبداللہ بن ابی بن سَلول تھا۔

سوال حضرت عائشہؓ کی بریت کے متعلق اللہ تعالیٰ نے کون سی آیت بیان فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے حضرت عائشہؓ کی بریت میں یہ آیت نازل فرمائی: اِنَّ الَّذِیۡنَ جَآءُوۡ بِالۡاِفۡکِ عُصۡبَۃٌ مِّنۡکُمۡ (النور: 12) اس کا ترجمہ یہ ہے: یقیناً وہ لوگ جنہوں نے ایک بڑا اتہام باندھا تھا تمہیں میں سے ایک گروہ ہے۔

سوال حضرت ابوبکر نے جب قسم کھائی کہ وہ مسطح بن اثاثہ سے اب حسن سلوک نہیں کریں گے تو اللہ تعالیٰ نے کون سی آیت نازل فرمائی؟

جواب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: لَا یَاۡتَلِ اُولُوا الۡفَضۡلِ مِنۡکُمۡ وَالسَّعَۃِ اَنۡ یُّؤۡتُوۡۤا اُولِی الۡقُرۡبٰی وَالۡمَسٰکِیۡنَ وَالۡمُہٰجِرِیۡنَ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ ۪ۖ وَلۡیَعۡفُوۡا وَلۡیَصۡفَحُوۡا ؕ اَلَا تُحِبُّوۡنَ اَنۡ یَّغۡفِرَ اللّٰہُ لَکُمۡ ؕ وَاللّٰہُ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ (النور: 23) یعنی تم میں سے صاحبِ فضیلت اور صاحبِ توفیق اپنے قریبیوں اور مسکینوں اور اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والوں کو کچھ نہ دینے کی قسم نہ کھائیں۔ پس چاہئے کہ وہ معاف کر دیں اور درگزر کریں۔ کیا تم یہ پسند نہیں کرتے کہ اللہ تمہیں بخش دے اور اللہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

سوال اس تعلق میں حضور انور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کیا ارشاد بیان فرمایا؟

جواب حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں: جیسا کہ قرآن شریف اور حدیث سے یہ ثابت ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی نسبت جو منافقین نے محض خباثت سے خلاف واقعہ تہمت لگائی تھی اس تذکرہ میں بعض سادہ لوح صحابہ بھی شریک ہو گئے تھے۔ ایک صحابی ایسے تھے کہ وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے گھر سے دو وقتہ روٹی کھاتے تھے۔ حضرت ابوبکرؓ نے ان کی اس خطا پر قسم کھائی تھی اور وعید کے طور پر عہد کر لیا تھا کہ میں اس بے جا حرکت کی سزا میں اس کو کبھی روٹی نہ دوں گا اس پر یہ آیت نازل ہوئی تھی وَلۡیَعۡفُوۡا وَلۡیَصۡفَحُوۡا ؕ اَلَا تُحِبُّوۡنَ اَنۡ یَّغۡفِرَ اللّٰہُ لَکُمۡ ؕ وَاللّٰہُ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ (النور: 23) تب حضرت ابوبکرؓ نے اپنے اس عہد کو توڑ دیا اور بدستور روٹی لگا دی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: اسی بنا پر اسلامی اخلاق میں یہ داخل ہے کہ اگر وعید کے طور پر کوئی عہد کیا جائے تو اس کا توڑنا حسنِ اخلاق میں داخل ہے۔

سوال غزوۂ احزاب کب ہوئی اور کس کے درمیان ہوئی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: غزوۂ احزاب شوال پانچ ہجری میں ہوئی قریش مکہ اور مسلمانوں کے مابین یہ تیسرا بڑا معرکہ تھا جو غزوۂ خندق بھی کہلاتا ہے۔ یہ غزوہ شوال 5 ؍ہجری میں ہوا۔

سوال خندق کھودنے کا مشورہ کس کا تھا؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: خندق کھودنے کا مشورہ حضرت سلمان فارسیؓ کا تھا۔

سوال اس جنگ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کتنے مسلمانوں کے ساتھ مل کر خندق کھودی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے تین ہزار مسلمانوں کے ساتھ مل کر خندق کھودی۔

......☆......☆......☆......

آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ہر صبح دو فرشتے اترتے ہیں، اُن میں سے ایک کہتا ہے کہ اَے اللہ! خرچ کرنیوالے سخی کو اور دے اور اسکے نقش قدم پر چلنے والے اور پیدا کر، دوسرا کہتا ہے کہ اَے اللہ! روک رکھنے والے کنجوس کو ہلاکت دے اور اسکا مال و متاع برباد کر دے

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 7 ؍جنوری 2005 بطرز سوال و جواب
بمنظوری سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ کے شروع میں کون سی آیت کی تلاوت کی؟

جواب حضور انور نے سورہ بقرہ کی آیت نمبر 266 کی تلاوت فرمائی: وَمَثَلُ الَّذِیۡنَ یُنۡفِقُوۡنَ اَمۡوَالَہُمُ ابۡتِغَآءَ مَرۡضَاتِ اللّٰہِ وَتَثۡبِیۡتًا مِّنۡ اَنۡفُسِہِمۡ کَمَثَلِ جَنَّۃٍۭ بِرَبۡوَۃٍ اَصَابَہَا وَابِلٌ فَاٰتَتۡ اُکُلَہَا ضِعۡفَیۡنِ ۚ فَاِنۡ لَّمۡ یُصِبۡہَا وَابِلٌ فَطَلٌّ ؕ وَاللّٰہُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ بَصِیۡرٌ ○ (ترجمہ) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے، اور ان لوگوں کی مثال جو اپنے اموال اللہ کی رضا چاہتے ہوئے اور اپنے نفوس میں سے بعض کو ثبات دینے کیلئے خرچ کرتے ہیں ایسے باغ کی سی ہے جو اونچی جگہ پر واقع ہو اور اسے تیز بارش پہنچے تو وہ بڑھ چڑھ کر اپنا پھل لائے اور اگر اسے تیز بارش نہ پہنچے تو شبنم ہی بہت ہو، اور اللہ اس پر جو تم کرتے ہو گہری نظر رکھنے والا ہے۔

سوال جو لوگ چندہ دینے والے اور صدقہ دینے والے ہیں ان کا اصل مقصد کیا ہونا چاہئے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جو لوگ چندہ دینے والے ہیں، صدقہ دینے ولے ہیں انکا اصل مقصد خدا کی رضا، اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنا ہے۔

سوال مومن کے دل کی زمین کس پر قائم ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: مومن کے دل کی زمین زرخیز اور تقویٰ کے اونچے معیاروں پر قائم ہے۔

سوال آنحضرت ﷺ نے فرمایا دو شخصوں کے علاوہ کسی پر رشک نہیں کرنا چاہئے وہ دو شخص کون ہیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آنحضرت ﷺ نے فرمایا دو شخصوں کے سوا کسی پر رشک نہیں کرنا چاہئے۔ ایک وہ آدمی جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور اس نے اسے راہ حق میں خرچ کر دیا، دوسرے وہ آدمی جسے اللہ تعالیٰ نے سمجھ، دانائی اور علم و حکمت دی جس کی مدد سے وہ لوگوں کے فیصلے کرتا ہے اور لوگوں کو سکھاتا ہے۔

سوال ہر صبح دو فرشتے مال خرچ کرنے والے سخی اور روک رکھنے والے کنجوس کے متعلق کیا فرماتے ہیں؟

جواب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ہر صبح دو فرشتے اترتے ہیں۔ ان میں سے ایک کہتا ہے کہ اے اللہ! خرچ کرنے والے سخی کو اور دے اور اسکے نقش قدم پر چلنے والے اور پیدا کر۔ دوسرا کہتا ہے کہ اے اللہ! روک رکھنے والے کنجوس کو ہلاکت دے اور اس کا مال و متاع برباد کر دے۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ابراہیم بوسو صاحب کی مالی قربانی کا کیا ذکر فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا کہ ابراہیم بونسو صاحب نے عکرہ کے قریب ایک بہت مہنگی جگہ پہ جماعت کیلئے قبرستان اور بہشتی مقبرے کیلئے جگہ لے کر دی ہے۔

سوال جب حضور انور نے انگلستان کی مساجد اور تحریک جدید کے بزرگوں کے پرانے کھاتے کھولنے کی تحریک کی تو وہاں کی خواتین کا کیا ردعمل تھا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: گزشتہ دنوں میں جب

انگلستان کی مساجد اور پھر تحریک جدید کے بزرگوں کے پرانے کھاتے کھولنے کی میں نے تحریک کی تھی تو احمدی خواتین نے بھی اپنے زیور پیش کئے اور بعض بڑے بڑے قیمتی سیٹ پیش کئے کہ یہ ہمارے زیوروں میں سے بہترین ہیں۔تو یہ ہے احمدی کا اخلاص۔اس حکم پر عمل کر رہے ہیں کہ لَنۡ تَنَالُوا الۡبِرَّ حَتّٰی تُنۡفِقُوۡا مِمَّا تُحِبُّوۡنَ۔

سوال وقف جدید کے ضمن میں حضور انور نے احمدی ماؤں کو کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: وقف جدید کے ضمن میں احمدی ماؤں سے مَیں یہ کہتا ہوں کہ آپ لوگوں میں یہ قربانی کی عادت اس طرح بڑھ بڑھ کر اپنے زیور پیش کرنا آپ کے بڑوں کی نیک تربیت کی وجہ سے ہے۔ اور سوائے استثناء کے اِلا ماشاء اللہ، جن گھروں میں مالی قربانی کا ذکر اور عادت ہو ان کے بچے بھی عموماً قربانیوں میں آگے بڑھنے والے ہوتے ہیں۔اس لئے احمدی مائیں اپنے بچوں کو چندے کی عادت ڈالنے کیلئے وقف جدید میں شامل کریں۔

سوال اگر مائیں اور ذیلی تنظیمیں مل کر کوشش کریں تو اس مالی قربانی میں کتنا اضافہ ہوسکتا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا کہ اگر مائیں اور ذیلی تنظیمیں مل کر کوشش کریں اور صحیح طریق پر کوشش ہو تو اس تعداد میں آسانی سے (جو موجودہ تعداد ہے) دنیا میں 6 لاکھ کا اضافہ ہوسکتا ہے۔

سوال حضور انور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دور میں ایک عیسائی کی قبولیت اسلام اور مالی قربانی کے بارے میں کیا بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: ایک دور دراز علاقے کا آدمی جو عیسائیت سے اسلام قبول کرتا ہے اور پھر قربانیوں میں اس قدر بڑھ جاتا ہے کہ مَیں ہر وقت قربانی کرتا رہوں اور اگر بس چلے تو کسی کو آگے آنے ہی نہ دوں۔تو یہ سب کچھ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قوت قدسی اور دعاؤں کا ہی نتیجہ ہے۔آپؑ کے زمانے میں یہ قربانیوں کے معیار قائم ہوئے جن کی آگے جاگ لگتی چلی جارہی ہے۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے منشی عبدالعزیز صاحبؓ اور شادی خان صاحبؓ کے اخلاص کا کن الفاظ میں ذکر فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: جب منارۃ المسیح کی تعمیر ہونے لگی تھی اس وقت کا ذکر ہے، حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا: ان دنوں میں میری جماعت میں سے دو ایسے مخلص آدمیوں نے اس کام کیلئے چندہ دیا ہے جو باقی دوستوں کیلئے درحقیقت جائے رشک ہیں۔ایک ان میں سے منشی عبدالعزیز ہیں جنہوں نے باوجود اپنی کم سرمائیگی کے ایک سو روپیہ اس کام کے لئے چندہ دیا ہے اور مَیں خیال کرتا ہوں کہ یہ سو روپیہ کئی سال کا ان کا اندوختہ ہوگا۔اور فرمایا کہ یہ اس لئے زیادہ قابل تعریف ہیں کہ ابھی وہ ایک اور کام میں بھی ایک سو روپیہ چندہ دے چکے ہیں۔اور اپنے عیال کی بھی چنداں پرواہ نہیں کی۔فرمایا: دوسرے مخلص جنہوں نے اس وقت بڑی مردانگی دکھلائی ہے، میاں شادی خان لکڑی فروش ساکن سیالکوٹ ہیں۔ابھی وہ ایک کام میں ڈیڑھ سو روپیہ چندہ دے چکے ہیں اور اب اس کام کے لئے دوسو روپیہ بھیج دیا ہے۔اور یہ وہ متوکل شخص ہے کہ اگر اس کے گھر کا تمام اسباب دیکھا جائے تو شاید اسکی تمام جائیداد 50 روپے سے زیادہ نہ ہو لیکن دوسو روپے چندہ دے دیا۔ انہوں نے اپنے خط میں لکھا ہے کہ کیونکہ ایام قحط ہیں اور دنیاوی تجارت میں صاف تباہی نظر آتی ہے تو بہتر ہے کہ ہم دینی تجارت کرلیں۔اسلئے جو کچھ اپنے پاس تھا سب بھیج دیا اور درحقیقت وہ کام کیا جو حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کیا تھا۔

سوال حضور انور نے لنگر خانے کی مدد کے واسطے فوری چندہ بھیجنے والے کس صحابی کا ذکر فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا کہ: حضرت قاضی محمد یوسف صاحبؓ پشاوری لکھتے ہیں کہ: جن مخلص احباب نے لنگر خانے کے واسطے فوراً امداد بھیجی ان میں ایک شخص چوہدری عبدالعزیز صاحب احمدی پٹواری تھے۔

سوال حضور انور نے مالی قربانی کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ کا کون سا اقتباس پیش فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں: آپ لوگ اپنے اموال طیبہ سے اپنے دینی مہمات کیلئے مدد دیں اور ہر یک شخص جہاں تک خدائے تعالیٰ نے اسکو وسعت وطاقت و مقدرت دی ہے اس راہ میں دریغ نہ کرے اور اللہ اور رسول سے اپنے اموال کو مقدم نہ سمجھے۔

سوال حضور انور نے وقف جدید کے کون سے سال کے شروع ہونے کا اعلان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضور انور نے وقف جدید کے 47 ویں سال کے اختتام اور 48 ویں سال کے آغاز کا اعلان فرمایا۔

سوال اس سال وقف جدید کی وصولی کتنی ہوئی ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے فضل سے وقف جدید کی کل وصولی 19 لاکھ 76 ہزار پاؤنڈ ہے۔

سوال وقف جدید کی تحریک حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے کب شروع کی تھی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: 1957ء میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ تحریک شروع کی تھی۔

سوال دنیا بھر میں مجموعی وصولی کے لحاظ سے بالترتیب پہلے دس ممالک کون سے ہیں؟

جواب حضور انور نے پہلے دس ممالک کے نام یہ بیان فرمائے۔ امریکہ ، پاکستان، برطانیہ ، جرمنی، کینیڈا ہندوستان، انڈونیشیا، بلجیم، سوئٹزرلینڈ، آسٹریلیا۔

......☆......☆......☆......

شعبہ نور الاسلام کے تحت

اس ٹول فری نمبر پر فون کرکے آپ مسلم جماعت احمدیہ کے بارے میں معلومات حاصل کرسکتے ہیں

ٹول فری نمبر : 1800 103 2131

اوقات: روزانہ صبح 8:30 بجے سے رات 10:30 بجے تک (جمعہ کے روز تعطیل)

بقیہ اداریہ از صفحہ نمبر 2

تحریر کا منشا یہ تھا کہ زلزلہ کی اگر اَور اچھی طرح تشہیر ہوتی تو کچھ جانیں بچ جاتیں۔تاہم اگر اچھی طرح تشہیر ہوتی بھی تو کیا ہوتا؟ یہی کہ قوم اس طرف توجہ نہیں کرتی بلکہ گالیاں ہی دیتی۔آپؑ کے الفاظ یہ ہیں۔

”اگرچہ مَیں اسوقت جانتا تھا کہ میرالکھنا دلوں کو ایک واجبی احتیاط کی طرف مصروف نہیں کریگا کیونکہ قوم میری باتوں کو بدظنی سے دیکھتی ہے اور ہر ایک بھلائی کی بات جو مَیں پیش کرتا ہوں بجز گالیاں سننے کے مَیں اُسکا کوئی صلہ نہیں پاتا۔“

محمد حسین:: اور عربی کا ترجمہ اردو میں کر کے شائع نہ کیا۔

جواب :: اس کا جواب بھی وہی ہے جو اُوپر دیا جاچکا ہے۔نبی قوم کے ڈر سے تبلیغ سے کسی قیمت پر رُک نہیں سکتا۔پس یہ سراسر جھوٹ ہے کہ آپؑ نے عربی الہام کا ترجمہ اس لئے اُردو میں شائع نہیں کیا کہ آپؑ لوگوں سے ڈر گئے۔آپؑ کی پوری زندگی اور آپؑ کا عمل اس کو جھٹلاتا ہے۔

آپؑ نے جس الہام کا اُردو ترجمہ شائع نہ ہونے کی بات کی ہے وہ الہام **عَفَتِ الدِّیَارُ مَحَلُّھَا وَمُقَامُھَا** ہے۔اس الہام کو 25 برس سے کیا تعلق ہے؟ یہ الہام تو 1904 کا ہے۔جن الہامات کا تعلق براہین احمدیہ سے ہے اور جن الہامات کا تعلق 25 برس سے ہے اُنکا ترجمہ تو براہین احمدیہ میں شائع ہوا ہے۔اُن میں سے ایک پیشگوئی براہین احمدیہ کے صفحہ 516 میں درج ہے اور دوسری 557 میں درج ہے اور وہاں ترجمہ موجود ہے دیکھا جاسکتا ہے۔واضح ہو کہ جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پچیس برس کی بات کی ہے وہاں مذکورہ بالا دو پیشگوئیوں کی بات کی ہے اور ان کا ترجمہ وہاں موجود ہے۔

محمد حسین:: اور مَیں اس فعل سے خدا کے گناہ کبیرہ کا مرتکب ہوا اور پچیس برس تک اِسی گناہ پر قائم اور مُصر رہا۔

جواب :: نبی معصوم ہوتا ہے۔گناہ تو نبوت سے پہلے اس کی جوانی کی زندگی میں بھی صادر نہیں ہوتا تو نبی بننے کے بعد وہ گناہ کیونکر کرسکتا ہے۔اور پچیس برس کا جواب پہلے گزر چکا ہے۔غرض مولوی محمد حسین بٹالوی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف جھوٹ کا پلندہ بنا کر منسوب کیا ہے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :

مولوی صاحب آج آپ نے تحریف کرنے میں یہودیوں کے بھی کان کاٹے۔مولوی کہلانا اور اس قدر صریح عبارت کے معنے بیان کرنے میں عمداً خیانت کرنا کیا یہ ان لوگوں کا کام ہوسکتا ہے جو یوم الحساب پر ایمان لاتے ہیں۔(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم رُوحانی خزائن جلد 21 صفحہ 272)

بندۂ خدا اس قدر چالاکی تو وہ یہود بھی نہیں کرتے ہوں گے جن کی نسبت اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **یُحَرِّفُوۡنَ الۡکَلِمَ عَنۡ مَّوَاضِعِہٖ**۔پھر آپ نے اپنی مولویت کا یہ نمونہ کیسا دکھلایا؟ مَیں نہیں خیال کرسکتا کہ آپ ایسے نادان تھے جنہوں نے کمال سادہ لوحی سے عبارت کے سمجھنے میں غلطی کھائی۔آپ براہین احمدیہ کا ریویو لکھ چکے تھے اور آپ کو خوب معلوم تھا کہ براہین احمدیہ کے وہ عربی الہامات جن کا مَیں نے اپنے اشتہار میں ذکر کیا ہے وہ بغیر ترجمہ کے نہیں لکھے گئے......اس صورت میں شرعاً آپ سے مطالبہ ہے کہ آپ نے اس قدر جھوٹ کیوں بولا؟......آپ نے وہ ذکر جو الہام **عفت الدّیار محلّھا و مقامھا** کی نسبت تھا براہین احمدیہ کے اُن دو عربی الہاموں پر مڑھ دیا جو صفحہ 516 اور صفحہ 557 براہین احمدیہ میں موجود ہے کیا آپ لوگوں کی یہی مولویانہ حیثیت میں دیانت اور امانت ہے کہ آپ نے ایسا افترا کیا اور کچھ بھی خدا تعالیٰ کا خوف آپ کے دل میں نہ آیا۔اور صرف اِسی پر بس نہیں بلکہ آپ محض شرارت اور چالاکی سے اپنے اس مضمون میں اپنی طرف سے ایک عبارت لکھتے ہیں اور پھر پبلک پر یہ ظاہر کرنا چاہتے ہیں کہ گویا وہ عبارت جو آپ نے میری طرف منسوب کی ہے درحقیقت میرے ہی قلم سے نکلی ہے۔(ایضاً صفحہ 274)

اے مفتری نابکار کیا اب بھی ہم نہ کہیں کہ جھوٹے پر خدا کی لعنت۔جس نے آپ عبارت بنا کر میری طرف منسوب کردی۔اے سخت دل ظالم تجھے **مولوی کہلا کر شرم نہ آئی کہ تُو نے ناحق اس قدر میرے پر جھوٹ بولا۔کیا تُو دکھلا سکتا ہے کہ میرے اشتہار ۱۱ رمئی ۱۹۰۵ء میں یا کسی اور اشتہار میں یا کسی رسالہ میں یہ عبارت موجود ہے جو تُو نے لکھی! لَعۡنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الۡکَاذِبِیۡنَ**۔(ایضاً صفحہ 275)

اب اَے ناظرین برائے خدا اپنی موت کو یاد کر کے ایماناً مجھے بتلاؤ کہ جو شخص اس قدر افترا کرتا اور جھوٹی عبارتیں بنا کر میری طرف منسوب کرتا ہے کیا وہ کسی سرزنش اور تعزیر شرعی کے لائق ہے یا نہیں۔ **بَیِّنُوۡا تُوۡجَرُوۡا** اور یہ بھی محض لِلّٰہ فرماویں کہ کیا ایسا شخص جو اس طرح کی شوخی سے جعلسازی کرتا ہے اس لائق ہے کہ آئندہ اسکو مولوی کے نام سے پکارا جائے اور کیا مناسب نہیں کہ ایک مجلس علماء مقرر کر کے اس کو بلایا جاوے اور اس سے پوچھا جاوے کہ یہ فرضی عبارت جو میری طرف اُس نے منسوب کی ہے مَیں نے کس کتاب یا رسالہ میں اس کو لکھا ہے؟ مولوی کہلا کر یہ افترا اور یہ تحریف اور یہ خیانت اور یہ جھوٹ اور یہ دلیری اور یہ شوخی اِن باتوں کا تصور کر کے بدن کانپتا ہے۔کیا مجھے کافر اور بے ایمان کہنے والے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی وہ حدیث جس میں کہ لکھا ہے کہ آخری زمانہ کے اکثر مولوی یہودیوں کے مولویوں سے مشابہت پیدا کرلیں گے یاد نہیں رکھتے بلکہ اس سے بڑھ کر بعض حدیثوں میں یہ بھی آیا ہے کہ اس قدر مشابہت پیدا کریں گے کہ اگر کسی یہودی نے ماں سے بھی زنا کیا ہوگا تو وہ بھی کرلیں گے۔(ایضاً صفحہ 277)

اور باوجود اس کے کہ بٹالوی صاحب نے اس قدر جھوٹ بول کر اور خیانت اور تحریف کر کے مجھے دُکھ دیا ہے **پھر بھی اگر وہ میری کسی کتاب میں وہ عبارت جو انہوں نے میری طرف منسوب کی ہے اور لکھا ہے کہ گویا میں پچیس برس تک اسی گناہ پر قائم اور مُصِر رہا دکھلا دیں تو مَیں نقد پچاس روپیہ اُن کو دے سکتا ہوں**۔ورنہ میری طرف سے یہ کلمہ کافی ہے لَعۡنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الۡکَاذِبِیۡنَ۔(ایضاً صفحہ 279)

آئندہ شمارہ میں ہم انشاء اللہ سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اور انعامی چیلنج قارئین کی خدمت میں پیش کریں گے۔

(منصور احمد مسرور)

......☆......☆......☆......

وصــــایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر بہشتی مقبرہ کو مطلع کرے۔(سیکرٹری مجلس کار پرداز قادیان)

مسل نمبر 10611: مَیں ناصر احمد راتھر ولد مکرم مرحوم محمد منور راتھر، قوم احمدی مسلمان پیشہ زمینداری تاریخ پیدائش 23/اکتوبر 1961، پیدائشی احمدی، ساکن ہاری پاری گام ضلع پلوامہ ڈاکخانہ ہاری پاری گام صوبہ کشمیر، بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 20/مئی 2022 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ (1) 3 کنال زمین سیب نونہال درخت پر مشتمل بمقام ڈڈو ہاری پاری گام سے ایک کلومیٹر دور۔(2) 2 کنال زمین +(مرلے سیب کے باغ) آدھا مرلہ ڈڈو ہاری پاری گام سے ایک کلومیٹر کی دوری پر۔(3) 25 مرلہ غیر اراضی 18 مرلہ جس پر دھان لگاتے ہیں۔(4) مکان وصحن ایک کنال سات مرلہ پر مشتمل دومنزلہ مکان ہے۔ منقولہ جائیداد ایک کار ماڈل 2013 موجودہ قیمت 150000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از زمینداری ماہوار -/8500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: ظہور احمد خان العبد: ناصر احمد راتھر گواہ: محمد بشیر مبشر

مسل نمبر 10612: مَیں دانیہ طارق بنت مکرم طارق احمد گلبرگی، قوم احمدی مسلمان، طالبہ علم تاریخ پیدائش 3-10-2005، پیدائشی احمدی، ساکن چنتہ چنتہ کنٹہ، ضلع محبوب نگر تلنگانہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1/اپریل 2022 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔(1) ایک تولے کی چین طلائی 22 کیرٹ (2) 5 گرام کان کی بالیاں 22 کیرٹ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: بی انور احمد الامۃ: دانیہ طارق گواہ: طارق احمد

مسل نمبر 10613: میں آصفہ شاہین بنت مکرم محمود احمد صاحب، زوجہ مکرم وی نصیر احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری، تاریخ پیدائش 1986-3-8 پیدائشی احمدی، ساکن چنتہ چنتہ کنٹہ، ضلع محبوب نگر تلنگانہ، بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ 1/اپریل 2022 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔(1) حق مہر-/55000 روپے۔(2) 10 تولہ زیور طلائی 22 کیرٹ (3) ایک عدد مکان 150 گز پر تعمیر شدہ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار /1500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: نصیر احمد الامۃ: آصفہ شاہین گواہ: طارق احمد گلبرگی

مسل نمبر 10614: مَیں امۃ السبوح، بنت مکرم بی انور احمد، قوم احمدی مسلمان، طالبہ علم تاریخ پیدائش: 2006-4-16، پیدائشی احمدی، ساکن چنتہ چنتہ کنٹہ، ضلع محبوب نگر، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1/اپریل 2022 کو وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: بی انور احمد الامۃ: امۃ السبوح گواہ: طارق احمد گلبرگی

مسل نمبر 10615: مَیں ساجدہ پروین بنت مکرم سید عبد الواحد مختا پور، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری، تاریخ پیدائش 1989-06-05، پیدائشی احمدی، ساکن چنتہ کنٹہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 9/اپریل 2022 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر: -/90,000 روپئے، زیور طلائی: ساڑھے چار تولہ زیور طلائی 22 کیریٹ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: وی بصیر احمد الامۃ: ساجدہ پروین گواہ: طارق احمد گلبرگی

مسل نمبر 10616: مَیں خافیہ ایوب بنت محترم مولوی ایوب علی خان، قوم احمدی مسلمان، طالبہ علم، تاریخ پیدائش 2001-09-21، پیدائشی احمدی، ساکن حلقہ مسرور قادیان ضلع گورداسپور، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 17/مارچ 2022 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار /300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: ایوب علی خان الامۃ: خافیہ ایوب گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 10617: مَیں Mantaj Ali، ولد مکرم بشیر الدین صاحب مرحوم، قوم احمدی مسلمان پیشہ زمینداری تاریخ پیدائش 12/استمبر 1968، تاریخ بیعت 2000ء، ساکن گاؤں شیتل پور، ڈاکخانہ موتیہار پور، ضلع مالدہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1/جون 2022 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔

(1) KHATIANO- JLNO- 156 - LR. 203 = 1.46 -ڈسمل

(2) JLNO-156 LRNO -203 (3) JLNO -156 LRNO-203 TOTAL - 19.97 ڈسمل

میرا گزارہ آمد از جائیداد ماہوار -/2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: مطیع الرحمٰن العبد: Mantaj Ali گواہ: بلبل احمد

مسل نمبر 10618: مَیں محمد نور الاسلام ولد مکرم سلامت شیخ، قوم احمدی مسلمان پیشہ معلم سلسلہ عمر 51 سال، تاریخ بیعت 2000، ساکن کالیا چوک مالدہ، پن نمبر 732201، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27/مئی 2022 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ 4.5D رہائشی مکان داغ نمبر: 271 کرشنا پور۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/11479 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: بلبل احمد العبد: محمد نور الاسلام گواہ: محمد رستم احمدی

مسل نمبر 10619: مَیں صبیحہ تبسم بنت مکرم شمیم احمد صاحب مرحوم، زوجہ فرید احمد غوری صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری، تاریخ پیدائش 18 جولائی 1990، پیدائشی احمدی، ساکن فلک نما حیدر آباد، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 6/اپریل 2022 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 22 کیرٹ جملہ وزن 10 تولے یعنی 100 گرام۔ اس کے علاوہ فی الحال میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ حق مہر مبلغ 60000 روپے ہیں جو شوہر کی جانب سے ادا ہو چکے ہیں۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار/2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: فرید احمد غوری الامۃ: صبیحہ تبسّم گواہ: غلام طیّب خان

مسل نمبر 10620: مَیں سراج النساء بیگم بنت مکرم غلام محمد صاحب، زوجہ مکرم محمد عمر صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری، تاریخ پیدائش 10 اگست 1978 پیدائشی احمدی، ساکن فلک نما حیدر آباد، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 7/اپریل 2022 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ طلائی زیور ڈیڑھ تولہ 22 کیرٹ قیمت اندازاً /75000 روپے۔ مہر پندرہ ہزار روپے شوہر کی طرف سے ادا ہو کر خرچ ہو چکے ہیں۔ جائیداد غیر منقولہ: میرے نام ایک مکان ہے جو 60 مربع گز پر مشتمل ہے اس کی ابھی میرے نام رجسٹری نہیں ہوئی ہے۔ اس مکان کا کرایہ مبلغ 5000 روپے آرہا ہے۔ اس کے علاوہ خاکسار کی کوئی جائیداد نہیں ہے جب بھی کوئی جائیداد حاصل کرونگی تو اس کی اطلاع دے دی جائے گی۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار/5000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد عمر الامۃ: سراج النساء بیگم گواہ: رفیق احمد بیگ

مسل نمبر 10621: مَیں سلمانہ عمر بنت مکرم محمد عمر صاحب، قوم احمدی مسلمان طالبہ علم، تاریخ پیدائش 6 مئی 2006، پیدائشی احمدی، ساکن فلک نما حیدر آباد، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 7/اپریل 2022 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ فی الحال خاکسار کی کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار/200 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: محمد عمر الامۃ: سلمانہ عمر گواہ: رفیق احمد بیگ

مسل نمبر 10622: مَیں ارادت احمد اعزاز ولد مکرم اقبال احمد ضمیر صاحب، تاریخ پیدائش 19 نومبر 1991ء، پیدائشی احمدی، قوم احمدی مسلمان، پیشہ پرائیویٹ ملازمت، ساکن فلک نما حیدر آباد، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1/جون 2022 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیّہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائیداد نہیں ہے۔ خاکسار کی ماہانہ آمد 18000 روپے ہے۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: مزمل احمد العبد: ارادت احمد اعزاز گواہ: شگفتہ تنظیم

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57
ہفت روزہ بدر قادیان
Weekly **BADAR** Qadian
Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516
Postal Reg. No. GDP/001/2019-22 Vol. 71 Thursday 23 - June - 2022 Issue. 25

MANAGER
SHAIKH MUJAHID AHMAD
Mobile : +91 99153 79255
e-mail: managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.800/- (Per Issue : Rs.16/-) By Air : 50 Pounds or 80 US Dollars - 60 Euro (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اوصافِ حمیدہ کے ضمن میں
آپؓ کی طرف سے بھیجی گئی مہمات کا تذکرہ اوران مہمات میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم کی عظیم الشان قربانیوں کا نہایت دلگداز و ایمان افروز بیان

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 17 / جون 2022ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد (برطانیہ)

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں گیارہ مہمات ہوئی تھیں۔ پہلی مہم جو کافی لمبی تھی وہ تو بیان ہوئی بقیہ دس مہمات میں سے دو اور تین کے ذکر میں یہ آتا ہے کہ حضرت حذیفہ اور حضرت عرفجہ کے ذریعہ سے یہ مہم سر کی گئی جو عمان کے مرتد باغیوں کے خلاف تھی۔ عمان بحرین کے قریب یمن کا ایک شہر ہے۔ یہاں بت پرست اور مجوسی آباد تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں عمان ایرانیوں کی عملداری میں شامل تھا اوران کی طرف سے جیفر نامی شخص عامل مقرر تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد جب عرب کے چاروں طرف ارتداد اور بغاوت پھیل گئی تو حضرت ابوبکر نے حضرت عمرو بن عاص کو عمان سے مدینہ طلب فرما لیا۔ دوسری طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد لقیط بن مالک ازدی ان میں اٹھا جس کا لقب ذوالتاج تھا، اس نے نبوت کا دعویٰ کر دیا اور عمان کے جاہلوں نے اس کی پیروی کی۔ یہ عمان پر قابض ہو گیا اور جیفر اور اس کے بھائی عباد کو پہاڑوں میں پناہ لینی پڑی۔ جیفر نے حضرت ابوبکر کو اس ساری صورتحال سے باخبر کیا اور مدد طلب کی۔ حضرت ابوبکر نے ان کے پاس دو امیر بھیجے ایک حذیفہ بن محصن غلفانی حمیری کو عمان کی طرف اور دوسرے عرفجہ بن حرسمہ کو مارا کی طرف اور حکم دیا کہ وہ دونوں ساتھ ساتھ سفر کریں اور جنگ کا آغاز عمان سے کریں۔ مارا یمن کے ایک قبیلے کا نام تھا اور حکم دیا کہ جب عمان میں جنگ ہو تو حذیفہ قائد ہوں گے اور جب مارا میں جنگ ہو تو حذیفہ سپہ سالاری کے فرائض سرانجام دیں گے۔

حضرت ابوبکر نے ان دونوں کی مدد کے لئے حضرت عکرمہ بن ابوجہل کو روانہ کیا۔ حضرت ابوبکر کے حکم کے مطابق عکرمہ اپنی فوج کے ساتھ عمان کی طرف عرفجہ اور حذیفہ کے پیچھے پیچھے روانہ ہوئے اور قبل اس کے کہ وہ دونوں عمان پہنچتے عکرمہ عمان کے قریب ایک مقام رجام میں ان دونوں سے جا ملے اور انہوں نے جیفر اور اس کے بھائی عباد کے پاس اپنا پیغام بھیج دیا۔ مسلمان لشکر کے سرداروں کے پیغام ملنے کے بعد جیفر اور عباد اپنی اپنی قیام گاہوں سے نکلے جو پہلے چھپ گئے تھے اور انہوں نے صحار میں آکر پڑاؤ کیا اور حذیفہ اور عرفجہ اور عکرمہ کو کہلا بھیجا کہ آپ سب ہمارے پاس آجائیں۔ چنانچہ مسلمانوں کا لشکر صحار میں جمع ہو گیا اور متصلہ علاقوں کو مرتدین سے پاک کر دیا۔ اُدھر لقیط بن مالک کو اسلامی لشکر کے پہنچنے کی خبر ملی تو وہ اپنی فوج لے کر مقابلے کے لئے نکلا اور دبا کے مقام پر فروکش ہوا۔ دبا کے مقام پر لقیط کی فوج کے ساتھ گھمسان کی جنگ ہوئی۔ ابتدا میں لقیط کا پلہ بھاری رہا اور قریب تھا کہ مسلمانوں کو شکست ہو جاتی لیکن پھر لقیط کی فوج کے پاؤں اکھڑ گئے اور وہ بھاگ کھڑے ہوئے۔ مسلمانوں نے ان کا پیچھا کیا اور دس ہزار مقاتلین کو تہ تیغ کیا اور بچوں اور عورتوں کو قید کر لیا۔ مال و بازار پر قبضہ کر لیا اور اس کا خمس عرفجہ کے ہاتھ حضرت ابوبکر کی خدمت میں روانہ کر دیا۔ اس طرح عمان میں بھی اس فتنہ کا خاتمہ ہو گیا اور مسلمانوں کی حکومت پائیدار بنیادوں پر قائم ہو گئی۔

جنگ کے بعد حذیفہ نے عمان ہی میں سکونت اختیار کر لی اور یہاں کے حالات کی درستی اور امن و امان قائم کرنے میں مصروف ہو گئے اور عرفجہ مال غنیمت لے کر مدینہ چلے گئے۔ حضرت ابوبکرؓ نے حضرت عکرمہ کو پہلے ہی حکم دے رکھا تھا کہ جب تم حذیفہ اور عرفجہ کی مدد سے فارغ ہو جاؤ تو پھر مہرہ چلے جانا پھر وہاں سے یمن چلے جانا یہاں تک کہ یمن اور حضرموت کی کارروائیوں میں مہاجر بن ابوامیہ کے ساتھ رہنا اور عمان اور یمن کے درمیان جن لوگوں نے ارتداد اختیار کیا ہے ان کی سرکوبی کرنا اور مجھے جنگ میں تمہارے کارہائے نمایاں کی خبر پہنچتی رہے۔ چنانچہ حضرت عکرمہ مسلمانوں کی بڑی فوج کے ساتھ دوسرے مشرکین کی سرکوبی کے لئے آگے بڑھ گئے انہوں نے مہرہ سے اپنی جنگی کارروائی کی ابتدا کی۔ عکرمہ نے مہرہ قبیلے اور اس کے مضافاتی علاقوں پر چڑھائی کر دی۔ ان کے مقابلہ کے لئے مہرہ کے لوگ دو گروہوں میں تقسیم گئے۔ ایک گروہ بمقام جیروت شخریت کی سرکردگی میں مورچہ زن تھا دوسرا گروہ نجد میں بنو محارب کے ایک شخص مسبع کی سرکردگی میں تھا۔ یہ دونوں سردار ایک دوسرے کے مخالف تھے۔ جب عکرمہ نے شخریت کے ہمراہ تھوڑی تعداد میں لوگ دیکھے تو انہوں نے اسے اسلام کی طرف رجوع کرنے کی دعوت دی۔ یہ پہلے مسلمان تھا۔ عکرمہ نے دعوت دی کہ دوبارہ مسلمان ہو جاؤ اور اب مسلمانوں سے جنگ نہ کرو۔ چنانچہ اس ابتدائی تحریک پر ہی شخریت نے ان کی دعوت کو قبول کر لیا۔ پھر عکرمہ نے مسبع کو اسلام کی دعوت دی مگر اس نے انکار کر دیا۔ بہر حال عکرمہ نے اس کی طرف پیش قدمی کی اور شخریت بھی آپ کے ساتھ تھا ان دونوں کا نجد میں مسبع کے ساتھ مقابلہ ہوا۔ اللہ نے مرتد باغیوں کے لشکر کو شکست دی اور ان کا سردار مارا گیا۔ مسلمانوں نے بھاگنے والوں کا تعاقب کیا اور ان میں سے بہت سی تعداد کو قتل کیا اور بکثرت قیدی بنائے گئے اور مال غنیمت میں دو ہزار کی تعداد میں عمدہ نسل کی اونٹنیاں بھی مسلمانوں کے ہاتھ آئیں۔

حضرت عکرمہ نے مال غنیمت کو پانچ حصوں میں تقسیم کیا اور شخریت کو خمس کے ساتھ حضرت ابوبکر کی طرف روانہ کر دیا باقی چار حصے انہوں نے مسلمانوں میں تقسیم کر دیئے۔ اس طرح عکرمہ کا لشکر سواریوں اور مال و متاع اور ساز و سامان کی وجہ سے مزید طاقتور ہو گیا۔ حضرت عکرمہ نے وہیں قیام کر کے اس علاقے کے تمام لوگوں کو جمع کیا اور ان سب نے اسلام قبول کر لیا۔

حضرت ابوبکر صدیق نے حضرت عکرمہ کو ہدایت دی تھی کہ مہرہ کے بعد یمن چلے جانا اور یمن اور حضرموت کی کارروائیاں میں حضرت مہاجر بن ابوامیہ کے ساتھ رہنا اور عمان اور یمن کے درمیان جن لوگوں نے ارتداد اختیار کیا ہے ان کی سرکوبی کرنا چنانچہ حضرت عکرمہ حضرت ابوبکر صدیق کے اس ارشاد کی تعمیل میں مہرہ سے نکل کر یمن کی طرف روانہ ہو گئے۔ حضرت عکرمہ نے اپنا مکمل قیام جنوبی یمن میں ہی رکھا اور وہاں نخا اور حمیر کے قبائل کی سرکوبی میں مشغول رہے اور شمالی یمن کی طرف بڑھنے کی نوبت ہی نہ آئی۔ یمن کے ساتھ ہی قندہ قبیلہ آباد تھا جو حضرموت کے علاقے میں تھا۔ اس علاقے کے عامل حضرت زیاد بن لبید تھے۔ انہوں نے زکوۃ کے بارے میں سختی کی تو ان کے خلاف بغاوت برپا ہو گئی۔ چنانچہ حضرت عکرمہ اور حضرت مہاجر بن ابوامیہ دونوں ان کی مدد کے لئے پہنچے۔

بہر حال جب حضرت عکرمہ مرتدین کی مہمات سے فارغ ہوئے تو پھر مدینہ لوٹ گئے۔ جب آپ مدینہ پہنچے تو حضرت ابوبکر نے آپ کو حکم دیا کہ خالد بن سعید کی مدد کے لئے روانہ ہو جائیں۔ حضرت عکرمہ نے اپنی فوج کو جس نے آپ کے ساتھ ارتداد کی جنگوں میں شرکت کی تھی چھٹی دے دی تھی۔ حضرت ابوبکر نے ان کے بدلے دوسری فوج تیار کی اور انہیں حکم دیا کہ عکرمہ کے پرچم تلے شام کے لئے روانہ ہو جائیں۔ وہاں حضرت عکرمہ نے جو کارہائے نمایاں سرانجام دیئے اور بڑی دلیری سے لڑتے ہوئے جام شہادت نوش فرمایا اس کی تفصیل انشاء اللہ شام کی مہمات میں بیان ہو جائے گی۔

حضور انور نے فرمایا: پانچویں مہم حضرت شرحبیل بن حسنہ کی مرتد باغیوں کے خلاف تھی۔ حضرت شرحبیل ابتدائی اسلام لانے والوں میں سے تھے آپ نے اپنے بھائیوں کے ساتھ حبشہ کی طرف ہجرت کی اور جب حبشہ سے واپس آئے تو مدینہ میں آپ بنو زریق کے مکانوں میں قیام پذیر ہوئے۔ خلافت راشدہ میں یہ مشہور سپہ سالاروں میں سے ایک تھے۔ اٹھارہ ہجری میں 67 سال کی عمر میں طاعون عمواس میں وفات پائی۔

یمامہ کی مہم سے فارغ ہونے کے بعد حضرت ابوبکر صدیق کے ارشاد کے مطابق حضرت شرحبیل بنو قضاعہ کے باغیوں کی خبر لینے کے لئے حضرت عمرو بن عاص سے جا ملے۔ چنانچہ لکھا ہے کہ حضرت شرحبیل اور حضرت عمرو بن عاص قضاعہ کے مرتد باغیوں پر حملہ کرنے لگے۔ حضرت عمرو بن عاص نے قبیلہ سعد اور بلق پر چڑھائی کی اور حضرت شرحبیل نے قبیلہ قلب اور اس کے تابع قبائل پر چڑھائی کی۔

چھٹی مہم جو ہے یہ حضرت عمرو بن عاص کی مرتد باغیوں کے خلاف مہم تھی۔ حضرت ابوبکر نے ایک جھنڈا حضرت عمرو بن عاص کو دیا تھا اور ان کو تین قبائل قضاعہ ودیعہ اور حارث کے مقابلے پر جانے کا حکم دیا تھا۔ قضاعہ بھی عرب کا ایک مشہور قبیلہ ہے جو مدینہ سے دس منزل پر وادی القریٰ سے آگے مدائن صالح کے مغرب میں آباد ہے۔ حضرت عمرو بن عاص کا مختصر تعارف یہ ہے کہ آپ کے والد کا نام عاص بن وائل آپ کی والدہ کا نام نابغہ بنت حرملہ تھا۔ حضرت عمرو بن عاص نے آٹھ ہجری میں فتح مکہ سے چھ ماہ پہلے اسلام قبول کیا۔ ان کے کارناموں میں سے ایک نمایاں کارنامہ مصر کی فتح بھی ہے۔

حضرت ابوبکر نے جو گیارہ علَم تیار کرائے تھے ان میں سے ایک علَم حضرت عمرو بن عاص کے لئے بھی تھا۔ آپ نے انہیں قضاعہ کے مرتدین سے جنگ کرنے کا کام سپرد کیا کیونکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں بھی جنگ ذات السلاسل میں قبیلہ قضاعہ سے لڑ چکے تھے اور اس قبیلہ کے تمام حالات اور تمام راستوں سے بخوبی واقف تھے۔ بنو قضاعہ خوشی سے اسلام میں داخل نہ ہوئے تھے ان کے دل اسلام کی محبت سے خالی تھے لہٰذا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد انہوں نے زکوۃ دینے سے انکار کر دیا۔ بارگاہ خلافت سے حکم ملتے ہی عمرو بن عاص اپنے لشکر کے ساتھ قضاعہ پہنچ گئے۔ وہاں پہنچ کر انہوں نے دیکھا کہ بنو قضاعہ جنگ کے لئے پوری طرح تیار ہیں۔ مقابلہ شروع ہوا گھمسان کا رَن پڑا۔ پہلے کی طرح اب بھی قضاعہ کو شکست کھانی پڑی اور حضرت عمرو بن عاص ان سے زکوۃ لے کر اور انہیں دوبارہ حلقہ بگوش اسلام بنا کر مظفر و منصور مدینہ واپس آ گئے۔ حضور انور نے فرمایا باقی مہمات کا ذکر انشاء اللہ آئندہ ہو گا۔

......☆......☆......☆......

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad